قال النبی علیه السلام التاجر الصدوق الامین ... [illegible]

[illegible]

سے



تصنیف حاجی محمد حسین

[illegible]

مطبع نظامی بریلی مین باہتمام مولوی محمد بشیر حکیم طبع ہوا

CHECKED

بسم الله الرحمن الرحيم

لکھوں حمد خلاق کون و مکان — کیا جسنے پیدا زمین و زما

اوسی سے سورج ہمس و قمر — اوسکا سہ سے رلو

اوسی سے ہیں آدم اوسی سے خلیل — وہ رب دو عالم ہے فال و

اوسی نے کیا کعبۂ دل بنا — وہ ماآب اور گل کو کیا

کیا ں سے کون کو آشکار — ہمیں اوسکی قدرت کا حد و

کئے اوسی ہدایئی و سو ل — کریں ہی حق ماکہ مردم

محمد کو ختم رسالت کیا — بحث سۂ خاص اوسکی

کیا اوسکو اسا سا ا حسب — ہوئے وہ سر کے

بحکم خدا وند حق و بشر — سا سب معمور افلاک

زمین پر برا سے طواف امام — وہ جا کعبہ کو

نہیں دوسری جاکو یہ اختصاص | تو ہے مہبط عز و اوا خاص
خدا نے دیا ہے یہ اوسکو شرف | کہ ہوں تجھ وان سب گیا سلف
زباں لال ہے اوسکی تعریف میں | خرد گنگ ہے اوسکی توصیف میں

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

زباں آب کوثر سے دہو یا صد | کہ اس لب پہ آیا ہے نام حضو
محمد ہیں شاہنشہ انس و جاں | محمد ہوئے باعث کن فکاں
محمد ہیں محبوب درگاہ رب | ہوی اوسکے باعث سے مخلوق سب
سمجھ ہوت سے کے رہتا ں مر | فروغ اوسکا عالم میں ہے سر بسر
عجب شان سے احمد پاک کی | ستائی وہاں تک ہوا ادراک کی
شب آواں ہے جو جسکا جہاں | کہاں دوسری کی ہے بات یواں
معرب کا جو حال کیونکر ادا | کہ یہ ملاقات و موسی کا
سماسای احمد بعسرار خدا | کہیں کوی کونین میں دوسرا
مدینہ میں روضہ مرا ہیں حضور | و جاسکے مقدس سے دیا ہے نور
تہیں مدینہ چہ افلاک کو | سعب سکہ رسا ہوا ہے سکو
مسلط مدینہ کی کب ہو بیاں | بھ سردار دوسرا ہیں وہاں

منقبت اصحاب کبار

رسول خدا کی ہیں اصحاب چار | ہیں مقبول درگاہ پروردگار
ابوبکر صدیق عالی مقام | اونہیں سے ہوا دین حق آشکار
عمر بعد اوسکے ہیں اے مومنین | ہوا استوار اونہی دین مبین
عثمان بہت ہے کہ جامع ہیں وہ | سو عثمان قرآن کے جامع ہیں وہ

دعائیں با حضرت کے ہیں	وہ موعود سجاد شجاعت کے ہیں
امام حسن اور امام حسین	وہ علی کے ہیں وہ نور عین
ہے باقی سب وہ جدا	امامین و صحابہ ہر دو اسما

مناجات

الٰہی بحق سب لب بات	عاشر ہا ہے کہ سجاب
لب ک ہے میں ں ن ہوں	جو ان سرمروں کو ہمیشہ حصول
ہمارے دل ہیں سرہی موصول	ں محمد ہے کیجیو قبول
بحر عشق سر ا عالی وقار	مجھے کچھ تعلق ہے ہمار
تعلو کچھ ہماک او ہد سے ہے	سرکار عشق محمد سے ہو
صوان ملک عشق ہی میں ں	مروں کو تصور میں او سے مرول
مجھے عمر بھر ہو یارب نصیب	حرم مقدس کی ب مجلس

سبب تالیف کتاب

امابعد خاکسار کومل تحمل حسین ساکن بلدہ ناگپور ... اور یہ تکریری
وہ ابن لسوان واقع سہر کو ربیع حدیث عا ماں حج سب الہ او ...
ما ب رسول الله کے التماس کرتا ہے کہ جب پہلا سنہ ۱۳۰۸ہجری
میں کو ملو اردو ہی سے رہا اب حرمین الشریفین زادہ اللہ تعظیما و تکریما ...
سوا او اس صورت سے حد رسالہ حج کے سامنے ملاحظہ کے کوئی سالہ ...
تا کہ سہمیں علاوہ ارکان حج او عمرہ کے حال مفصل سفر کی اور ہی ...
تعداد ح او لعصب جملہ معاملات کی اسطرح لکھی ہو کہ ہر شخص بخوبی حج اور
زیارہ او ورکیوٹ ہر مقام اور بہ ہر ایک ربع تکالیف اور خوبی ہیں سفر ...

واسطے اہتمام اور سامان کے کرنا ضرور ہوں اور ایسی وقت وہ واقعی حاصل کرے
اور یہ بات ... ... ہاں ... جب رفع وسواس کا ہو جسکے سبب اکثر لوگ
[illegible]
... ... پردوان ... طرف
سفر اونکو حصول ... نعمت عظمیٰ سے محروم ... ... بعد معاودت حج کے
دلمیں اپنا کہ اگر کوئی کتاب اس قسم کی تیار ہو تو بہت نفع ہوئے لیکن بسبب کثرت
کاروبار مشاغلہ کے مجبور ... ناچار کا تیار ہونے شہداء میں یہ رسالہ سہل اور
مختصر ابت مذکورہ بالا کے برست ... اور سفر جسکی ہر حالات سوا ہی ... کی کتب ... سے
انگریزی سے خود ترجمہ کرکے اور سفر میں خاص ... ایک مقام کا ... بعض سا سے
انگریزی افسران جہاز سے دریافت کرکے اور بعض فوائد کو خود ... سہل کرا ہی
تجربہ سے اور بعض کو ... رسائل سے ... کے مفصل اور مسرح درج رسالہ ہذا
کیا تاکہ ہر شخص اندازہ خرچ کا اسے دلیں کر سکے اور خاصہ ... گفتگو ضروری موافق موقع
او حل کے زبان عربی انگریزی سے لکھدی کہ تاحاجیان ... عربی ... دال ... خریدو فروخت
... دو کا ... ... سے او مدینہ شریف کے سفر میں ... اور ... والوں سے
بات چیت ضروری کر لیں جسکی عدم واقفیت سے بہت تکلیف ہوتی ہے
اور سب مسلمان مسائل حج اور عمرہ اور زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بخوبی آگاہ ہوں اور خود ... اور حکم کر ... ... شریک
کر ہو اور سکے وا ... ... اور ایسی ... کریں اور تخفیف خرچ اور سہولت سفر پر
عمل کرکے خواب غفلت سے بیدار ہوں اور سمجھیں کہ یہ نعمت عظمیٰ مفت
حاصل ہوتی ہے اگر اس وقت ہی طرح طرح کی وسواس اور ... ...
کرکے سفر کو مشکل جانیں اور ارادہ سے فرض اور حصول ثواب سے ... سے

محرم میں تو کمال افسوس اور سے حج کی بات ہے صد شکر کہ یہ کتاب
لاجواب نہایت مفید بڑی ساتھ ترتیب خاص او عنوان جدید کے انجام کو پہونچی
اور نام اوسکا **رسالہ سراج الحرمین تصنیف حاجی تحمل حسین** کہا
گیا اللہ تعالی اپنے فضل سے اوسکو قبول فرماوے او مولف کو اجر عظیم
عنایت کرے اگر عازمان حج بیت اللہ اور زائران بیت رسول اللہ بموجب مضمون
اطلبوا الرفیق ثم الطریق اس کتاب کو اپنے ہمراہ رکہیں تو وہ فائدہ اور نفع اسکے
حاصل ہوں جو کسی شفیق سے ہرگز نصیب ہو سکے جو مسلمان بہائی اس سے
فائدہ پاوے اسپر لازم ہے کہ مولف کے حق میں دعاء خیر ضرور کرے خاصکر
اوس وقت میں جبکہ طواف خانہ کعبہ اور زیارت روضہ اقدس سے شرف حاصل ہو
اس ناچیز کو ولسی فراموش نکرے اور جو صاحب اس رسالہ میں کسی جگہ خطا
او سہو چوک ملاحظہ کریں تو مقتضاے بشریت الانسان مرکب من
الخطاء والنسیان خیال کرکے اوسکو بنظر انصاف اصلاح دیں اس رسالہ
میں سات باب او ہر باب میں چار فصلیں ہیں ✣

باب پہلا

فصل پہلی کعبہ شریف کی تعمیر اور اوسکی فضیلت کے بیان میں

واضح رہے کہ تفسیر عزیزی و غیر معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ کعبہ معظمہ کی بنا
حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں پڑی تھی اور اوس بنا پر ایک مکان بیت المعمور
حکم الہی سے رکہا گیا تہا کہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اوسکا طواف کیا کرتے
اور اوسکی طرف نماز پڑہا کرتے تہے جب حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان
آیا تمام دنیا کثرت پانی سے تباہ ہوگئی وہ مکان اوٹھا کر ساتویں آسمان پر بمقابل

خانہ کعبہ سکے کہدیا گیا کہ اب ملائکہ اوسکا طواف او با ب کیا کریے ہیں جب
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم تعمیر کرنے بیت اللہ کا ہوا آنے
و ہیں بنیاد پر دیوار اونکوا وٹھانا شروع کیا ۔ وا سطے تعین حدود اوس مکان
کے حکم الٰہی سے ابر کے ایک ٹکڑے نے اوسجگہہ پر سایہ کردیا تاکہ کسطرح
کی کمی او بیشی نہونے پاوے واضح ہے کہ جب دیوار بن خانہ کعبہ کی اسقدر
بلند ہوئیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکے بنانے سے عاجز ہوئے آپنے
جناب باری میں التجا کی کہ اب آ گئے ہاتھہ میرا نہیں پہونچ سکتا اللہ تعالیٰ نے ایک
پتھر جنت ہیسے بھیجکر حکم کیا کہ اوس پر کھڑے ہوکر بناؤ آپنے ویساہی کیا آپ جسقدر
بلند ہونا چاہتے تھے وہ پتھر ابھرتا اور نیچا ہونا چاہتے تو وہ جھکتا جاتا تہا اور جب چاہتے تھے
کہ نیچا ہو جاوے خدا کی قدرت سے اوسیقدر نیچا ہو جاتا تہا اوس پتھر کا نام مقام ہے
او وہ ابتک حرم شریف میں ایک مکان کے اندر رکھا ہے جسکو اصطلاحاً مقام
ابراہیم کہتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کو تعمیر کر چکے تو اللہ
تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی
کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی پکار دے لوگوں میں حج کیوا سطے کہ
آویں تیری طرف پاؤں چلتے او سوار ہوکر دبلے اونٹوں پر چلے آتے راہوں
دور سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ خداوندا
میری آواز نہیں پہونچیگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَلَیْکَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا
الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے او پہونچانا ہمارا او ر جیسے جناب آپ
ہوا حکم الٰہی کے اتباع کی پہاڑ پر چڑھے اور بعض روایت میں ہے کہ آپ
اوس پتھر پر کھڑے ہوئے جس پر کھڑے ہوکر کعبہ تعمیر کیا تہا پھر وہ اسقدر اونچا

ہوا کہ وہاں کے سب پہاڑ و ٹیلے بلند ہوگئے اور چاروں طرف پکارا یا ایہا الناس
ان ربکم قد بنی لکم بیتا و کتب علیکم الحج فاجیبوا ربکم
یعنی اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق تمہارے پروردگار نے بنایا تمہارے لئے
گھر اور فرض کیا تمہارے لئے حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کو
حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے وہ آواز سب کانوں میں پہنچائی پس جس
کسی کی روح نے یہ سنکر جواب میں کہا لبیک اللہم لبیک یعنی حاضر ہوں
میں اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں وہ ضرور حج کریگا خواہ کیسا ہی بعید ور
دور ہو جسنے ایک مرتبہ لبیک کہا ہے وہ ایک حج اور جسنے کئی بار کہا ہو وہ کئی حج
کریگا اور جسنے یہ سنکر جواب نہ دیا وہ محروم رہیگا کسطرح حج اوسکو نصیب ہوگا
خواہ کیسا ہی ارادہ اور کوشش کرے خانہ کعبہ کی بزرگیاں اور بڑائیاں کسکی
طاقت ہے کہ کوئی ہزارواں حصہ اوسکی اسرار بیان کرسکے اللہ جل شانہ عم نوالہ اپنے
کلام پاک میں جابجا عظمت اور شان اوسکی بیان فرماتا ہے اور اوسکی علو شان
اور بزرگی میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثیں ارشاد
فرمائی ہیں چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ترغیب حالی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ارادہ کرے دنیا اور آخرت کی بھلائی
کا پس چاہئے اوسکو قصد کرے کعبہ شریف کی زیارت کی کیونکہ نہیں ہے
کوئی بندہ کہ سوال کرے وہاں کچھ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا مگر کہ اللہ تعالی اوسکو
عنایت فرماتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ کعبہ شریف پر ہر شبانہ روز ایکسو بیس رحمتیں اترتی ہیں کہ وہ سب تقسیم ہوتی
ہیں اللہ تعالی سے طواف کرنیوالوں کیلئے اور رحمت پیچھے ہیں اور دعا کرنیوالوں

اوسکی جو میں روایت ابن عباس سے یہی منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ اللہ تعالی جل شانہ ہر روز ایک سو بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے نازل
فرماتا ہے اسمیں ساٹھ طواف کرنیوالوں کے واسطے چالیس نماز پڑھنیوالوں
کیواسطے اور بیس واسطے اونکے جو کعبہ پر نظر کرتے ہیں جابر ابن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے
دن فرشتے کعبہ شریف کو مانند دلہن کی آراستہ کرکے میدان قیامت میں
لیجاوینگے جب مدینہ منورہ میں گذر میری قبر پر ہوگا کعبہ زبان فصیح کہیگا
السلام علیک یا محمد میں جواب دونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت
نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو میرے ساتھ کیا سلوک کریگا
کعبہ کہیگا کہ جو شخص آپکی امت میں سے میری زیارت کیواسطے آیا ہے
میں اوسکی بخشش کرانیکو کافی ہوں آپ اوسکی طرف سے اطمینان رکھیں
اور جو نہیں آیا آپ اوسکی شفاعت کے لئے کافی ہیں اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزے رکھے رمضان المبارک کے مکہ معظمہ
میں عطا کرے اللہ تعالی ثواب اوسکو سو ہزار مہینوں کے روزوں کا جو غیر جگہہ رکھے جاویں
اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابر ہے ایک لاکھ رکعت کی جو غیر اوس مسجد
کی ادا کیجاوے اور فرمایا مکہ مکرمہ میں رہنا بہت بہتر ہے بلکہ بڑی سعادت
اوسکی ہے جو جاروب کشی میں کعبہ کی مصروف رہے اور خواجہ حسن بصری
علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ کوئی شہر روئے زمین پر ایسا
ہے کہ جہاں ایک عمل خیر کے بدلے سو ہزار خیر لکھی جاویں سوائے مکہ مکرمہ
کے سبحان اللہ کیا احسان اوس خالق بیچون کا ہے جسنے اس مکان کو ایسا

اپنے بندوں کے لیے صرف واسطے عطائے نعمہائے دارین کے عین مقصود
بنایا اور لا انتہا عنایات اوس رحیم و کریم کی سبب اسی حسن کی اہمیت عاصی
رو سیاہ نے اس اکبان سلف کے حج میں گہر کا فرض کیا ہے یہ مقام اللہ جل شانہ
کے مکانات سے بہتر اور تمام مقاموں سے بہتر افضل اور برتر اور معظم اور مکرم
ہے پس جانا اس مقام شریف کو بیت حج کے بہترین سعادت اور افضل
ترین عبادت ہے بڑی قسمت اس شخص کی جسکو اسباب توسیع اس مکان
خیر نشان کی نصیب ہوا اور جو سامان سفر اوسکا موجود نہیں اس اسباب
وصل کا بیان سے مشرف ہوئے

فصل دوسری مسجد الحرام کی ابتدائی تعمیر اور عمارت موجودہ کے بیان میں

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا اوس وقت
اوسکے گرد کوئی مکان نہ تھا اور نہ کسی کی جرأت ہوتی تھی کہ گرد اوسکے مکان
بناوے آخرکار قصی ابن کلاب کے زمانہ میں لوگوں نے اوسکے حکم سے
مکان بنانے شروع کئے اور دروازہ گھروں کے کعبہ شریف کیطرف رکھے
تاکہ لوگ طواف کر سکیں اوس طرف سے داخل ہوا کریں چنانچہ ہمارے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول کے عہد تک
اسی طرح دستور تھا جب حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی
کثرت ہوئی تو آپ نے گرد نواح کے مکانوں کو مسجد الحرام میں شامل کر کے
ایک دیوار گرد کعبہ شریف کے بنائی اور اسیطرح حضرت عثمان غنیؓ نے
اپنے زمانہ میں زیادہ ترقی فرمائی بعد ازاں پھر عبد اللہ بن زبیر نے اسکے بعد عبد الملک

ہیں ان سے تو اس مسجد کی بلند کرا کر لکڑی کی چھت پاٹی پھر اوسکے بیٹے ولید نے
اوسکو بڑہایا بعد اسکی ابو جعفر منصور نے گہیر دلی کی اور بہت مال خرچ کرکے بنا
بنوائی آخر کو مہدی عباسی نے اوسکو بڑہایا شمال کیطرف باب الندوہ تک اور مشرق
کعبہ کیطرف باب ابراہیم تک اسکی بعد سلطان سلیمان خان بادشاہ نے ۹۹ سنہ
میں مسجد الحرام کی تعمیر نہایت پختگی سے شروع کی اور اسکی بیٹے سلطان
مراد خان کے عہد میں تمام ہوئی یہ عمارت شکل میں وسط شہر مکہ میں واقع ہے
وسعت اوسکی باب السلام سے باب العمرہ تک تخمیناً تین سو گز اور باب الصفا
سے باب الزیادہ تک تخمیناً ایک سو چالیس گز سے زیادہ ہے اسکی گرد چاروں
طرف حجرہ بلند وسیع عالی دالانوں کی تعداد دو درجوں کے آمنے سامنے ایک دالان پتھر کی
ستونوں پر بنی ہیں اسکی گرد سات منارہ بلند اس ہیئت سے ہیں کہ ایک ایک
منارہ ہر گوشہ میں ایک باب الزیادہ کے پاس ایک محکمہ قاضی کے متصل اور ایک
مدرسہ سلطان کے قریب ہے اور اندر آنیکی انیس دروازہ ہیں اور بیت خالص دریں
اونمیں سے باب السلام ۳ باب النبی ۲ باب عباس ۳ باب علی مشرق کیطرف ہیں
باب الوداع ۲ باب ابراہیم ۱ باب العمرہ ۱ مغرب کیطرف باب العتیق ۱ باب الباسط ۱
باب القطبی ۱ باب الزیادہ ۳ باب الدریبہ ۱ شمال کیطرف او باب السویقہ ۳ باب النخل ۲
باب الصفا ۵ باب الجیاد ۲ باب الرحمہ ۲ باب الشریف ۲ باب ام ہانی ۲ جنوب کیطرف
ہیں اور چونکہ باہر کی زمین بلند ہے اسلئے بعض دروازوں کے روبرو گیارہ اور
بعض کے روبرو اس سے کم و بیش سیڑہیاں اندر کو جاتی ہیں صحن کے بیچوں
بیچ میں ایک حجرہ ہے تخمیناً اکیس گز لمبا اور اٹھارہ گز چوڑا جسکو بیت اللہ اور کعبہ کہتے
ہیں اسکی چاروں گوشہ کہ ہر ایک اوسمیں کا رکن کہلاتا ہے چاروں سمت کیطرف مائل ہیں

ہے کہ حجرالاسود جانب مشرق کے ہے کہ ساری شمال کیطرف کہ عراقی ہے
کیطرف اور کہ شامی جنوب کیطرف مقابل ہے دروازہ اسکا مشرقی دیوار
میں زمین سے تخمیناً میں گز کی بلندی پر ہے اور اسپر سیاہ پردہ زر تار کا پڑا
رہتا ہے کونے مشرقی میں حجر اسود دو گز سے کچھ زیادہ بلندی پر چاندی کے
بڑے حلقہ میں جڑا ہوا لگا ہے ؛ اس مکان کے اندر زمین سنگ مرمر کا
ہے اور دیوارو میں اندر کیطرف سنگ مرمر لگا ہے اور اوسپر آیات قرآن
مجید کی کندہ ہیں کونہ شمالی میں ایک دریچہ ہے کہ اوسمیں سیڑھیاں کعبہ کی چھت
پر جانیکی ہیں اور تین ستون ہیں میں ستون چوبی ہیں ... اوسقف اور اوسکے
بیچ میں طلائی اور نقرئی زنجیریں روشنی کیواسطے آویزاں ہیں اور اوسکی چھت میں
اور دیوارو پر دیبا سے سرخ لگا ہے اس مکان پر چھت سے زمین تک
چاروں طرف غلاف سیاہ پڑا رہتا ہے جسکی بافت میں نقش کلمہ لا الہ الا
اللہ کا نمودار ہے چھت سے ایک بالشت نیچے سنہری آدھ گز چوڑا لگا ہے
جسپر طلائی اور نقرئی کلابتوں سے ہر طرف آیات قرآن مجید کی اور ایک سمت
سلطان روم کے آبا اور اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں ۔ کعبہ کے گرد فرش
سنگ مرمر کا ہموار اور بشکل مدور بنا ہے جسکو مطاف کہتے ہیں وسعت اسکی
کعبہ کے سامنے اور پیچھے قریب ۱۶ گز کے اور داہنے اور بائیں طرف
قریب اٹھارہ گز کے ہے اسکے گرد ۳۲ کھمبے پیتل کے سر سے سنہری
ہوئے دس دس قدم کے فاصلہ پر نصب کیے ہیں اور ان کھمبوں پر ایک
ایک لوہے کی رکھی ہوئی ہے اور ہر کھمبے میں سات سات ہانڈیاں بلور کی آویزاں
ہیں ۔ کعبہ شریف کی شمالی دیوار کے قریب ایک مقام ہے جو بنام حطیم

سنہری دیوار اوسکے سنگ مرمر سے بشکل نصف دائرہ کے تخمینا دو گز
بلند ہی ہے لیکن کعبہ کی دیوار او اوسکے درمیان دو گز سے کچھہ کم اسمیں
ہے اسکے اندر جو کعبہ کی دیوار سے اوسکا تک تخمینا گیارہ گز سے سنگ مرمر
کا فرش ہے اور اوسپر سیاہ سبز اور سفید پتھر کی جو نما مصلے سے ہیں
اور نیچے میزاب رحمت کی جو کعبہ کی چھت سے پانی گرنیکا پرنالہ سونیکا سا ہوا
ہے ایک مصلہ ہے سفید پتھر کا جسکو حجر اسمعیل کہتے ہیں ۔
دروازہ کعبہ سے شمال کیطرف بسمت سی لگی ہوئی ایک نالی ہے تخمینا گز
لمبی ویڑہ گز چوڑی او آدہ گز گہری جسکو اخصر او مقام جبرئیل کہتے ہیں
اوسکے اندر بیس مصلے سنگ مرمر کے بیچ ہیں بعض لوگ روایت کرتے ہیں
کہ جب نماز پنجگانہ فرض ہوئی تھی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پانچ وقت کی نماز اوسجگہہ ادا کرکے نماز کے
وقتوں کو مقرر کیا تھا او بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
وہانکی مٹی سے کعبہ کی دیواریں اوٹھائی تہیں واللہ اعلم بالصواب ۔
کعبہ کے سامنے تخمینا سدر گز کے فاصلہ پر ایک مکان ہے بشکل مستطیل دو
درجونکا اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہیں اندر کے دہرے ہیں جسکی گرد جالی فولاد کی لگی
ہوئی ہے ایک ویسہ لکڑ بکار کہا ہے اوسپر غلاف زردوزکا پڑا رہتا تھے اور اوسکی
اندر وہ پتھر جس کار کہا تھے جسپر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کعبہ تعمیر کیا تھا اسی پتھر کا نام مقام ابراہیم تھے لیکن اب اصطلاحا اوس مکان کو
مقام ابراہیم کہتی ہیں ۔ مقام ابراہیم سے مغرب کیطرف سنگ مرمر کا منبر ہے
او اسکے گیارہ زینے ہیں اور اوپر کے زینے پر قبہ سونے سے ملمع کیا ہوا

بنا ہے حد مطاف سے باہر اوسکی گرد چار مکان سنگین بنا ہوئے ہیں جو مصلے
چاروں اماموں کے کہلاتے ہیں اونمیں سے مصلہ حنفی مقابل میزاب رحمت کے
ہے مصلہ شافعی مقابل دیوار کعبہ کے مصلہ مالکی مقابل حجر اسود کے
اور مصلہ حنبلی کعبہ کے پیچھے واقع ہے۔ کعبہ کے سامنے تخمیناً پچاس گز کے
فاصلہ پر ایک مکان اور ہے مستطیل دو درجوں کا ایک درجہ میں آبدار خانہ
اور بالاخانہ کی مسند سازی میں دوسرے درجہ میں چاہ زمزم ہے اس کنوئیں کا
سنگبست سنگ مرمر سے بہت خوشنما بنا ہے۔ چاہ زمزم کے پیچھے دو اور
مکان ہیں گنبددار ایک میں کتب خانہ ہے دوسرے میں گھڑیال خانہ ہے۔
مسجد کے اندر صحن میں چوڑی چوڑی دو پاک چاروں طرف سنگ سپید کا فرش
ہے اور باقی صحن میں ریت اور مٹی ہے اور اوس فرش سے مطاف میں
ملتی ہے چاروں طرف سایہ سیر کی روشیں بنی ہیں عرض ہر روش کا دو گز سے
کچھ زیادہ ہے۔ مسجد کے سب ستونوں میں ایک ایک ہانڈی اور سر در میں پانچ
پانچ قندیلاں کل قریب چودہ سو کے روز مرہ روغن زیتون سے روشن
ہوا کرتی ہیں خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے جمیع مومنین کو زیارت اون
مکان جنت نشاں کی نصیب کرے ⚜

فصل تیسری فرضیت حج اور فضیلت حج اور عمرہ کے بیان میں

مسلمانو جانو تم اصحاب کو کہ حج کرنا خانہ کعبہ کا فرض ہے ہر مسلمان پر جو عاقل اور
بالغ ہو آزاد ہو اور صحیح البدن ہو اور مقدور والا ہو سوائے اہل وعیال کے خرچ کے سوا
اوسکے پاس بقدر مال موجود ہو جو آنے جانے خرچ راہ کو کفایت کرے اور

راہ مین امن ہو اور سواری کی دست قدرت ہو اور عورت پر ایک شرط یہہ بھی ہے کہ اوسکے ہمراہ خاوند ہو یا کوئی محرم ہو اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اور واسطے بندگی اللہ کے فرض ہے لوگونپر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتے ہین اوسکی گہر طرف راہ چلنے کی اور مال سے صرف یہی غرض نہیں ہے کہ زر نقد ہو بلکہ اگر کوئی گہر رہنے سے زیادہ ہے کہ کرایہ دیتا ہو یا اور کوئی جائدا دیا لباس یا کتابین یا اوسیطرح کا اسباب ہے جو حاجت سے زیادہ ہو تو لازم کہ اوسکو بیچکر حج کرے اور حج عمر بہر مین ایکبار تبہ فرض ہے جب کہ مسند احمد و نسائی و سنن دارقطنی مین بروایت حضرت ابن عباسؓ وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وَالْحَجُّ مَرَّۃً فَمَنْ زَادَ تَطَوُّعٌ اور حج فرض ہے ایکبار پس جو زاید کرے وہ نفل ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اسبات کی کہ نہین ہے کوئی معبود بحق سوا اللہ کے اور محمد اوسکے بندہ اور رسول اوسکی ہین دوسری نماز کا پڑہنا تیسرے دینا زکوۃ کا چوتھی حج کرنا خانہ کعبہ کا پانچین روزہ رکہنا رمضان کا پس جبکہ حج کرنا مثل روزہ اور نماز کے اسلام کا ایک رکن اعظم ٹہیرا تو چاہیے کہ جملہ ارکان سے اسلام پختہ اور کامل کیا جاوے ورنہ ایک کی بہی کمی سے بنیاد اسلام کی مستحکم نہین ہوسکتی صحیح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ

قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله فسكت
حتى قالها ثلاثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم

اے لوگو فرض کیا گیا ہے تمپر حج پس حج کرو پس عرض کیا ایک شخص نے
کیا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ یہانتک کہ اوسنے وہی بات تین
مرتبہ کہی تب فرمایا کہ اگر کہتا میں ہاں تو تمپر ہر سال واجب ہو جاتا اور البتہ تم طاقت
نہ رکھتے اوسکو ادا کرنیکی سبحان اللہ کیا عقل و ادراک اور فکر رسا اللہ تعالی
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی کہ آپنے اپنی امت کے
حالات پر غور فرما کر سوال کا جواب دینے میں تامل کیا ورنہ واجب ہو جاتا حج کرنا ہر سال
پس دیکھا جاتا ہے کہ جس صورت میں بہت سے اہل ہند مقدور رکھتے باوجود بہت
سہولت اور آسانیاں سفر اور تخفیف خرچ کی عمر بھر میں ایک حج کرنے سے
عاجز ہیں تو ہر سال کب ادا کر سکتے — اور جب کسی پر حج فرض ہو تو چاہیے
کہ اوسکو جلد ادا کرے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من
اراد الحج فليتعجل جو قصد رکھتا ہو حج کا وہ جلدی کرے یعنی جس سال میں
فرض ہوا اوسی سال میں بجا لاوے اور فرمایا تعجلوا الی الحج فان احدكم
لا يدري ما يعرض له یعنی جلدی کرو حج کرنے میں اسواسطے کہ نہیں جانتا ہے
تم میں سے کوئی شخص کہ کیا پیش آوے اوسکے روکنے والی ہو جاویگی واقعی موت کا
حال کسیکو معلوم نہیں ہوتا بلکہ اس زمانہ میں تندرست صحیح اور سالم جوان آدمی
چلتے پھرتے مر جاتا دیکھکر بحث بیجا ایسی ہی پس جبکہ موت کا یہ حال ہے
تو زندگی کا کیا اعتبار اگر فرض کیا جاوے کہ آج کوئی شخص حج کو نکلی عذر
[illegible]

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان کی عمل لاو چار ہے کرنا
واجب اور لازم ہے کیونکہ جو شخص بدبختی سے حج ادا نہ کرے اور وہ کہے
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ مسند دارمی میں ابی امامہ سے منقول ہے
من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جائر او مرض
حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء
نصرانیا یعنے جس کسی کو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ
ظالم یا مرض روکنے والا پس مر جاوے اور حج نکیا پس مرے وہ یہودی ہوکر خواہ
نصرانی ہوکر اور جامع ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ
ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا یعنی جو مالک ہو توشہ
اور سواری کہ پہونچا دے بیت اللہ تک پس حج نکیا اوسنے پس
نہیں اوسپر کہ مرے وہ یہودی یا نصرانی ہے یہاں سوچنا مقام عبرت ہے کہ کس قدر
سبب تاکید حج کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا کہ
مرے وہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے جو شخص نکلا گھر سے
نیت کرکے حج کی اور مر گیا راہ میں جو آنے جانے میں بخشے جاویں گے
اوسکے گناہ اور بخشا جاویگا اور اوسکے ساتھ کا اور نوشتہ جاویں گے اوسکے
اعمال اور داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے عذاب کے و بعض کتابوں میں لکھا ہے
کہ مدد کریگا اللہ تعالے ایک فرشتہ اوسکے واسطے کہ حج کرتا رہیگا تا قیامت
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من خرج یوم ہذا البیت من
حاج او معتمر فانہ کان مضمونا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ

وَغَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضَهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو شخص نکلے قصد کرکے
اس گھر کا حج کرنیوالی یا عمرہ لانیوالے سے وعدہ ہے اللہ کا اگر پھیرے پھر دیگا گھر کی
اوسکی اوپر ثواب کے ساتھہ اور اگر اوسکی روح قبض کرے تو داخل کرے اوسکو جنت
میں ساتھ موت تو سر خانہ موجود ہے اجر انکا مرنا ہے اگر اوس راہ میں موت
آجاوے تو سبحان اللہ بہتر یا ہزار برس کے جینے سے بہتر اور افضل ہے اور
جس شخص نے ادا کیا حج ساتھہ نیت خالص کے یعنی خاص اللہ کیواسطے اور بچا
جمیع ممنوعات اور منہیات سے بخشدیا ہی اللہ تعالیٰ نے گناہ اوسکے صغیرہ
اور کبیرہ یہانتک کہ معاف ہوجاتا ہی حق العباد اور یہ بدولت خاص اسی عبادت
کے ہے عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عرفہ کی شام کو مغفرت گناہ امت کی دعا مانگی پس قبول کی گئی سوائے
حقوق بندوں کے حضرت نے عرض کی اے رب میرے اگر چاہے تو دے بدلی
حق کے مظلوم کو جنت کی نعمتیں اور بخشدے ظالم کیواسطے پھر دوسری دعا حضرت کی
مزدلفہ میں اگر مانگی پس قبول ہوئی اوسوقت حضرت مسکرائے اور حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق نے عرض کی یا رسول اللہ اسوقت آپکو کس چیز نے
ہنسایا فرمایا کہ ابلیس لعین نے جب دیکھا کہ اللہ جل شانہ نے دعا میری قبول
فرمائی اوسی وقت سے تو بیہ پر خاک اوڑانی سر پر کی پس اوسکی گھبراہٹ اور
اضطرابی دیکھکر مجھکو ہنسی آئی اور بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنی جس شخص
نے حج کیا اللہ کیواسطے پس نہ جماع کی بات کی اور نہ عورت سے اور نہ گناہ کیا
اور نہ راہ میں لڑا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوکر گھر کو پھرا جیسا اوسدن تھا کہ پیدا ہوا

سدا ہوا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے العُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ
الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ یعنی ایک عمرہ دوسری عمرہ تک
کفارہ ہے اون گناہوں کا جو اونکی بیچ میں ہوں اور مقبول حج کا بدلہ
نہیں بجز جنت کے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ بطفیل ایک حج کے عمر بھر
کے سب پچھلے گناہ صغیرہ وکبیرہ بخشے جاویں اور حج مبرور کی عوض میں
بصاحب ملے بہ صرف عنایت وکرم اللہ جل شانہ اور وسیلہ آنحضرت صلعم
کا ہے کہ تھوڑی محنت اور خاکساری کے بدلے اسقدر اجر عظیم ملتا ہو ورنہ اگر
غور کرو تو اس زمانہ میں حج کا کرنا بہت آسان اور سہل ہو گیا ہی حضرت
امام حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ عرفہ کے دن جب
حاجی عرفات میں حاضر ہوتے ہیں تو رحمت خدا کی اوس پر نازل ہوتی ہی اور دروازے
آسمان کے کھل جاتے ہیں او اللہ تعالی حاجیوں کے ساتھ فخر کرتا ہے
اور فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندو نکو جو میری عبادت کے
لئے آئے ہیں سر سے پاؤں تک پریشان بال گرد وغبار آلودہ دور دور سے
سے مغفرت کی امید میں تحقیق میں اون سب کو بخشا اور پکار دو کہ اے
بندو میرے پھر جاؤ تم اپنے گھر و نکو کہ تمکو بخشدیا میں او جس کسی کی چاہو شفاعت
کرو اگرچہ گناہ اوسکے بیشمار ہوں تحقیق میں ارحم الراحمین ہوں عمرہ بھی ایک
حج اصغر ہے اور اوسکا ادا کرنا سنت اور موجب ثواب عظیم کا ہے جامع جامع
ترمذی میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الذُّنُوْبَ وَالْفَقْرَ

کما قال اللہ رحمۃ الحمد للہ و اللہ ھب و العصمہ یعنی ساتھ کرو حج

عمرہ سو واسطے [illegible] رہے گناہوں او محتاجی کو جیسے دور کرتی ہے

[illegible] واسطے نکے میل کو اور فرمایا من اعتمر فی شہر رمضان

فکانما حج معی [illegible] جس شخص نے عمرہ کیا رمضان میں گویا اوسنے ایک حج کیا

[illegible] او فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پاوے ماہ رمضان

[illegible] او [illegible] کے [illegible] رکھے او نماز تراویح او نماز [illegible] ادا کرے

اور جو کچھ [illegible] سے عطا کرے خلاف عالم اوسکو ثواب ستر [illegible] ماہ رمضان

کا جو مکہ سے باہر ہو [illegible] سے اور دوسرے اللہ تعالی [illegible] کے [illegible]

او ساعت اور بعد ہر روزہ کے درجہ بہشت میں او بعد ہر روزہ کے

ثواب ادا کرے ایک غلام کا [illegible] اے بھائی مسلمانوں فضائل حج او عمرہ

[illegible] کی اس مکان عظمت نشان کو جو [illegible] ہاں سال

سے گئے ہیں کتب حدیث او تفسیر سے دریافت کرکے اونکے ادا کرنے

[illegible] او [illegible] اور [illegible] اور مصارف کو جو پہلے اس سفر میں ہوا کرتی

تھے حال کی آسائش او کفایت سے مقابلہ کرکے اپنے دل میں سوچو اور

انصاف کرو کہ ایسی [illegible] اس نعمت عظمی سے محروم رہنا کیسی بے حوصلگی اور

کم ہمتی کی بات ہے ❋

فصل چوتھی آداب سفر حج او سامان ضروری ہمراہ لینے کی بیان میں

جو شخص قصد کرے حج کا اوسکو چاہئے کہ خالص دل سے نیت کرے کہ یہہ حج خاص اللہ کے

واسطے ہے اور یہہ خیال کرے کہ حج کرنے سے لوگوں کے نزدیک میری قدر

یاد ہو گی پاس جای کھلاونگا اور خرچ کیواسطے مال طیب جمع کرے کیونکہ مال حرام
سے خرچ قبول نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی
شخص حج کرتا ہے مال حرام سے اور کہتا ہے لبیک حق تعالی فرماتا ہے
لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَحَجُّكَ هٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ یعنے
لبیک تیرا نہیں قبول اور حج مردود کیا گیا ہے تجھ پر جس کی پاس مال
نہ ہو قرض لیکر حج کرے اور اسے مال نہیں سے قرض ادا کرنا ہو اسقدر
مال ہمراہ لیوے جو وسعت کے ساتھ اسی حج کو کافی ہووے اور اپنے رفیقوں اور
ہمراہیوں کے ساتھ سلوک کرسکے اگر کسیکا قرضدار ہو تو چاہیئے کہ پہلے قرض کو ادا
کرے اور اپنے سب گناہوں سے توبہ کرے اور ماں باپ کو راضی کرے لیکن
اگر والدین حج فرض کو مانع ہوں تو ان کا کہنا نمانے اور کھانے اور سواری میں کسیکی
شرکت نکرے تا نزاع واقع نہو اور اپنے خویش و اقارب اور اہل و عیال کی دلکو
سمجھاوے اور خوش ہوکر اونسے رخصت ہو اور سفر کیواسطے پنجشنبہ یا جمعرات کا دن
بہتر اور افضل ہے اور گھر سے باہر آکر دو رکعت نماز نفل ادا کرے پہلی رکعت
میں قل یا دوسری میں قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَ
صْحَابِ وَالْاَحْبَابِ احْفَظْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِیْ
وَمَالِیْ وَدِيْنِیْ اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ
اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ وَوَجِّهْنِیْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ ای اللہ تو ساتھی ہے سفر

میں اور پیچھے پھیر لے والا ہی گھر والوں اور مال اور اولاد اور باپ اور بھائیوں کا سچا
نگہبان اور تیری آفت سے اور مصیبت سے سفر کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے
بھروسا کیا میں نے اللہ پر اور نہیں ساتھی کیا میں نے اور نہیں قوت ہی عبادت پر مگر اللہ کی
حسب سے ساتھ نام اللہ کے اعتماد کرتا ہوں اور سپرد اپنی اور مال اور دین اپنی کے
اے اللہ ساتھ تیرے ہی چلتا ہوں میں اور طرف تیرے ہی دھیان کرتا ہوں میں
اور ساتھ تیرے ہی بھروسا کرتا ہوں میں اور تجھی پر اعتماد کرتا ہوں میں اے اللہ توشہ دے
مجھکو تقوی کا اور بخش میرے گناہ اور متوجہ کر مجھکو نیکی کی طرف جہاں جاؤں میں
پھر آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھکر سب کو نکو اپنی ساتھ سے خیرات کرے
اور سب سے رخصت ہو کر دعا چاہے اور وطن سے اسطرح پر رخصت ہو جیسا دنیا
سے آخرت کو جاتا ہے اور جو شخص نیک بخت عقلمند ہو اور المزاج اور سفر کیا ہوا ہو
اوسکی رفاقت کرے اور اگر کوئی عالم ان صفات کا ہمراہ ہو تو اوسی دین کی پاس
حاصل کرے حج اور عمرہ کے مسائل سیکھتا جاوے اور راہ میں فسق اور فجور اور رفیقوں کو کوئی
اور جھگڑے اور فساد سے محترز رہے بلکہ ہر شخص کے ساتھ خوش خلقی اور حسن
پیش آنی سے پیش آوے اور زاد اور خرچ میں فراخ دستی کرے اور محتاجوں
اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا جاوے کہ اسی سفر اور کوئی کام نہیں ہے کسی شخص نے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ حج کی نیکیاں کیا ہیں
آپ نے ارشاد فرمایا اطعام الطعام ولین الکلام یعنی کھانا کھلانا اور نرمی
سے بات کرنا اور کثرت کرے ذکر خیر اور ۰ درود شریف کی کہ یہ افضل العبادت
ہے اور چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے سفر میں خیر ہی سب جگہ آسانی سے ہو سکتا ہے
اور جب روانہ ہو گھر سے سب تعلقات دنیوی کو دل سے دور کرے اور خالص دل ...

کی محبت کا دل میں خیال لاوے اور یہ سمجھے کہ اللہ اور رسول کی محبت سب کی محبت سے بہتر ہے
اور آخرت میں کام آوے گی اور سفر میں بسبب سفر کی تکلیف اور تنہائی رنج کے
ایام کو یاد کر کے افسوس نکرے بلکہ ہر حال میں اللہ کا شکر کرتا رہے اور جہانتک ہو سکے
میں مستعدی اور چالاکی اور ہوشیاری کرے جب وارد ہو تو جانے کہ سامان مختصر
لے جاوے جس شئی کی ضرورت ہو اکثر وکٹوریہ سے خرید لے وہاں ہر شئی مل
سکے اور ان ملکوں سے صرف اسقدر لیجانا چاہیئے کہ ہر شخص ریل گاڑی میں
اپنا اسباب بلا تکلف اپنے ہمراہ لیجا سکے ورنہ کرایہ علیحدہ دینا پڑیگا ہر مقام پر اسباب
کے ملنے اور سپرد کرنے میں اسقدر معائنہ کرنا ہوگا ضروریات میں ایک لوٹا ایک
دیگچی یا ایک رکابی ایک قلعی معہ سرپوش کے جا جو کٹوری کا ایک یا دو جوڑ رکھیں
پیالی مثل کٹورہ اور نمکدان کے معہ چاقو چھری وغیرہ اور دو تین کی ضرورت ہوں
کیونکہ عرب میں چھری وغیرہ بہت کا دستور ہے اور بدوں اسکے بدون اسکو
بہت حرج معلوم ہوتا ہے قرآن شریف وظیفہ کی کتابیں سوائے شرح ... ہو گی اگر
جاہو تو اپنے ہمراہ لے کہ انکا سفر میں پاس رکھنا سخت ہے اور ایک جیب تعلیم
فاصل ہمراہ لے پھر ان سب کو سوائے کتابوں اور ... کے ایک ... بکس میں
مقفل کرے اور چار پانچ ایک مکمل جو مدینہ شریف کے سفر میں بہار اور
اوپر پاس کو بہت کام آوے گا ہمراہ لے باقی جس چیز کی ضرورت ہو بمبئی سے خریدے
دولتمند آدمی اپنے آرام اور جلسہ کے واسطے حسب دلخواہ سامان ہمراہ لیں اور
غریب آدمی جو چاہیں اسمیں سے بھی کمی کر دیں ✤

باب دوسرا

فصل پہلی طریقہ سفر ریل اور فاصلہ مقامات اور کرایہ کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ اس بات میں ہندوستان سے مکہ معظمہ تک پہونچنا ابھی مشکل نہیں جیسا کہ
سابقین کے عہد میں ایک شہر سے دوسرے شہر تک جانا بعد سے پہلے بھی تک پہونچنا
مشکل نہ سمجھے کہ جو لوگ سال میں حج کرنے جاتے ہیں دو برس میں مکان کو لوٹ کر
آیا کرتے تھے اسطرح کہ ایک مہینہ سے زیادہ میں ہزار خرابی میں ہوتی تھے ہر جگہ مہینے
سے ناؤ جہاز پر جانا ہوتا تھا اور راہ میں بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اب
خدا کے فضل سے امیر اور غریب آدمی کو بغیر سواری اور بغیر ذریعہ سفر کرنیکا موجود ہے
جو بندر سے پہلے ریل گاڑی نوابوں اور رئیسوں کو بھی حاصل تھا اور سامان عیش
کے نوہم اور خیال میں بھی نہ آیا ہوگا بلکہ اگر کوئی شخص اونکے روبرو راہ پیش گوئی
واقع ہوتا اس امر کا بیان کرتا کہ تھوڑے دنوں میں مکہ معظمہ پہونچ جایا کرینگے تو شاید
اونکا یہ سچ جھوٹ کی بات سمجھتے بلکہ دیکھتے کیونکہ تعجب ہوگا گھر سے چلکر
صرف دس روز اور بارہ دن جدہ اور ایک دن اور طرف کل سولہ یا سترہ
عاشیہ روز میں مکہ معظمہ پہونچ جاویں اور زیارات مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے
فارغ ہوکر تین یا ساڑھے تین مہینے میں گھر کو لوٹ آویں ہمارے نزدیک ہندوستانیوں
کے لیے تین منزل بہت زیادہ نہیں ہے کیونکہ منزل راہ میں ٹھہرنے کی جگہ
کا نام ہے جبکہ آدمی ریل پر سوار ہوکر بمبئی جاوے تو راہ میں قیام کرنیکی ضرورت
نہیں یہ ایک منزل ہوئی اسطرح جب اگنبوٹ پر سوار ہوا راہ میں بدون
قیام کئے ہوئے جدہ پہونچا دوسری منزل ہوئی وہاں منزل سرائے کے آرام
کرکے تیسری منزل میں اونٹ پر مکہ معظمہ ہو جاوے اس کلام کی صداقت اور
آسانی سفر کی کیفیت حالات ریل گاڑی اور جہاز کی ملاحظہ سے ناظرین کو
بخوبی معلوم ہو جاویگی سب لوگ جانتے ہیں کہ یہاں سے مکہ جانیوالوں کو پہلی راہ

جسکی بہی جا رہا ہے اور ساتھ میں جسطرح بہت سیڑھی ہوا [illegible] جاتا ہے اور
جہانسی ہے اسلئے اس [illegible] گاڑی کے رستہ سے بھر دیا
اسلئے اوسکی کیفیت مفصل لکہی جاتی ہے یہاں وہاں سرلیے [illegible] طرح
جلائی جاتی ہیں کہ جسسے آگے ایک گاڑی ہہ لی ہے جسکو انجن کہتے ہیں
اور اوسکے پیچھے ہیں جس گاڑیاں کہ ہر ایک گاڑی میں پچاس آدمی ہونے کے
سے کی پچاس ہو لی ہر گلہ ہولی میں [illegible] اوپر ایک مدرسہ آدمی اسٹیم سے
سپاٹ کی اوس سے گاڑی ہونکہ [illegible] سرار ہاس [illegible] کے لیکر اسقدر تیز
جاتی ہے کہ ایک گہنٹہ میں ۴۰ میل جاتا ہے [illegible] گا [illegible]
سفر میں او کرایہ ہر درجہ کا مختلف ہے جو شخص اس گاڑی پر سفر کیا چاہے
اوسکو لازم ہے کہ پہلے سے اپنا اسباب لیکر اسٹیشن کے جو [illegible] بیٹھ
او جسوقت گھنٹہ تقسیم ٹکٹ ہونے کا بجے جس درجہ میں بیٹھنا منظور ہے
اوسکا کرایہ داخل کرکے ٹکٹ لیوے جو [illegible] پہر کی [illegible]
کا ٹکٹ لیکر آرام کے ساتھ سفر کرے اگر جلدی ہو یعنی اسٹیشن [illegible] تو
راہ میں مقام نکرے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سے شام [illegible] سے
کا ٹکٹ لیا کرے اگر کسیطرح کا ہرج او عرض [illegible] ہو تو ٹکٹ جدید لیکر آگے
جانیکا اختیار ہے [illegible] کو کسی سرای وغیرہ میں آرام کرکے صبح کو
روانہ ہو اس ٹکٹ کو [illegible] حفاظت سے رکھے درصورت گم ہو جانا
ماخوذ ہی جانیگے کرایہ اوس اسٹیشن سے آخر تک کا لیا جاوے گا اور
[illegible] لگا جبکہ گاڑی چلنے وارہ ہوئی ہے تیر اسباب [illegible]
میں رکھے جو اس کام کیواسطے صاحب [illegible] مقرر ہیں [illegible]

البتہ اسباب کرکے بار ہے جو بکس میں مختصر معلوم ہوا کہ کرایہ اوسکا جدا دینا
پڑے اور اوسکو لیکر پھر سوار ہونے میں بھی دقت ہو پھر پلا نامل گاڑی
پر سوار ہو جاتے ہے اور ممکن ہو تو لیکر گاڑی کا دریافت کرکے بار کبھی اگر ریاستہ
ہمراہ ہے تو ریاستی گاڑی میں سوار کرا دیتے ہیں تو لوگو مردانی گاڑی میں
بیٹھنے کی اجازت نہیں لیکن اگر کوئی شخص سارے درجہ کا کرایہ دینا قبول
کرے جو تعداد دس آدمیوں کے کرایہ کے ہوگا تو غالبا پاس بیٹھا
سکتا ہے سڑک پر آٹھ آٹھ دس دس میل کے فاصلہ پر اسٹیشن یعنی
چوکیاں بنی ہیں اور ہر اسٹیشن پر تھوڑی ساعت دیر ریل گاڑی ٹھہرتی
ہے ہر طرح کی مٹھائی میوہ وغیرہ گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہر جگہ میسر آتا ہے
اگر کسی ضرورت سے اوترنا چاہے تو پہلے تعداد قیام ریل کی گھڑی کی
دریافت کرلے اگر مہلت اوترنے کی ہو تو اوترے اور جلد فارغ ہو کر
اپنی جگہ پر آبیٹھے دیر نہیں بعضے مقدر جدول کے دیکھنے سے معلوم ہوگا
کہ ایک لائن سڑک آہنی کی دار السلطنت کلکتہ سے نکلکر سیرام پور
چندر نگر ہوگلی بردوان رانی گنج لکھی سرائی پٹنہ دینا پور بکسر
نامہ مغل سرائی مرزاپور الہ آباد فتحپور کانپور اٹاوہ علیگڈہ خورجہ
ہوتی ہوئی دہلی پہونچتی ہے اور سہارنپور غازی آباد سے جمنہ اور پنجاب
کے ریلوے سے ملکر میرٹھ مظفرنگر سہارنپور انبالہ لودیانہ
جالندر امرتسر بٹالہ پھر لاہور ہوتی ہوئی ملتان جاتی ہے اور اس
اصل لائن سے سب شاخیں نکلکر شہر بشہر ملتی ہیں ہوجکتی ہیں جا بجا
ایک شاخ بردوان کے متصل کانو جنکشن سے علیحدہ ہوکر احمدپور

اسی بات سجاو صاحبگنج بہاگلپور سلطان گنج جمالپور ہوتی ہوئی لکھی سرائے
میں مہرادسی لائن میں آملی ہے اور ایک شاخ اسٹیشن میں ہٹ سے جدا
ہوکر راج محل کو دوسری جمالپور سے مونگیر کو ایک نلہاٹی سے مرشد آباد
ہوتی ہوئی اعظم گنج کو ایک مغل سرای سے بنارس کو ایک علیگڈہ سے
جدا ہوکر بریلی شاہجہانپور ہوتی ہوئی لکھنؤ جاملی ہے اور ایک ٹونڈلہ سے
آگرہ کو جاتی ہے اور ایک شاخ الہ آباد سے جدا ہوکر شوراجپور جسما
سلیم آباد ہوتی ہوئی جبلپور میں گریٹ انڈین پنسولر ریلوے سے ملکر
سوہاگپور کھنڈوہ برہانپور ناسک اگت پوری ہوتی ہوئی بمبئی پہونچی ہے
ایسٹ انڈیا ریلوے کی اصل لائن یا اوسکے گردنواح میں جو شہر واقع
ہیں اونکے جانیوالونکو الہ آباد ضرور جانا پڑتا ہے اسلئے حساب کرایہ اور فاصلہ
اسٹیشنہاے مابین کلکتہ سے الہ آباد تک اور دہلی سے الہ آباد تک
جدا لکھا گیا ہے اور الہ آباد سے بمبئی تک جدا جو شخص فاصلہ یا کرایہ کسی
اسٹیشن سے بمبئی تک دریافت کرنا چاہے تو اول الہ آباد تک
اسطرح دریافت کرے کہ جو رقم محاذی اوس اسٹیشن کے ہو اوسکو
الہ آباد کے مقابل ہم جنس رقم سے منہا کر ڈالے باقیماندہ
بمبئی کے مقابل ہم جنس کو ہم جنس رقم میں جوڑ دے
فاصلہ یا کرایہ جو مطلوب ہوگا دریافت ہوجاوے گا اس جگہہ
ایک نقشہ اسٹیشنہاے سڑک آہنی کا واسطے ملاحظہ
ناظرین کے شامل کیا جاتا ہے تاکہ ہر شخص اوس سے
فاصلہ اور کرایہ ہر مقام کا دریافت کر سکے

تفصیل فاصلہ و کرایہ از کلکتہ تا بمبئی

نام ریلوے	نام مقام	فاصلہ میل	تعداد کرایہ: اول	دوم	متوسط	سوم	مدت سفر ریل
	الہ آباد	۵۶۵	[illegible] / ۱	[illegible] / ۴	[illegible] / ۴	[illegible] / ۱۳	۳۱ گ
[illegible]	جبل پور	۲۲	[illegible]	[illegible] / ۱۱	[illegible]	[illegible] / ۹	۹ گ
[illegible]	بمبئی	۶۳۶	[illegible]	[illegible] / ۳	[illegible] / ۴	[illegible] / ۴	۳۷ گھنٹہ
[illegible]	میزان	۱۳۱۹	[illegible] / ۱۵	[illegible] / ۱	[illegible] / ۱۳	[illegible] / ۱	۷۱ گ

تفصیل فاصلہ و کرایہ از دہلی تا بمبئی

[illegible]	نام مقام	فاصلہ میل	تعداد کرایہ: درجہ اول	درجہ دوم	درجہ متوسط	درجہ سوم	مدت سفر ریل
	الہ آباد	۳۹	[illegible] / ۹	[illegible] / ۴	[illegible]	[illegible] / ۱	۱۸ گھنٹہ
الہ آباد	جبل پور	۲۲	[illegible] / ۶	[illegible] / ۱۱	[illegible]	[illegible] / ۹	۹ گ
[illegible]	بمبئی	۶۳۶	[illegible] / ۱	[illegible] / ۱۳	[illegible] / ۴	[illegible] / ۴	۲ گ
[illegible]	میزان	۱۲۵۴	[illegible] / ۹	[illegible] / ۱۲	[illegible] / ۱۲	[illegible] / ۱۴	۵۵ گھنٹہ

مفصل حرکات ریل معہ فاصلہ و کرایہ از کلکتہ تا الہ آباد

نمبر	نام اسٹیشن	فاصلہ ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک	تعداد کرایہ				ساعات	
			درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	ڈاک گاڑی	سواری گاڑی
	کلکتہ							
١	ہورا	١	١ر	٩ پائی		٣ پائی		
	بالی		١ر	٥ر	٤ر	٢ر		
٣	کاناگدہ	١	١٥ر	/	٣ر	٢ر		
٤	سرام پور	١٣ر	[illegible]	٩ر	٥ر	٣ر		
٥	اسی	١٦	عہ	١٢ر	٦ر	٤ر		
٦	حد نگر	٢٢	آ	٦ پائی	/	/		
	سوکلی	٢	[illegible]	[illegible]	٩ر	٦ر		
	نگرا	٣	١٤ر	٦ر	١١ر	٧ر		
٩	سدوا	٣٩	آ	[illegible]	١٤ر	٩ر		
١	لوہی	٤٥	٣ر	[illegible]	آ	١١ر		
١١	سماوی	٥٢	١٢ر	[illegible]	٣ر	١٣ر		
١٢	سکھی گدہ	٦	آر	١٤ر	٦ر	١٥ر		
١٣	سرد وان*	٦	٦ر	٣ر	٩ر	آر	٣ گھنٹہ	٣ گھنٹہ
١٤	کالوحکس	٧٦	٢ر	٥ر	١٢ر	٣ر		

نمبر	نام موضع	[illegible]	تعداد کرایہ				مسماۃ [illegible]	
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	گوسکرہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲	مدنا	۹۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳	سلسو	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴	احمدپور	۱۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵	سسا	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۶	ملرپو	۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۷	راسو پاٹ	۱۳۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
شاخ [illegible] اعظم	ملہائی	۱۴۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	لواد	۱۵۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	نکا ا	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	ساگردگی	۱۶۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۸	اعظم گنج	۱۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۹	سوراردہی	۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۰	رل گاؤں	۱۶۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۱	ناکور	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

نمبر	نام پرگنہ	تعداد کل اسامیاں	تعداد کرایہ درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	معافی	
۱۲	سجاور	۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۳	سہاوا	۱۸۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۴	سسہر	۱۹۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
سلج	راج محل	۲۰۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۵	مہاراجپور	۲۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۶	صاحبگنج	۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۷	سربوہی	۲۳۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱	کال گانگ	۲۴۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۹	گھوگا	۲۵۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲	سہاگلپور	۲۶۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۱	سلطانسو	۲۸۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۲	بریا بو	۲۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۳	جمال پور	۲۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
سلج	سگسر	۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۴	ورارا	۲۸۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۵	کھرا	۲۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

سابقہ گھڑی	حالیہ گھڑی	چہارم	سوم	دوم	اول	فاصلہ	اسم مواضع	نمبر
ساعت موکھنگی		تعداد کرا						
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۱	مالکو	۱۸
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۸	مالی گڑھ	۱۲
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۷	دگاور	۱۷
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱۷	ادال	۱
۸ گھنٹہ	۵ گھنٹہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳	رالی گنج	۱۹
۹ گھنٹہ	۵ گھنٹہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳۳	اسول	۲
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳۹	سما اسور	۲۱
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴۳	سراکھر	سلح
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴۹	سجام	۲۲
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵	حمسرہ	۲۳
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۹	کھرباسر	۲۴
۱۳ گھنٹہ	۱ گھنٹہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸	حدالور *	۲۵
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۲	خلالسور	لح
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۱	سس سیدا	۱
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۲	حربدی	
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۵	سدبالیہ	۲۶
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱	سلہیاسہ	۱

نمبر	اسم اسٹیشن	اصل فاصلہ از کلکتہ	تعداد کرایہ				تعداد گاڑی تحصیلی	
			درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	ڈاک گاڑی	مسافر گاڑی
۲۸	رودی	۲۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۹	گرہار	۲۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۰	جموی	۲۴۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۱	سس بو	۲۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۲	لکھی سرای	۲۶۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱ گھنٹہ	۱۲ گھنٹہ
۳۳	ریسا	۲۷۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۴	سوکاسہ *	۲ ۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ گھنٹہ	۱ گھنٹہ
۳۵	سرہ	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۶	محسا پور	۳۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۷	بو	۳۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۸	سہ	۳۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۳۹	بانکی پور	۳۳۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۰	دسا پور *	۳۴۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ گھنٹہ	۱۲ گھنٹہ
۴۱	سسا	۳۵۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۲	آرا	۳۶۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۳	سبا	۳۸۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۴	رگھناتھ پور	۳۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

نمبر	نام اسٹیشن	فاصلہ از کلکتہ	محصول کرایہ درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	مدت پہونچنے کی ڈاک گاڑی	مسافر گاڑی
۴۵	دمراؤں	۴۰۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۶	بکسر	۴۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۷ گھنٹہ	۷ گھنٹہ
۴۷	گہمر	۴۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۸	دلدارنگر	۴۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۴۹	زمانیہ	۴۴۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۰	سکلڈیہ	۴۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۱	مغل سرائے*	۴۶۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰ گھنٹہ	۳ گھنٹہ
[illegible]	[illegible]	۴۷۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۲	اہرورہ روڈ	۴۷۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۳	چنار	۴۸۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۴	پہاڑی	۵۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۵	مرزاپور	۵۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱ گھنٹہ	۳۱ گھنٹہ
۵۶	گیپورہ	۵۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۷	بوادی	۵۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۸	سرسا روڈ	۵۴۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۵۹	کرچنہ	۵۵۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۶۰	نینی	۵۶۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۶۱	الہ آباد	۵۶۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۴ گھنٹہ	۳۴ گھنٹہ

تفصیل جو کرایہ ریل معہ فاصلہ و کرایہ از دہلی تا الہ آباد

نمبر	نام اسٹیشن	فاصلہ از اسٹیشن دہلی	تعداد کرایہ: درجہ اول	درجہ دوم	درجہ [illegible]	درجہ سوم	[illegible]: وقت [illegible] گاڑی	وقت [illegible] گاڑی
	ضلعے							
۱	غازی آباد*	۱۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	شہر میرٹھ	۲۷	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	کمپ میرٹھ	۳	[illegible]	[illegible]				
〃	مظفر نگر	۶۲	[illegible]	[illegible]		۱۵		
〃	سہارنپور	۹۸	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	کمپ انبالہ	۱۴۸	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	شہر انبالہ	۱۵۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	لودیانہ	۲۱۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	پھلور	۲۲۷	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	کمپ جالندھر	۲۵۱	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	شہر جالندھر	۲۵۴	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	امرتسر	۳ ۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	میاں میر	۳۳۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	لاہور	۳۳۵	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	منٹگمری	۳۹۴	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
〃	ملتان	۵۴۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		

نمبر	نام قصبہ	فاصلہ	تعداد آراضی				سڑک تحصیلی	
			درجہ اول	درجہ دوم	درجہ [illegible]	درجہ سوم	[illegible]	[illegible]
٢	ادی	٣٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٣	سکندر آباد	٣٤	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٤	جولہ پالسد سہرود	٤٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٥	عوحہ	٥٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٦	سومسہ	٦٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٧	علی گڈھ	٧٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
	مالی	٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٩	ماہرس ردو	٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١	جلسرود	١١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١١	ریاں	١١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١٢	لوسدلہ	١٢٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٥ گمسہ	کمسہ
ساح	آگرہ	١٤	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١٣	صرورآباد	١٣٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١٤	سکوہ آباد	١٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١٥	بداون	١٦٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
١٦	صوسے نگر	١٧٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

شمار	نام مقام	فاصلہ کوس	تعداد کرایہ				سعادو مو جھکی	
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	اباد *	۱ ۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱	ربسہ	۱۹۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۹	اوجلدا	۲ ۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲	سہاسوند	۲ ۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۱	جسک	۲۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۲	ورہ	۲۴۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۳	سہولور	۲۵۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۴	کاسہ پور *	۲۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ گرسہ	اکہٹہ
ساح	اوباد	۲۷۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	اجگس	۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	تاروبی	۲۹۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
	لکھنوٴ	۳۱۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۵	سرسول	۲۸۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۶	موہار	۲۹۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۷	مالوہ	۳ ۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲	صحورر	۳۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

نمبر	نام اسٹیشن	فاصلہ میلوں کا	تعداد کرایہ درجہ اول	درجہ دوم	درجہ ڈیوڑھا	درجہ سوم	ساعت پہونچنے کے: وقت آنے گاڑی	وقت جانے گاڑی
٢	سرنام پور	٣٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٣	کہاگا	٣٣٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٤	سراتہو	٣٥٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٣	سہرداہی	٣٦	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٣	سوری	٣٧٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٢	الہ آباد	٣٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اگمن	٢ گھنٹہ

تفصیل جو کہات ریل معہ فاصلہ و کرایہ از الہ آباد تا ...

نمبر	نام اسٹیشن	فاصلہ میلوں کا	تعداد کرایہ درجہ اول	درجہ دوم	درجہ ڈیوڑھا	درجہ سوم	ساعت پہونچنے کے: وقت آنے گاڑی	وقت جانے گاڑی
١	سبی	٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٢	حسرا	١٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٣	مسوراج پور	٢٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٤	مرگڈہ	٣٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
٥	دہوسہ	٣٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

نمبر شمار	نام موضع	تعداد کھیوٹ بموجب انتخاب	تعداد کرایہ				تعداد وصول تحصیل	
			دو سالہ اول	دوم	دو سوم	دوم	واجب الادا	اسامی وار
۶	ماکھ لو	۶۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۷	ماکندی	۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۸	محگاؤں	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۹	صسوار	۹۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۰	[illegible] *	۱۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۱	اوجھرا	۱۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۲	صیر	۱۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۳	اند	۱۴۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۴	جہکوسی	۱۶۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۵	کوٹھی	۱۷۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۶	سلیم آباد رود	۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۷	سہورہ روڈ	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۸	دلوسی	۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱۹	حل پور	۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۰	رسنگھ پور	۲۱	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۱	گاڑ والہ	۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		

نمبر	نام پرگنہ	تعداد	تعداد گراہ				تعداد سوختگی	
			دہ داخل	دہ دہ دہ	دہ دہ دہ ا	مجموعہ	داخل	سالہا
۲۲	سوہاگپور	۳۵	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۳	اٹارسی	۳۸۱	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۴	سیولی	۴۲	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۵	مروہ	۴۲	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۶	گہٹدوہ	۴۹۱	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۷	سرہاں پور	۵۳۸	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲	سوساول	۵۶۸	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۲۹	جالسن گاؤں	۶۴	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳	سدگاؤں	۶۶۵	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۱	سمار	۶۸۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۲	دسری	۷۴	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۳	تاسک*	۷۲۲	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۴	انگت پوری	۷۵۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳	کلماں	۸۳۱	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۶	سانا	۸۴۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳۷	سکلہ	۹۶۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]		
۳	سمٹی	۹۴	[illegible]	[illegible]		[illegible]		

اس نقشہ میں جملہ اسٹیشنہای ریلوے کے کلکتہ اور دہلی سے جبل پور تک جو اصل لائن اور اسکی شاخیں سر واقع ہیں مفصل وار معہ فاصلہ اور کرایہ کے لکھے ہیں اور جبل پور سے بمبئی تک صرف مشہور اسٹیشن درج ہیں باقی چھوڑے ہوے اسکو نکے نام نہیں لکھے ہیں اور ہر اسٹیشن ریل گاڑی کے شہر سکی تعداد اسوجہہ سے نہیں لکھی گئی کہ ہر سال وقت روانگی ریل کا تبدیل ہوتا رہتا ہے اور اسوجہہ سے تعداد تمام میں اکثر کمی بیشی ہوتی جاتی ہے لیکن تھوڑے اسٹیشن ہیں اور خبر نقشہ ہر قسم میں ریل گاڑی نصف گھنٹہ سے ادہ ٹھیرتی ہے اور مسافروں کے ٹھیرنے کو مکان بھی ملتے ہیں اسواسطے اطلاع ناظرین کے * اس قسم کا بیان بیاد یا گیا ہے نقشہ ہا کو المصدر سے دریافت کر لیویں *

فصل دوسری اقسام جہاز اور انکے کرایہ کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ جانیوالو نکو بمبئی سے آگے جدہ تک جہاز پر جانا پڑتا ہے اور جہاز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک بادی جو بذریعہ بادبان کے چلتے ہیں دوسرے دودی جو دہوئیں کے زور سے چلتے ہیں انکو اگنبوٹ بھی کہتے ہیں یہہ دونوجہاز شکل وصورت میں یکساں اور عدد و جسامت میں برابر نہیں ہوا کرتے بعض طویل اور عریض اور بعض کم طول و عرض ہوتے ہیں ... قسم میں ظاہر ہیں صرف اسقدر فرق ہوتا ہے ... ہوتے ... بادبان حرج ہی ہوتے ہیں اور دودی جہاز ... اس لگا ہوتا ہے لیکن باعتبار رفتار کے دونوں میں

سب بڑا درہ یہ بادی حصار کے ہر طرح کی کوئی معتاد بعض نہیں ویلی سوا کی
سوا موافق رسمجہ ہے اور دودی حصار سنسہ اوقات میں رہو جاتا ہے اسلئے
حب سوا کم سوحالی ہے یا خلاف سوا چلنی لگی ہے تو بادی حصار پر حملکی
تکلیف مسافرونکو ہوا کرتی ہے علاوہ اسلئے بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بادی
حصار ہوا کی ناموافقت کے باعث انجام جن میں نہیں ہوتا اور اہل حصار جو
کہ بستے وہم رہجاتے ہیں۔ اور انگلوٹ میں بشرطیکہ طوفان یا کسی قسم
کا حادثہ واقع ہو ایسا نہیں ہوتا حصار میں تیئں اور کئی درجے ہوتے ہیں سب سے
نیچے کے درجے میں مال تجارت کا اور اسباب وغیرہ بہرا جاتا ہے اوسکے اوپر
کی درجہ میں جسکو عوام الناس لوئر اور جہاز والی ڈیک کہتے ہیں غریب آدمی
بیٹھتے ہیں یہہ درجہ ہر طرف سے بند ہوتا ہے اور آنکے لئے اوسکی چھت میں
صرف ایک دروازہ ہوا اور روشنی کے واسطے سمندر کیطرف روشندان
بنے ہوتے ہیں اسکی چھت پر دونوں جانب حصار کی دیوار سے لگی ہوئی
چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں اہلکاران جہاز کی بنی ہوئی ہیں اور بیچ میں آمد و رفت
کی جگہ خالی رہتی ہے جانب عقب جہاز کے ایک اور درجہ بنا ہوا ہے نام
ڈیک سکے مشہور ہوتا ہے اس درجہ کے متعلق دونوں جانب کوٹھریاں
نہایت خوبصورت اور بکلف برابر برابر ہوتی ہیں اور بیچ میں صحن وسیع
چھوٹا رہتا ہے جسکو میں کو توسہ کہتے ہیں ڈکو توسہ کی چھت کو چھتری اور
اوسکے روشندان کو عوسہ بولتے ہیں اس درجہ کے گرد جنگلہ مضبوط
ڈیڑھ گز اونچا واسطے حفاظت کے ہوتا ہے اور اوپر سائبان ہوتے
بارش کہا سا تھا ہے اسطرح جہاز کے سامنے کیطرف اس قسم کے

مکانات بھی ہوتے ہین لیکن کمتر درجہ کے اور اونمین اسباب وغیرہ
جہاز کار کہا جاتا ہے اور اوسکی چہت پر خلاصی وغیرہ ملازمان جہاز
رہتے ہین جہاز کے بیچون بیچ مین تہوڑے تہوڑے سے فاصلہ پر تین
لٹھہ بلند ستر اور اسّی گز کے کھڑے ہوتے ہین جنکو مستول کہتے ہین
اونپر چار چار بلیان اس ترتیب سے کہ سب سے اوپر کی بلی سب سے
چھوٹی اوسکے نیچے کی ذرا بڑی اور اوسکے نیچے کی اور زیادہ بڑی ہوتی ہے
بندھی ہوتی ہین ان بلیوں پر بادبان چڑھے ہوتے ہین اور چار و نظرف
کو رسّیان کھنچی ہوتی ہین کرایہ ان سب درجونکا مختلف ہوتا ہے اور ہمیشہ
ایک شرح پر نہین رہتا بادی جہاز مین ڈبوسہ خاص کا کرایہ سو یا سوا سو
روپیہ کو ٹھہریکا پچاس یا ساٹھہ روپیہ چھتریکا پچیس یا بیس روپیہ اور توتک کا
دس یا پندرہ روپیہ ہوتا ہے اور دودی جہاز مین کرایہ ڈبوسہ کا پانسو روپیہ
تک کوٹھریکا دوسو روپیہ تک چھتریکا پچاس روپیہ سے اسّی روپیہ تک
اور توتک کا تیس سے پچاس روپیہ اور کبھی اسی بہی کم و بیش ہوتا ہے
جب کوئی جہاز تجارت کا اتفاقاً مل جاتا ہے تو دس پندرہ روپیہ دیکر سوار
ہو جاتے ہین ڈبوسا اور اوسکی کوٹھریان اگرچہ سب سے نفیس اور مکلف
ہوتی ہین لیکن چار و نظرف بند ہونے کے سبب طبیعت اوسمین گھبراتی ہے
توتک مین کرایہ کم ہونیکی باعث آدمیونکی کثرت ہوتی ہے اور یہہ درجہ ہوا
دار نہین ہوتا اسلئے موسم گرمی مین ان دونو درجونمین کوئی صورت آرام
کی نہین ہوتی چھتری ہر موسم مین نہایت آرام اور فزا اور سیر کی جگہہ ہے
ونکو سمندر کا لطف پیش نظر اور رات کو ستارون کی کیفیت اور ٹھنڈھی

یہ امسر اگر آدمی معذور رہے اور علیحدہ رہنا پسند کرتا ہو تو ایک کوٹھری
خواہ ڈوسہ کرایہ کرے او ایک جگہ جسمری رہ وہ ملے تاکہ گرمی لیوف
حاسکے سے کو ادھمی بیٹھے او موسکا آرام رہے اگر ادھسو سکی ہمیں با لوا
تو مرسے سکے اوس ہعام پتلو سے کہے میں اسا لسہ [illegible]
او صاحب عیال معذور کو ہرجہ [illegible] سے کوٹھری لیتا جائے ول تو بہتر
کے آرام ہیں اگر غریب ادمی ملتے لو لوٹ میں جگہ ملنے لیہ و ہو تے
میں جلدی کرے تاکہ پہلے سے ایک کوسہ میں ا مے سب
پسند کرلے سب لو سردہ کا [illegible] ہوتا مکن ہوکا ورنہ [illegible]
لوا سیاہی کرتے ہیں کہ جب لوٹ میں عورت کو تکلیف ہوتی ہے
ا رڈ اسکان اکثر باستکلم وغیرہ اہلکاران جہاز سے ادکی [illegible] کوٹھری
شعف لر [illegible] کرایہ کر لیا کرتے ہیں اور ڈوسہ کے [illegible] کو شہر لو میں عورتوں
کسے طرح کی تکلیف نہیں ہوتی تاجہاز او عسلیحہ مقدار میں موجود ہوتے ہیں
سہہ کوٹھریاں نہایت تنگ اور تاریک ہوتی ہیں دروازہ [illegible] مہلت کے
[illegible] وہ پڑے رہتے ہیں اور اندر ہیں ادمیوں کے رہنے او [illegible] سامان
رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے سونے کے لئے سل الماری کی [illegible] اوپر
میں درجہ ہوتے ہیں سوکدہ او نکلتے او سمندر کی طرف ہوا کے لئے
چھوٹی چھوٹی کھڑکی لگی ہوتی ہیں خصوصاً سمندر کا سیر دیکھنا [illegible] لوگ
بس خوف معلوم ہوتا [illegible] معلوم ہوتا کہ سمندر [illegible]
زمیں پر جہاز میں ہیں تاکہاں میں سمندر پر کوئی نشان راہ کا نہیں
ہے اسلئے جو راستے پڑے پڑے مشہور جہاز والوں نے دریافت

سے یا بہت زیادہ مشہور خطرناکی مدد ـ اس کو ملا لے یا وجہ
کوئی جان خدایا علم کی غفلت سے طوفان کے سبب اس سے علیحدہ
ہو جاتا ہے اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی جگہ بہت سے ٹکر لگ جاتا ہے
یا کسی جگہ سے ... میں یا اتفاق ہو کر مسافر بھی اسکے کہ رہ ر ... جاتی ہے

مسئلہ ... ریل ... ... اور ... ہوا کی ...

اگر ... ہو ... ... اتفاق ... واقع ہو جاوے ...
... ... گاڑی کو بہت سی مدد ... کی ہیں اگر ... ایک
... ... کے ... سکے ... دو چار شخص ... ہو کر ... کرا ...
ٹرین کا بہت سہولت اور اطمینان سے ... کرانے جہاز کی ... جلد ... کری اور
دلانے ... اعتبار کرنے سے نقصان معائنہ ہو جاتا ہے جب کرانے منتقل ہو کر
حصہ ملحا ... ہو ... اسباب ... آتا ... حال گہی ... او اسباب ضروری
مثل ریل وغیرہ جو ساعت وقت سفر ریل کے مکان سے ہمراہ لیے ہوں
اور جس سے کی ضرورت ناگہانی ہو سکتی ہو ایسی چیزوں سے اور سب کو بات کے
سلسلہ میں بہتر او ایک ... اور ... ہی لنگر رکھنے سے منجملہ دیگر ... کے
ایک ... ریل کا ... لائی ... ہو ... ... سکے کمرہ میں ایک کھڑا ... سکے
اور ایک ... ۱۲ یا ۱۴ ارکان ... چیزوں سے ... ... ایسی موقع بہت
کارآمد ہوگی یعنی ... رسد کا حفاظت سے رکھنی ... ... کام دیگا
... ... جہاز ... تالی ... رکھیے اور لوٹ کر ... ... ام ملیگا ... ...
... کے ... ایسی جگہ جہاں ... آڑ ہو اور فاصلہ سے دور جا ...

اندیشہ جان کا ہو مثلاً دق جاحب کے وہ ... برد کر سکی کام آویگی اسکی سوا ایک لدہ
سمجھا سکا لیکن بلا ضرورت کوئی دو سوئی اور سٹرا احرام کا اور جاہیے تو کیڑا اکھیں کا
سی جدید سے کر اوسکو آب زمزم سے تر کر کے رکھ چھوڑے اور ایک دو
رسیاں بالی بھرنے کیواسطے ہمراہ کی اور ڈولچی بہ بداحتیاط میں کا ستعمال
اسکواہ ضرور رکھا اور استنجاء کر سکا رسی اور استنجا کر سکو ایک دو آنہ کا سرا الکرا
ہمراہ چھوڑے لیکن کہہ دے اگر سیدا ... جدید کر کے ہمراہ لے کر نام مکہ
معظمہ اور مدینہ منورہ تک کو کفایت کرے تو فائدہ ہوگا کیونکہ عرب میں سے
گراں ہے لیکن چاول باریک زیادہ اور دال بقدر حاجت کے اور آٹا کم لے
کیونکہ آٹا بہت دنوں تک رہنے سے خراب ہو جاتا ہے روغن زرد بھی کا
عرب میں جا بجا ملتا ہے لیکن ہندوستان کی مثل نہیں ہوتا اسلئے بمبئی سے
ہمراہ لیجاوے اور سکاو صد یہاں سے لے مکہ میں عمدہ ملیگا اگر چاہے
ترکاری آلو اندے مرچ لیکر رکھ لیوے کہ جہاز پر کوئی سی ملیگی اور کھٹائی اچار
لیموں کی سکنجبین و چار بوتل اچار کی اسی بوتل بار سے ہمراہ رکھ لیگی اور ضد ہم
کی ادویات ضرور ہمراہ رکھے کہ باعث مکان جہاز کے وہیں ... دوران
سر اور استفراغ کی شدت ہوتی ہے اور بہت بخار بس جر کے کوئی جر سد
بھی آتی اور غذا کی طرف رغبت نہیں ہوتی ہے اسلئے اگر لیسک ... اور
[illegible] کچھ نہ جینا چاہے ٹھہری ہوئے تا ہر ایک وغیرہ اس قسم کی چیزیں
ہمراہ ہوں تو بہتر ہے کیونکہ خصوصاً طبیعت و ... ہوتی ہے تو شاید
غذا اسکو آتی ہے جب دوران سر زیادہ ہو تا اسکی طرف دیکھنا بلکہ ... میں
دل سوختہ چھپانے سے شمار ہے اسی کی نجلا ... رہی ... جدید کے

بعد طبیعت عادی ہو جاتی ہے پھر کچھ خلل نہیں ہوتا اگر سڈنی یا بوٹ ناس
سے نوٹ روپیہ وصول کرے اور مال بدل کرا کے یا تو بعد ہمراہ لیجاوے
یا بعد اسکے منی آرڈر کے ذریعہ کا دینا ہوگا اور سڈنی کے وصول ہونے میں
ضمانت درکار ہوتی ہے روپیہ منی آرڈر کا عمدہ اور سڈنی کا ٹکٹ ملتا ہے
الغرض جب سب سامان بہم ہو جاوے تو جہاز مالک یا کمپنی دار جہاز کے روانگی
جہاز سے دو ایک روز پہلے بندر پر جا کر گاڑی کا ٹکٹ اسباب کو اوس میں
بھرے اور بعد بیوی بچی سواری جس جگہ جہاز کھڑا ہو جاوے اور وہاں سے
بندر پر کس جگہ کا موقع ہو کرا کسی کا وکیل جہاز پر سوار ہو اور سوار ہوتے
وقت یہ دعا پڑھے بسم اللہ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض
جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه سبحانه
وتعالی عما یشرکون بسم اللہ مجریها ومرسها
ان ربی لغفور رحیم ۝
یہ پڑھنا ہوتا ہے ساتھ نام اللہ کے اور نہیں ڈر جانی اللہ کی لوگوں سے
کسی کہ جاسی اور تمام رہیں اوسکی نسبت میں ہو گی جن صاحب کے اور آمان
لاسوسے ہو گئے وہی یا نہیں ادھر پر رہے و سرک کرسی ساتھ نام اللہ کے
سے چلنا جہاز و بکا ادھر یا وہ بکا بھی روکا اللہ بخشی والا مہربان سے
پھر جس درجہ کا کرایہ دیا ہو اوس میں حسب دلخواہ جگہ پسند کر کے اسباب رکھ دے
اگر جہاز پر تو ایک سیلو ناٹ کا اسے بستر کے رو برو جہاز کے جنگلہ میں
باندھ کر اسباب سعو کو اوس میں رکھے کہ کوئی ملازمان جہاز روز مرہ واسطے
صفائی کے جہاز کو دھویا کرتے ہیں اوس وقت اسباب کے اوٹھانے اور رکھنے میں

سر وقت ہونی ہے اور بانی اسباب ضروری اور جنکو ہمیں بکثرت
سے کہے اور صندوق باجس کے تور دیر بام اور نشان اسکا لکھکر ڈالدیجائیں
کپڑے اور علاجی وغیرہ ملاں جہاں میں جسکو ہمار و کبھی اور یہی ہوا وقت
گرنے اسکے درجہ ہے اسباب عرش کے کہ اور یہ ہانے اور ہانی کے
ملنے میں آسانی ہوگی اور کسان یا معلم کے او جو کچھ دو جا دے دیکر اونکی
باد جہاز میں کہا ناپکا بند و بست کرنے کیونکہ اونکو کرنے کا باعث
عام اور جہاز میں کہانا خاطر خواہ نہیں ملتا اور اسطرح کسی علاجی
کی ضرورت واسطے حاجت کیواسطے جانے کی ہو تو بھری کو تر کرنے کیونکہ
جو صندوق جاتا ہے عام لوگو نکے واسطے جہاز کی دیوار سے بندہے ہوئے
ہیں اور ہمیں پر وہ نہیں ہوتا اور اندیشہ گر نیکا رہتا ہے بہرحال اطمینان خاطر
سے سفر کرے اور دن رات عبادت الہی میں مشغول رہکر سلامتی سفر
کی مانگتا ہے

فصل چوتھی جہاز کی کیفیت اور فاصلہ مقامات کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ نا جہاز بالکل محتاج ہوا کا ہی اگر ہوا برابر موافق ملی تو جہاز
ستر میل رات میں اور زیادہ ہو تو کئی ممنٹ میں چند میل بھی جاتا ہو اور جب مخالف ہوا ہے
طوفان کیوقت مخالف ہوا چلنے لگتی ہے تو جہاز دن کو بھی پیچھے کو چلاجاتا
ایسے وقت میں ناخدا کو بھی ضرط جانی بتلف جاتا کر پانی کی زیادہ اونچا اور
ہیتی دیکھا ہی جہاز سالی سے جیسا موافق جانب کے منہ سے بھی جلد کشتی
لیتے ہیں اور جب سفر میں ایام حول ہے دن زیادہ ہو جانے میں اور پانی کی

تلف ہو جاتی ہے ہر شخص کو تھوڑا تھوڑا پانی ملا کرتا ہے دو دو تین جہاز میں روز مرہ سمندر
کا پانی بذریعہ انجن کے تیار ہو کر میٹھا و پکو بنا جاتا ہے اور یہ اوقات معین جو
تا سہ روز میں حد سوچ جاتا ہے کیونکہ فاصلہ جدہ کا بمبئی سے دو ہزار چار سو
میل انگریزی ہے اور اگنبوٹ کی رفتار بدرجہ اوسط دن رات میں انگسوا
اسی میل ہے اور جس وقت ہوا موافق ہوتی ہے تو اوس پر بھی میل بادی جہاز
کی بادبان چڑھا دیتے ہیں جسکے سبب رفتار اوسکی اور زیادہ ہو جاتی ہے
لیکن اس وقت بہت دار و غیرہ سطح کے کوئلہ کم جلاتی ہیں —
بمبئی سے ملک عدن تک جسکا فاصلہ ایک ہزار چھ سو پچاس میل انگریزی ہے
بحر عرب میں جنوب کیطرف کسی قدر مائل بجنوب سا ہوا جاتا ہے راہ میں طرح
طرح کی چھوٹی اور بڑی مچھلیاں اور ایک مقام پر دریائی سانپ اور عدن
کے متصل ایک جگہ سمندر میں جسکو بحر سوریہ کہتے ہیں رنگ برنگ
کے جو سانگرے دکھائی دیتے ہیں جہاز دن رات برابر چلتا رہتا ہے اگر اوس میں
تجارت کا مال بھرا ہے تو بسبب [illegible] جس جگہ مال کا اوتارنا اور [illegible]
ہو گا قیام کریگا ورنہ نہیں لیکن عدن میں کوئلہ اور پانی لینے کی غرض سے
ایک روز ضرور لنگر ہوتا ہے سوداگر طرح طرح کا اسباب انگریزی کشتیوں میں
لنگر و جب کر جکو جہاز کے پاس لاتے ہیں کنارہ سے شہر چار میل ہے
اگر جائے شہر میں جاوے گوشت و غیرہ حلوا اور میوہ خرمہ مٹھائی ترکاری
مچھلی وغیرہ جو ملتی ہو خرید سے چاہے وطن کو خط اسی جگہ سے روانہ کرے
ڈاک سرکاری موجود ہے اور سپاہ انگریزی عدن کی نگہبانی کرتی ہے جیسا کہ
آبادی سے باہر دو اس کوہ میں مشہور ہے کہ ایک کسی کا شہر سے [illegible]

ٹکٹ کا ذخیرہ روپیہ سے دو روپیہ تک جہاز کا بھر رہے ہر ایک دن بڑھیگا اگر چار
شخص ملکر ٹکٹ کرایہ کریں تو کفایت رہیگی یہاں سے آبنائے باب المندب جسکو ہم لوگ
باب سکندر کہتے ہیں ایکسو پچاس میل ہے دوسرے روز پہونچ جاتے ہیں
یہ مقام قریب دو میل کے چوڑا ہے اور اسکے دونوں طرف پہاڑ ہیں
ایک پہاڑ پر کوٹھی انگریزی بنی ہے اور اوسکے احاطہ میں بلند نشان کھڑا
اور سرسبز کو لالٹین روشن کیجاتی ہے تاکہ جہاز والے مطلع ہوکر بسہولت
سے جہاز کو اوس سمت نکالیں یہاں سے چلکر بحر احمر میں داخل ہوتے ہیں
اس سمندر میں بہ نسبت بحر عرب کے جوش اور خروش کم ہے اور دو روز
تک برابر سلسلہ پہاڑوں کا نظر آتا ہے تیسرے روز مقابل جبل یلملم کے پہونچ
جاتے ہیں جو باب سکندر سے بفاصلہ تخمیناً چار سو میل کے واقع ہے
یہ پہاڑ دکھائی دیتا ہے لیکن چونکہ ہندوستانیوں کی میقات یعنی احرام
باندھنے کی جگہ یہی ہے اسلئے ناخدا اوسی تعین کے دن سے حساب
کرکے ملاح تیار کرتے ہیں جدہ یہاں سے ایکسو چالیس میل ہے دوسرے دن
پہونچ جاتے ہیں عدن سے ایک شخص بطور رہبر کے ہمراہ ہوتا ہے
جسکو اکالی کہتے ہیں اور جب جدہ کے قریب پہونچتے ہیں تو یہ شخص
جہاز کے آگے مستول پر چڑھ جاتا ہے اور جو پہاڑ پانی کے سطح سے نیچے
واقع ہیں اونکو دور ہی سے دیکھکر بتلایا جاتا ہے اور انگریز وغیرہ
جہاز کے چلانیوالے اوسکی ہدایت کے بموجب جہاز کو چلاتے ہیں
جس وقت جہاز بندر میں داخل ہوتا ہے تو شہر پر سرخ رنگ کا جھنڈا
بلند ہوتا ہے توپیں سلامی سلطان روم کی جہاز پر سے چھوٹتی ہیں

بعد لنگر ہونے کے ایک دائرہ برکی بعد بعد مصاحبوں کی ایک مکلف کشتی میں
بیٹھ کر جہاز کے پاس آتا ہے اور کپتان جہاز کا ایک قاعدہ میں مسافروں کی بیماری
اور صحت کا حال لکھ کر واسطہ ملاحظہ کے پیش کرتا ہے اگر کوئی بیمار جہاز کسی
بائی مرض میں مبتلا ہو اور اسکے بیان کی اجازت نہیں دیتے تب تک کہ اوسکو صحت
ہو جاوے تب کسٹم ہاؤس کا افسر اور بائی جہاز میں نہیں ہوتی تو جہاز میں
اگر اسکو نکال دیں اور الو حکم دیں کا بھی نہیں عرض جب وقت اور اسکی
اجازت ملی اسی اسباب کو کشتی میں بیٹھ کر کنارہ پر لاوے گا اسکے بعد جب
اسباب کے دیا دہ کا جب کنارہ پر ہو کے سجدہ اسکو درگاہ صدا اور دہ حصی
نکالا وے اسباب کو مزدور دوسر لادکر شہر میں داخل ہو شہر کے
دروازہ پر سپاہیان سرکاری تلاشی لیتے ہیں اگر شبہ کرے تو ونکو اسباب
تجارت تصور کر کے لیت محصول کے دہ کسٹم کی مزاحمت کریں تو ایک
آدھ روپیہ دیکر اپنا کام نکال لے شہر میں اگر قیام کرنا منظور ہے تو کوئی
مکان کرایہ لیکر دو چار روز شہر جدہ کی سیر کرے ایک بار ڈیڑھ فرسخ ہو رایہ دیا
بڑا لگا حضرت حوا علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو جو احاطہ شہر سے
باہر سمندر کے متصل واقع ہے یہاں سے مکہ کو جب چالیس کوس کے ہے
اونٹ دو رات میں اونٹ کرایہ ایک رات میں پہونچتا ہے اگر قیام کرنا منظور ہو
اونٹ یا گدھا کرایہ کرکے روانہ مکہ معظمہ کو ہووے کرایہ اونٹ کا دو ریال
پانچ اور گدھا کا دو ریال بعض اوقات اس کم بیش ہوتا ہے پہلے ایک
شقدف مضبوط سا ہوا جو ہیں پانچ ریال کو آویگا اور اسکو خرید کر ہمراہ لے
مدینہ شریف کو جاتے وقت تک کرایہ پڑیگی دوبارہ مکہ ہیں گراں اور جلد اتنگی

او بہاسی ایک مال کرایا کا جدا و ساربکانگہ سے معلوف اور مرمی امام محمد حسن ای
نگاسہ جدہ کو سعید مکرمی ن اور یہ لوگ جاسوس کوا سے ست سے پاس
اکر کے ا نکے نام اور سکونت سے مد ینہ خط سے اطلاع کر دیتے ہیں اور
یہ لوگ جدہ میں ہر طرح سے معاون اور مددگار رہتے ہیں غرض خرید و فروخت اور
کرایہ وغیرہ انکی معرفت کیا جاوے تو بہتر ہے ملک عرب میں اب کو سفر کرنا
دشوار ہے اسلئے بعد نماز عشا کے روانہ ہو کر چار گھڑی دن چڑھے جدہ نکالا تو بعد
ہو جاتے ہیں اور دوسرا آرام کر کے کھانا اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے ہیں
تمام رات چلکر پچھلی رات سے پہاڑ مکہ معظمہ کے نظر آنے لگتے ہیں اور صبح ہوتے
ہوتے ہی بیت اللہ شریف کے دکھائی دیتی ہیں خوف نظران بیماروں کے
سوار ہی پر سے اور مرے اور رحمہ پا ہو کر کمال عاجزی اور بڑے انکسار سے
سارے بیت ہالصلع حضور قلب کے معذرت مانگتا ہوا شہر میں داخل ہو

باب تیسرا ۳

فصل پہلی احرام اور طریقہ احرام باندھنے کے بیان میں

پوشیدہ نہ رہے کہ احرام وہ کپڑا ہوتا ہے جسکو حاجی لوگ باندھکر حج یا عمرہ کی نیت
سے داخل مکہ معظمہ ہوتے ہیں احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں بغیر سلے ہوئے
ایک تہبند جو متوسط درجہ کے آدمی کے واسطے پانچ ہاتھ کا لمبا ہو اور اسقدر
چوڑا جس سے ستر چھپ جاوے اور ایک چادر چھ ہاتھ کی لمبی اور اگر کوئی دونوں
کے لئے ایک ہی کپڑا رکھے یا اس میں کچھ کمی و بیشی کرے تو بھی جائز ہے
احرام کا کپڑا حتی المقدور سادہ سفید رنگ کا بہتر ورنہ جو بنا ہوا میسر آوے اگر اسکے
سوا کوئی اور کپڑا اصل یا بات یا کسی وجہ کے لیکر رکھ لیں تو بہتر ہی ہیں تمام ہو

آفاقی کے لیے احرام باندھنے کی پانچ مقام مشہور ہیں ہر ایک کو میقات
کہتے ہیں پہلا اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے یا آگے پھر
شام او مغرب والونکی میقات اگر مدینہ شریف ہوکر آویں تو بھی مقام
جحفہ او میقات نجد والونکی قرن ہے اور اہل عراق یعنی بصرہ کوفہ اور
خراسان وغیرہ کی میقات ذات عرق ہے اور اہل یمن او اہل ہند کی میقات
یلملم ہے یہ پہاڑ جدہ سے اکثر مسافر پہلے اسطرف ہی دیکھتے
ہیں اتنا لیکن جہاز والے ابھی بعضے کے و یہی مقام اسکا
سایا کرتے ہیں جب حاجی میقات پر پہونچ جاوے تو جانے کہ بدوں احرام باندھے
آگے نہ بڑھے کیونکہ میقات سے احرام کی تاخیر کرنا حرام اور تقدیم اوسکی
جائز ہے احرام کا یہ طریق ہے کہ اول غسل کرے ہوسکے تو صرف
وضو کرلے او جوتے پاک صاف ہوکر تہمد باندھے او چادر اوڑھے پھر بدن میں
خوشبو لگاوے اگر میسر ہو اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے پہلی رکعت
میں قل یا دوسری میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص پڑھے پھر سر برہنہ اوسی
جگہہ بیٹھا رہے اور جس طور کا احرام باندھنا منظور ہو اوسکی نیت کرکے
لبیک کہے احرام کی تین صورتیں ہیں ایک قران دوسرا تمتع تیسرا افراد
قران یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ کی ساتھ ہی نیت کرکے احرام
باندھے او بعد عمرہ کرنیکے احرام باندھے رہے اور اوسی احرام سے
ایام حج میں حج کرے لیکن دسویں تاریخ کو بعد کنکریاں مارنے کی قربانی کرے
اگر مقدور قربانی کا کچھ نہ ہو تو دس روزے رکھے اسطرح پر کہ تین روزے
آٹھویں نویں اور دسویں کو اور سات بعد ایام تشریق کے تمتع کا یہ طریق ہے

[illegible]

کہ معاف ہے حج کے ایام میں صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور بعد بجا لانے
عمرہ کے احرام کھول ڈالے پھر جب آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی آوے تو حج کا احرام
باندھے اور نویں تاریخ کو قربانی کرے یا روزے رکھے قران والی کی طرح
اور افراد کے معنی ہیں تنہا کرنا حج کا یا عمرہ کا یعنے ایام حج میں جو شوال و بعد
اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں عمرہ نکرے اس سے یا بعد کو بجا لاوے اور احرام
صرف حج کی نیت سے باندھے ان تینوں صورتوں میں قران سب سے افضل
ہے کیونکہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام قران کا باندھا
تھا اسکے بعد تمتع پھر افراد ہے پس اگر ارادہ حج اور عمرہ دونوں کا رکھتا ہو یعنے
احرام قران کا باندھنا منظور ہے تو اس طرح نیت کرے اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا
مِنِّي وَأَعِنِّي عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لِي فِيهِمَا نَوَيْتُ
الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى

یعنی اے اللہ میں تحقیق ارادہ کرتا ہوں حج اور عمرہ کا پس آسان کر
ان دونوں کو مجھ پر اور قبول کر ان دونوں کو مجھ سے اور مدد کر میری اوپر اور
برکت دے واسطے میرے بیچ ان کے نیت کی میں نے حج اور عمرہ کی اور احرام
باندھا میں نے واسطے خدا کے لئے اور جو صرف ارادہ عمرہ کا رکھتا ہو تو کہے
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَأَعِنِّي
عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِي فِيهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى
اور جو صرف حج کرنا چاہے تو یوں نیت کرے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ
فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي وَأَعِنِّي عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِي فِيهِ

نویت الحج واحرمت بہ للہ تعالیٰ پھر بعد نیت کر کے اسطرح کہے لبیک اللھم لبیک
لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک یعنی میں حاضر
ہوں اے خدا اور تیرے میں حاضر ہوں تیری حضور میں کوئی تیرا شریک نہیں میں حاضر ہوں
تحقیق سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی تیری ہی کوئی تیرا شریک نہیں
اس عبارت سے کوئی لفظ کم نکرے اور اگر کچھ زیادہ کرکے اسطرح کہے تو درست ہے لبیک
وسعدیک والخیر کلہ بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل الٰہ لبیک
الٰہ الخلق لبیک لبیک تعبدا ورقا لبیک لبیک یا غفار الذنوب
لبیک پھر درود پڑھے جو بعد التحیات کے پڑھتے ہیں اسکے بعد جو دعا چاہے سو مانگے اور دعا ماثور
ہے اللھم اعنی علی فرض الحج وتقبلہ منی واجعلنی من وفدک الذین رضیت
عنھم وارتضیت وقبلت اللھم احرم لک شعری وبشری ودمی وعظامی
من النار کل شیء حرمتہ علی المحرم ابتغی بذلک وجھک الکریم اور نبی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے سب درودوں سے وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے
اسکے بعد درود کے لبیک اور اسکے بعد دعا پڑھے اللھم انی اسئلک رضاک و
الجنۃ واعوذ بک من غضبک والنار ای اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے رضامندی
تیری اور جنت اور پناہ مانگتا ہوں میں غصہ تیرے سے اور دوزخ سے جس وقت کہ
لبیک کہا تو محرم ہوگیا پھر چاہیے کہ سب ممنوعات سے بچے اور ہر وقت لبیک کہا کرے
صبح کو وقت شام کو وقت جب چڑھے یا اترے یا قافلہ ملے بلندی پر چڑھے یا پستی میں
اور ہر وقت سوتا سو کر اٹھتا اور سوار ملے اور وقت لبیک کہے

فصل دوسری احرام کی مباحات و مکروہات و محرمات اور انکی جنایات کے بیان میں

جانا چاہیے کہ جس وقت حاجی نے احرام باندھا اور نیت کر کے لبیک کہا اس وقت سے حرام
ہو گیا اس پر عورت سے صحبت کرنا اور غیبت سے بات چیت کرنا اور فسق و فجور کرنا اور اسی میں
جھگڑنا سلا ہوا کپڑا پہننا بدن سے ایک بال نہ ہیں سے بال پورا ناخن کترنا سر منہ
اور منہ کو ڈھانکنا لنگی کپڑے سے خوشبودار کا کھانا جسم پر خوشبودار چیز مانند کی
لگانا بالوں کو خوشبودار چیز سے دھونا تیل ملنا صحرائی جانور کا شکار کرنا کسی کو بتانا
جو شکار مارنا کپڑے سے دور کرنا کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا اس غرض سے کہ جوں
مر جاویں درخت حرم کو کاٹنا اگر محرم نے بدن سے میل دور کیا یا بالوں کو کھولا یا کنگھی کی
یا کھجلایا سر میں یا بدن میں اس سے بال ٹوٹے یا تین بال یا پانچ سات یا کسی کپڑے کو بغیر
استعمال کئے اور پہنا یعنی اس طرح کہ جیسے کی سلائی جاوے یا کمر کی ایک لنگی کو دوسرے
کنارہ سے باندھ یا دو کنارہ کو ملا کر گانٹھا یا سوئی سے ٹانکا یا سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر
پٹی باندھی یا خوشبودار چیز کو چھوئی لیکن لگی نہیں یا الگ رہی یا بدن پر ملا
سا کر اس خوشبودار اور سر ڈالا یا تکیہ پر مسالی رکھ کر سویا تو یہ مکروہ ہے اگر محرم
نے غسل کیا یا واسطے طہارت کے کپڑا دھویا یا مسواک کی یا آئینہ دیکھا یا ہمیانی
باندھی یا انگوٹھی پہنی یا تلوار پر تلہ میں ڈالی یا کمر پر پٹی باندھی یا قبا لبادہ وغیرہ اوپر
اوڑھا یا سر ڈالا آستین داخل کرنے کے بعد ہو سکی بالشت کرا دو علما جو نا ہسا ہے محمد نے
یا دریائی جانور کا شکار کیا یا کوئی جانور ذبح کیا یا ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑا یا دوا کھایا یا
کھایا جسم جو سو ملکر مغلوب ہو گئی ہو یا روٹی کھلایا اس پر ملکہ جوں سے مری ہوئی بال
ٹوٹا ہو یا موذی جانور کو ہلاک کیا جیسا کوا چیل سانپ بچھو چھپکلی چوہا کھٹمل مچھر
خوشبو دار میوہ و خوشبو دار مکو یا پایا یا صندوق یا چارپائی یا گودی پر بیٹھا یا سر پر کپڑا
سب مسائل سے لنگی کپڑے کی گٹھڑی یا بوسک لحاف سر پر رکھنا چاہیے

او جوں کا نا یا اسلئے ناجائز ہے کہ وہ بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہیں او احرام باندھنے کے بعد
صد چیزیں عورتوں کے لئے خاص ہیں جیسے سلا ہوا کپڑے کا پہننا سر کا او کعبہ کا
اسطرح کہ موبہہ پر کپڑا ہو بھی اگر عورتیں اس غرض سے موبہہ پر کھجور کی مو پنکھا سکتی ہیں حالانکہ
رکھ کر کپڑا او سر ڈالیں ہیں آہستہ آہستہ کھالنیک کا طواف میں موبہہ ہو تکانہ کھولنا او اگر
کر طلیا حجر اسود کا بوسہ نہ دیا او مقام ابراہیم میں نماز نہ پڑھا حیکہ اجماع مرد و نکا ہو
دوڑ ماد میان صفا او مروہ کے نہ منڈا یا سر کا صرف ایک او نگل یا لو نکا کتروا یا
حیض او نفاس کے باعث طواف الزیارت میں تاخیر کرنا ۱۲ ذی الحجہ سے پس اگر احرام والے
نے سلا ہوا ایک کپڑا یا کئی کپڑے ایکدن یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے
یا خوشبو دن کو بھی رات کو او یا دا لے بعد قصد ترک کرینگی یا ایکدن میں بعض وقت
کرے یا بعض وقت یا جامہ بعض جب ٹوپی یا سر یا موبہہ پورا یا چوتہائی تمام دن یا تمام رات
ڈہانکا یا اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے سلی ہوئی کپڑے پہنے حتیٰ کہ وہ ضرورت
باقی رہے یا پوری عضو پر خوشبو لگائی یا دو مرتبہ سے زیادہ سرمہ خوشبودار لگایا یا اول سے
آخر تک سر و ہاں کی رحا یا سر گردن یا بغل کے بال منڈائے یا ئے کی جگہ میں اسعد
لا کر پی جو بلکہ غالب ہو جاوے یا خوشبودار کھا ئی یا یا سوئن یا ریح تک سر منڈا یا یا بغیر
عذر کے صفا مروہ میں سعی کی یا طواف کعبہ او سعی صفا مروہ بعد عذر سوار ہو کر کیا
یا عرفات سے قبل از مغرب امام سے پہلے پھر آیا یا مزدلفہ میں نہ ٹھہرا یا طواف زیارت
بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا حالت جنابت میں کیا یا کنکریاں مارنا سول یا
یا ایک بار ترک کیا یا دسویں یا نہم رمی جمرہ العقبی کو ترک کرے یا عورتکو جو اسکی شہوت کی
بوسہ دیا او ان سب صورتوں میں لازم ہے کہ ایک قربانی کرے اگر محرم نے مسکین کو
خوشبودار چیز ملکر چہرے کی کوٹہ میں یا ندہ پیر باندھنے کی جگہ میں پہوڑی جو خوشبو لگائی جو بلکہ معلوم ہو

یا کھانا اسکی ضرر میں خوشبو زیادہ لگائی یا سر یا منہ پر بعذر مرض کے تمام دن یا تمام رات ٹوپی یا پگڑی
یا اس سے زیادہ جوئیں یا پانچ ناخن دور کیں یا پانچ سے پاؤں کے ناخن کترے تو صدقہ دیوے
برابر صدقہ فطر کے مگر یاد رہے ہر ناخن کے بدلے صدقہ فطر دیا جائے اگر اسکی قیمت ملکر
قربانی کی برابر ہو جاوے تو کچھ کم کر دیوے اور اگر محرم کے جسم پر سے ایک بال یا کئی بال اوکھاڑے
یا نہانے سے دور ہو گئی یا دور سے کھجلانے میں جوں مر گئی تو ہر ایک کے بدلے ایک
لپ بھر گیہوں خیرات کرے پس اگر جنایت عذر کے سبب ہوئی ہے تو کفارہ دینے والے
کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے چاہے تین صاع گیہوں چھ مسکینوں کو دیوے چاہے تین روزہ
رکھے اور جو قربانی کہ عوض جنایت کے ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے آپ کھاوے اور
اپنے ماں باپ دادا دادی بیٹا بیٹی اور اونکی اولاد کو مگر بھائی بہن محتاج کو دینا جائز ہے

فصل تیسری طریقہ ادا کرنے عمرہ کے بیان میں

اے بھائی مسلمانوں جان تم اسبات کو کہ عمرہ کہتے ہیں احرام باندھکر طواف کعبہ
اور سعی کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے پس جو شخص احرام کی جگہہ سے بیچ سوا ایام
اور ایام حج میں یعنی مہینے شوال اور ذیقعد اور دس دن ذی الحجہ میں میقات سے
گذرے اوسکو چاہئے کہ حسب شرائط مذکورہ بالا عمرہ کی نیت سے قران یا تمتع کا احرام
باندھے اور اگر ایام حج کے ہوں تو صرف عمرہ کا احرام باندھکر لبیک کہتا ہوا مکہ معظمہ کی طرف
روانہ ہو جب داخل ہووے حرم میں جسکی حد مکہ سے مدینہ کی طرف تنعیم تک تین میل اور یمن اور
عراق اور طائف کی جانب سات میل اور جعرانہ کی جانب نو میل اور جدہ کی طرف دس میل
ہے اور اس حد وہ کی شناخت کے لیے ہر چہار طرف نشان بنے ہوئے ہیں
اگر طاقت رکھتا ہو تو سواری پر سے اتر پڑے اور ننگے پاؤں کمال عاجزی اور انکسار

بوسہ او استعمال کرنا واسطے سرکے اور یہہ دعا پڑھے اللھم ان ھذا حرمک
وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار اللھم امنی من
عذابک یوم تبعث عبادک واجعلنی من اولیائک واھل طاعتک
وتب علی انک انت التواب الرحیم یعنی اے اللہ تحقیق یہہ حرم تیرا ہے اور حرم
رسول تیرے کا پس حرام کر تو گوشت میرا اور خون میرا اور ہڈی میری اور جلد میری اے اللہ بچا
دے مجھکو عذاب اپنے سے جس دن اوٹھائے تو بندوں اپنے کو اور کر مجھکو دوستوں اپنے
سے اور بندگی والوں اپنے سے اور توبہ قبول کر مجھ پر تو بڑا رحم کرنیوالا مہربان ہے پھر لبیک کہے
اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہکر درود شریف پڑھے
اور اپنے واسطے اور اپنے ماں باپ اور کل مسلمانوں کے لئے دعا مانگے پس مکہ معظمہ پر نظر پڑے
یہہ دعا پڑھے اللھم اجعل لی بھا قرارا وارزقنی بھا حلالا یعنی اے اللہ
دے مجھکو اس میں ٹھہرنا اور روزی دے مجھکو اس میں حلال پھر لبیک کہتا ہوا اور دعا پڑھتا ہوا
مکہ میں خوب سویرے نہا دہو کر اپنا اسباب محفوظ جگہ میں رکھکر یا کسی کے پاس چھوڑ کر باب السلام
سے مسجد الحرام میں داخل ہو اور لبیک کہکر یہہ دعا پڑھے بسم اللہ والحمد للہ
والصلوۃ علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی
فیھا اللھم انی اسئلک فی مقامی ھذا ان تصلی علی سیدنا
محمد عبدک ورسولک وان ترحمنی وتقیل عثراتی وتغفر ذنوبی
وتضع عنی وزری یعنی داخل ہوتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور سب تعریف اللہ
کو ہے اور درود اوپر رسول اللہ کے اے خدا کھولدے میرے لئے دروازے رحمت
اپنی کے اور داخل کر مجھکو اوس میں اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے بیچ اس جگہہ کے رحمت
بھیجے کو اوپر سردار اپنے کے کہ نام اونکا محمد ہے کہ بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے

اور بخش ہمکو اور ہمارا اور معاف کر دے لغزشوں ہماری کو اور دور کر ہمارے گناہوں کو۔ پھر ہاتھ
اوٹھا کر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جو دعا چاہے سو مانگے
کیونکہ وہ وقت دعا کی قبول ہونے کا ہے پھر یہ دعا پڑھتا ہوا حجر اسود کی طرف چلے اللّٰہم
انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا ربنا
بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت
یا ذا الجلال والاکرام اللہم بیتک ہذا تعظیماً وتشریفاً
ومہابۃ وزد من عظمہ وشرفہ من حجہ وعمرۃ تعظیماً
وتشریفاً ومہابۃ معنی اے اللہ تو سلامت ہے اور تجھی سے ہے سلامتی اور تیری ہی
طرف پھرتی ہے سلامتی پس زندہ رکھ اے رب ہمارے ساتھ سلامتی کے اور داخل
کر ہمکو سلامتی کے گھر میں بڑی برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اور برتر ہے تو اے بزرگی
اور اکرام والے اے اللہ زیادہ کر اس گھر اپنے کی تعظیم اور بزرگی اور ہیبت اور زیادہ کر تعظیم
اور بزرگی اوسکی حج اور عمرہ سے بڑی تعظیم اور بزرگی اور ہیبت پھر کعبہ کی طرف منہ
کر کے حجر اسود کو داہنے مونڈھے کے مقابل کر کے کھڑا ہو کر نیت طواف کی کرے
اور کہے اللہم انی ارید طواف بیتک الحرام فیسرہ لی وتقبلہ منی
سبعۃ اشواط طواف الحج او العمرۃ للہ تعالی عز وجل معنی اے اللہ
میں چاہتا ہوں طواف گھر عزت والے تیرے کا سات پھیروں کا پس آسان کر اوسکو مجھ پر
اور قبول کر اوسکو مجھ سے اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور عمرہ کا ہے تو لفظ عمرہ زیادہ کرے
اور اگر نفل طواف ہے تو کچھ نہ کہے پھر سامنے حجر اسود کے آکر دونوں ہاتھ تکبیر مثل
نماز کے کانوں تک اوٹھاوے اور یہ کہے بسم اللہ واللہ اکبر وللہ
الحمد والصلوۃ علی رسول اللہ پھر حجر اسود کو چومے اگر سبب انبوہ کے

چوم سکے تو اپنا ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر ہاتھ کو چومے اور کہے اللّٰهمّ ایمانًا بِكَ وَ
تَصْدِیقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ یعنی اے اللہ جو سا
منے اس حجر اسود کو ایمان لانے ساتھ تیرے اور سچ جاننے سے تیری کتاب کو اور
پورا کرنے تیرے عہد کو اور تابعداری کرنے تیرے نبی کی سنت کو پھر اپنا داہنا مونڈھا
کھولے ہوئے چادر کا پلہ دہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں مونڈھے پر ڈالے سو مُڑ دہنی ہاتھ
کی طرف سے طواف میں چلنا شروع کرے پہلے تین پھیروں میں پہلوان کی طرح اکڑ کے مونڈھے
ہلاتے جلدی جلدی چلے اور پاس پاس قدم رکھتے چلے باقی چار پھیرے اپنی چال اصلی سے پورے کرے
پہلے پھیرے میں یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِیمَانًا بِكَ وَتَصْدِیقًا بِكِتَابِكَ
وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَحَبِیبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّینِ
وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اسکے بعد یہ دعا پڑھے
اور اس دعا کو ہر پھیرے کے آخر میں پڑھا کرے رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ یَا عَزِیزُ یَا غَفَّارُ
یَا رَبَّ الْعَالَمِینَ اسکے بعد مقابل حجر اسود کے کھڑا ہو اور کان تک ہاتھ اٹھاکر کہے اللہ اکبر اور
اوسکو بوسہ دے اگر ہو سکے تو اوسکی طرف ہاتھ اوٹھا کر چومے پھر یہ دعا پڑھتا ہوا دوسرا
پھیرا شروع کرے اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ
وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ
فَحَرِّمْ لُحُومَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَیْنَا الْإِیمَانَ وَزَیِّنْهُ

فِی قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ
اَللّٰھُمَّ تا انتہا اخیر تک پڑھکر حجر اسود کو بوسہ دے اور تیسرا پھیرا شروع کرے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَ
خْلَاقِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ پھر تا انتہا اخیر تک پڑھکر بوسہ دے حجر اسود کو اور چوتھا
شروع کرے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ سَعْیًا مَّبْرُوْرًا حَجًّا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا
وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا
اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ پھر تا
انتہا پڑھکر حجر اسود کو چومے اور پانچواں پھیرا شروع کرے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ
ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُكَ وَاسْقِنِیْ
مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْٓئَةً
مَّرِیْٓئَةً لَّا نَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

پھر سعی ہو سکے حجر اسود کو اور چھٹا پھرا کرے اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا
کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ
مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ
وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ
وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ
عَظِیْمٌ وَوَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پھر یہی دعا پڑھکر حجر اسود کو بوسہ دے اور ساتواں
پھرا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا
وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّحَلَالًا طَیِّبًا
وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ
وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ
بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ
زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ پھر یہی دعا پڑھکر حجر اسود کو چومے
اگر پھیر میں بوجہ اجتماع آدمیوں کی بوسہ نہ دے سکے تو اوسکو لکڑی وغیرہ یا
ہاتھ سے چھوکر چوم لے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو اوسکی طرف ہاتھ اٹھاکر
چوم لے لیکن ہر پھیر میں ضرور چومے اکثر لوگ طواف کیوقت استلام میں
کمی کیا کرتے ہیں اسکے بعد درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے کھڑا ہو اسکو
ملتزم شریف کہتے ہیں اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا
مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ

اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ اللّٰھم انی عبدک وابن عبدک واقف تحت بابک ملتزم
باعتابک متذلل بین یدیک ارجو رحمتک واخشی عذابک
من النار یا قدیم الاحسان اللّٰھم انی اسئلک ان ترفع ذکری
وتضع وزری وتصلح امری وتطھر قلبی وتنور لی فی قبری
وتغفر لی ذنبی واسئلک الدرجات العلی من الجنۃ آمین پھر مقام
ابراہیم کی طرف چلے یہ دعا پڑھتا ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یعنی اور
پکڑو اس مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔ وہاں دو رکعت نماز نفل واجب الطواف
سورہ اخلاص اور قل یا کے ساتھ ادا کرے اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے
اللّٰھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللّٰھم انی اسئلک
ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتب لی
ورضنی بما قسمت لی یا ارحم الراحمین یعنی اے اللہ تو جانتا ہے چھپا اور ظاہر
میرا پس قبول کر عذر میرا اور تو جانتا ہے حاجت میری پس دے مجھکو جو مانگتا ہوں
اور تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے پس بخش میرے گناہ اے اللہ میں مانگتا ہوں
تجھسے ایمان جو لگا رہے میرے دل کو اور یقین سچا یہانتک کہ جان لوں میں کہ
نہیں پہنچیگی مجھکو کوئی چیز مگر جو لکھ رکھی ہے تو نے میرے لئے اور مانگتا ہوں
رضامندی ساتھ اس چیز کی جو میری قسمت میں رکھی ہے تو نے اے سب سے
زیادہ رحم کرنیوالے۔ پھر ملتزم پر جاوے اور [illegible] کھڑا ہوکر [illegible]
لگا کر سینہ کو لپٹا رہے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا

واسعوا وسعا من کل داء سقیم برحمتک یا ارحم الراحمین سے لیے
اے اللہ جانتا ہوں مجھے علم نافع ... اور ... میں وسعت ... اور کام نیک اور
اچھا ہو ... سے پھر حجر اسود کا استلام کرکے باب الصفا سے نکلے اور ...
صفا پر جاوے اور کہے ابدأ بما بدأ اللہ بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا
والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان
یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم صفا اور مروہ دو پہاڑ
ہیں ... اللہ سے مشرق کی طرف ... اور ... کے مکانات واسطے
نشان کی ... فاصلہ ... نشان ... اور ... دوسرے پہاڑ کی
... عظیم کا ... چنانچہ روایت
کیا طبرانی نے کبیر میں اور جامع ... سے روایت کرتے ہیں کہ جسنے سعی کی بیچ
صفا اور مروہ کی اللہ تعالی اوسکے قدموں کو ثابت رکھیگا او پل صراط کے اوس دن
کہ پھسلینگے پاؤں ... پھر جب صفا پر پہنچے جاوے کعبہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہووے اور
نیت سعی کی اسطرح کرے اللہم انی ارید ان اسعی ما بین الصفا والمروۃ
سبعۃ اشواط سعی الحج او العمرۃ للہ تعالی عز وجل یا رب العالمین
پھر ہاتھ کندھوں تک اسطرح اوٹھاوے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور ... کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اسکے بعد ... کی طرف ... دعا
پڑھے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ حمدا کثیرا وسبحان اللہ
العظیم وبحمدہ الکریم بکرۃ واصیلا ومن اللیل فاسجد لہ
وسبحہ لیلا طویلا لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ
وہزم الاحزاب وحدہ لا شیء قبلہ ولا شیء بعدہ یحیی ویمیت

وهو حي دائم لا يموت بيده الخير وهو
على كل شيء قدير ربنا اغفر وارحم واعف وتكرم
تعلم انك تعلم ما لا نعلم انك انت الله الاعز الاكرم
من النار سالمين غانمين فرحين مستبشرين
الصالحين مع الذين انعم الله عليهم من النبيين
والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا
وكفى بالله عليما لا اله الا الله حقا حقا لا اله الا الله تعبدا لا اله
الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون لا اله الا الله
الواحد الاحد الفرد الصمد الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن
له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا

اللهم انك قلت في كتابك المنزل ادعوني استجب لكم دعوناك كما امرتنا فاغفر
لنا كما امرتنا انك لا تخلف الميعاد ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي للايمان
ان آمنوا بربكم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار
ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة انك لا تخلف
الميعاد ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين
آمنوا ربنا انك رءوف رحيم ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك
على كل شيء قدير اللهم اني اسألك الخير كله عاجله وآجله
واعوذ بك من الشر كله عاجله وآجله استغفرك لذنبي واسألك رحمتك
اللهم رب زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي

من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب اللهم عافني في سمعي وبصري
لا إله إلا أنت اللهم إني أعوذ بك من [illegible] لا إله إلا أنت
سبحانك إني كنت من الظالمين اللهم إني أعوذ بك من الكفر
والفقر اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك
وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك
فلك الحمد حتى ترضى اللهم إني أسألك من خير ما تعلم وأعوذ بك
من شر ما تعلم وأستغفرك من كل ما تعلم إنك أنت علام الغيوب
لا إله إلا الله الملك الحق المبين محمد رسول الله الصادق الوعد
الأمين اللهم إني أسألك كما هديتني للإسلام أن لا تنزعه مني
حتى تتوفاني وأنا مسلم اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا
وفي بصري نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي أمري وأعوذ بك
من شر وسواس الصدر وشتات الأمر وفتنة القبر اللهم إني أعوذ بك
من شر ما يلج في النهار ومن شر ما تهب به الرياح يا أرحم
الراحمين سبحانك ما عبدناك حق عبادتك يا الله سبحانك ما ذكرناك
حق ذكرك يا الله سبحانك ما شكرناك حق شكرك يا الله سبحانك
ما قصدناك حق قصدك يا الله اللهم حبب إلينا الإيمان وزينه
في قلوبنا وكره إلينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين
اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك اللهم اهدني بالهدى ونقني
بالتقوى واغفر لي في الآخرة والأولى اللهم ابسط علينا من بركاتك
ورحمتك وفضلك ورزقك اللهم إني أسألك النعيم المقيم الذي

لا حول ولا قوة الا باللہ اللہم انی اعوذ بک من شر ما اعطیتنا ومن
شر ما منعتنا اللہم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین
رب یسر ولا تعسر رب تمم بالخیر ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن
حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بهما ومن تطوع خیرا
فان اللہ شاکر علیم پھر صفا سے اتر کے اسطرح ذکر کرتا ہوا مروہ
پر پہونچے اور قیام کرے اور کعبہ کی طرف کھڑا ہو کر دعا مانگے یہ ایک پھیرا ہوا پھر صفا پر آوے جسطرح
گیا تھا یہ دوسرا پھیرا ہوا اسطرح سات پھیرے کرے اول صفا سے شروع ہوا اور مروہ پر ختم ہو
اور مروہ میں دو نشان ہیں وہ دو سبز مینارے ہیں کہ چوپاس طرف دیوار مسجد الحرام میں نصب
ہیں اور انکے درمیان جانا جالس قدم کا دوڑ کر چلے اور سعی تمام ہو
تو دعا پڑھے ربنا تقبل منا وعافنا واعف عنا وعلی طاعتک وشکرک
اعنا وعلی الایمان والاسلام الکامل جمیعا توفنا وانت راض عنا
اللہم احینی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا
یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی یا ارحم الراحمین اور جو
دعا چاہے سو مانگے پھر منڈا ہو کر واسطے حلال ہونے کے سر منڈاوے یا انگل انگل بھر
سر کے بال کترا دے اور عورت کو سر منڈانا گناہ ہے فقط انگل انگل بال کتروا ڈالے
اور وقت دور کرنے بالوں کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ علی ما ہدانا وانعم علینا وقضی عنا
نسکنا اللہم هذه ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرة نورا یوم القیمة
وامح عنی بها سیئة وارفع لی درجة فی الجنة العالیة اللہم بارک
لی فی نفسی وتقبل منی اللہم اغفر لی وللمحلقین یا واسع المغفرة امین
اب عمرہ پورا ہوا اور احرام کھل گیا اور سب باتیں جنکا کرنا احرام کے سبب سے منع ہو گیا تھا

حلال ہو گئیں سوا فسق محرم اور الی جھگڑے کی کہ انکا کرنا حاجی کو روا نہیں ہے
کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

فصل چوتھی آداب داخل ہونے مکہ معظمہ اور مقام کرنے کے بیان میں

جب حاجی مکہ معظمہ میں داخل ہو جاوے تو اپنا اسباب کسی محفوظ جگہ رکھکر پہلے طواف
بیت اللہ شریف کا کرے اور بعد ادائے عمرہ کے تحلل ہوئے پھر اپنی سکونت کے واسطے کوئی
مکان حرم شریف کے متصل کرے لیکن اسمیں قیام کرنا کرایہ سال بہر کا بہتر ہوگا اسلئے
اگر چند شخص ملکر ایک دو مکان کا حصہ کرایہ میں مجلس کہیں میں اچھی جگہ کو کرایہ
کریں تو نصف مکان یعنی موافق تعداد کرایہ دار ہر شخص کو دینا پڑیگا اور اگر بعد کرایہ
کرنے کا ہو رباط یعنی مسافرخانہ میں بسر کرے تو کہانے پینے کا بندوبست کرے
کیونکہ وقت کا ادا کرنا [illegible] حال جواہ ملاوے جو مسطور ہوا ہے شمار کرایا کرے
تا ارکان کا ادا الحمد دارین میں ہو اور ردی جوا [illegible] اتارا [illegible]
جو مسطور ہے حج کی کہیا ہو اور [illegible] ایک فرض کو ادا [illegible] نصف فرض کو ادا کرے
اور اگر ایسا آباد دیکر نکالنا چاہی تو اٹھ روپیہ ایک ولی بالعوض محنت اور اس کے
لیوینگا [illegible] طواف جو فرض اور [illegible] الا [illegible] اگر نکالنا مسطور ہو [illegible]
[illegible] مال الکری جا گری کی مسک [illegible] فرض کو ادا ہو اور جب تک مکہ میں قیام کرے تو
حرم شریف میں حاضر ہو کر اوقات بسر کرے اور دوسرے عبادت الٰہی میں مشغول رہے
اور بیت شریف کا ہوں سو بسر کرے کہ وہ مقام سب سے بڑی عبادت کا ہے اور جسقدر ہو سکے
طواف بیت اللہ شریف کا کیا کرے کیونکہ آفاقی کے واسطے طواف نفل کا کرنا نماز نفل
سے بہتر ہے اور طواف کی سب فضائل میں جابجا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ملہ بل جالیس سہ سو کا ہو ہی لیکن جو اکہ حالت میں مروج ہی ساٹھ بحاسن سہ سو کا ہی ملہ مسجد الحرام معمور ہو کر مجر کی حرم کہلاتا ہے

ہے کہ جو شخص طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور کلام نہ کرے مگر ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ
کی ... کئے جاتے ہیں اوسکی دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں دس نیکیاں اور
بلند کی جاتی ہیں دس درجے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ جس نے طواف کیا کعبہ شریف کا اور پھر مقام ابراہیم میں دو رکعت پڑھیں
تو ہو گا وہ شخص مانند آزاد کئے ہوئے بردہ کے جامع ترمذی میں وارد ہوا کہ جس نے طواف
کیا کعبہ شریف کا سات شوط سے دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد
کرنے دس بردوں کا اولاد حضرت اسمٰعیل سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جس نے طواف کیا کعبہ شریف کا پچاس بار تو وہ نکلا گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں
کے پیٹ سے پیدا ہوا اور فرمایا کہ بزرگ تر اللہ کے نزدیک فرشتے ہیں جو
طواف کرتے ہیں عرش مجید کا اور اولاد آدم میں لوگ بزرگ تر ہیں جو طواف کرتے
ہیں کعبہ شریف کا اور فرمایا جو شخص پاؤں طواف کو گھر سے نکلتا ہے تو ایسا ہے
جیسے دریائے رحمت الٰہی میں داخل ہو کر چلتا ہے پس جبکہ طواف کرتا ہے تو دریائے
رحمت الٰہی میں غوطہ کھاتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر ستر گناہ دور ہوتے ہیں اور ہر قدم
اوٹھانے پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جبکہ طواف کر کے مقام ابراہیم میں
پہونچتا ہے تو ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ماں کے پیٹ سے اوسدن پیدا ہوا اور
ایک فرشتہ سامنے آکر کہتا ہے کہ اب تو اگلی عملوں کا دھیان رکھ اور تیری پچھلی گناہ سب
بخشے گئے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف
لاتے تھے تو سب عملوں سے زیادہ مرغوب اور محبوب اونکو طواف ہوتا تھا پس چاہیے
کہ جسقدر ہو سکے طواف کر کے ثواب بے حساب جمع کرے اور جو مقامات کہ بڑے ثواب
کے واسطے قبولیت دعا کے دریافت ہوئے ہیں اون سب میں حاضر ہو کر خلوص

ولگ ساتھ دعا مانگے وہ مقامات یہ ہیں اول جسوقت کعبہ شریف پر نظر پڑے
دوسرے حجراسود کے پاس جسوقت دوپہر کیوقت مینہ برسے ملتزم کے پاس آدھی رات
کو چوتھے میزاب رحمت کے نیچے صبح کو پانچویں حطیم میں چھٹے رکن یمانی کے پاس
ساتویں سال بھر رکن یمانی اور حجراسود کے بیچ آٹھویں مطاف میں یا کعبہ کے
سامنے بعد طواف کے نویں مقام ابراہیم کے قریب صبح کو دسویں چاہ زمزم
پر غروب آفتاب کے وقت گیارہویں خانہ کعبہ کے اندر چار کونوں میں اور ستونوں کے
درمیان زوال کیوقت بارہویں صفا اور مروہ پر بعد عصر کے چودھویں درمیان
میلین کے دوڑتے وقت پچھلے اس مقام کے سعی کیوقت پندرہویں عرفات پر جبل رحمت
کے پاس ٹھیک دوپہر ڈھلے وقت غروب آفتاب کے سولہویں منا میں ایک پاس مسجد
خیف کی دوسرے جمرات پر بعد کنکریاں مارنے کے سترہویں مزدلفہ میں پہاڑ
مشعر الحرام کے پاس صبح کیوقت انکے سوا حضرت خدیجہ الکبریٰ میں جمعہ کی شب
کو مقام مولد شریف میں دوشنبہ کے دن دار الخیزران غار ثور غار حرا اور غار
مرسلات میں اور جبل ابی قبیس پر بھی دعا قبول ہوتی ہے اگر ایام حج نہوں تو عمرہ
کیا کرے میں عمرہ کا ثواب برابر ایک حج کے ہے احرام عمرہ کا تنعیم سے باندھتے ہیں
جو مکہ سے تین کوس ہے جسے کہ اسے جمار کہتے ہیں ۲ ہوتا ہے صدہا آدمی پیدل جاتے ہیں
اور روز ایک دو عمرہ کیا کرتے ہیں غرض جب تک وہاں رہے وقت کو غنیمت
جانے اور جو کچھ ہو سکے عبادت کرے فقط

باب چوتھا

فصل پہلی طریقہ ادا کرنے حج کے بیان میں

حج کہتے ہیں احرام باندھ کر وقوف عرفات کرنے اور ارکان حج کی شرائط کے ساتھ

بحال اسکو اب جاننا چاہئے کہ باہر سے آنیوالا بعد داخل ہونے مکہ معظمہ کے مثل ساکنان
مکہ شریف کی ہو جاتا ہے اور اسکو چاہئے کہ ساتویں تاریخ ذی الحجہ کی مسجد الحرام میں بعد ادائے
نماز ظہر کے خطبہ جو شخص خاص مناسک حج کی بیان کرتا ہے اور آٹھویں تاریخ صبح کو حطیم
میں جاکر احرام حج کا باندھے اور پانچ وقت کے لائق جنس ہمراہ لیکر جوا سماہ ا سواری
پر منا کو جاوے کرایہ اونٹ کا عرفات تک دو ریال سے چار ریال تک ہوتا ہے چونکہ منا میں
اکثر دن حج سے پہلے اور تین دن بعد حج کے قیام کرتے ہیں اسلئے ضرور ہے کہ معرفت کسی
شخص واقف کار کے کوئی جگہ مکان کا پہلے سے تجویز کر لیں کرایہ موافق دستور کے معطے
سال بھر کا دینا ہوگا اگر چند شخص ملکر لیں تو کم ... پہلی بدوں مکان کی بہت تکلیف ہوتی ہے غرض جہاں تک ہوسکے اگر
ممکن ہو تو پاس مسجد خیف کی ورنہ جہاں جگہ پاوے اکثر رات بسر کرے اور پانچ
نمازیں پڑھے ظہر عصر مغرب عشا اور فجر کی اور سب کو لبیک اور دعا اور استغفار
میں مشغول رہے کیونکہ یہ ان بہت بڑا مقام مقبولیت دعا کا ہے طبرانی
اور بیہقی عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہتے کوئی مرد یا عورت جو عرفہ کی رات منا میں یہ دعا ہزار بار
پڑھے مگر جو مانگے سو پاوے ✤ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ سُبْحَانَ
الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ
الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي
رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ
إِلَّا إِلَيْهِ پھر کھانا دو وقت کا تیار کر ہمراہ لے اور بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو سوار
ہووے جو منا سے چھ کوس ہے جب عرفات کی حد پر پہونچے جوش میں آوے اور شکر کرے
کہ جس مراد کیواسطے اتنا گھر بار وطن چھوڑ کر سفر دور دراز اختیار کیا تھا وہ مراد

توبی ہوئی خوشبو لگا بیٹھ رہے اور دعا مانگے اور تسبیح اور تہلیل و تحمید و استغفار
و تکبیر پڑھے اور عرفات میں جو وادی عرنہ کے پاس ہے کھڑا نہ ہووے بلکہ جبل
کے پاس یا اور جگہ کہیں بیٹھ رہے کیونکہ یہ سنت ہے کہ وہ موقف حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پانی ملے تو غسل کرے کہ سنت ہے ورنہ وضو
کر کے عرفات کی مسجد میں جس کا نام مسجد النمرہ ہے زوال کے وقت پہنچ
جاوے اور بعد زوال امام کے ساتھ نماز ظہر اور عصر کے اکٹھی ملا کر پڑھے اور
خطبہ سنے پھر اسکے بعد گڑگڑا کر دعا اور استغفار اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے جس قدر
ہو سکے گریہ وزاری خشوع اور خضوع اپنے مالک کی جناب میں کرے اور اپنی اور اپنے
ماں باپ دوست آشنا اور سب مسلمانوں کے واسطے مغفرت مانگے اور یہ دعا مشہور ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں پڑھا کرتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ
اکبر وللہ الحمد ولله الحمد ولله الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی ونقنی واعصمنی
بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولی اللھم اجعلہ حجا مبرورا
وذنبا مغفورا اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک
مآبی اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر و
شتات الامر اللھم اھدنا بالھدی وزینا بالتقوی واغفرلنا
فی الاخرۃ والاولی اللھم انی اسئلک رزقا حلالا طیبا مبارکا
اللھم انک امرتنی بالدعاء ولک الاجابۃ وانک لا تخلف وعدک
اللھم ما احببت من خیر فحببہ الینا ویسرہ لنا وما کرھت
من شر فکرھہ الینا وجنبناہ ولا تنزع منا الاسلام بعد

اذهد بنا لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك له الحمد يحيي
ويميت وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في صدري نورا
وفي سمعي نورا وفي بصري نورا وفي قلبي نورا اللهم اشرح لي صدري
ويسر لي امري واعوذ بك من وساوس الصدر وشتات الامر
وعذاب القبر اللهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في الليل وشر ما يلج في النهار
وشر ما تهب الرياح وشر بوائق الدهر ربنا اتنا في الدنيا حسنة
وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم اني اسئلك من خير
ما سئلك نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله
عليه وسلم ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن
من الخاسرين رب اجعلني مقيم الصلوة ومن ذريتي ربنا وتقبل
دعاء ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب رب
ارحمهما كما ربياني صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا
بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك
رءوف الرحيم ربنا انك انت السميع العليم وتب علينا انك
انت التواب الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم انك
تعلم وترى مكاني وتسمع كلامي وتعلم سري وعلانيتي ولا يخفى
عليك شيء من امري وانا البائس الفقير المستغيث المستجير
الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه اسئلك مسئلة المسكين
وابتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف
الضرير من خضعت لك رقبته وفاضت عبرته وذل لك جسده

ورغبة لك اليه اللهم لا تجعلني بدعائك شقيا وكن لي رؤوفا رحيما
يا خير المسئولين ويا خير المعطين يا ارحم الراحمين والحمد لله رب
العالمين جب آفتاب غروب ہولے تک کھڑا ہو امام کے ساتھ وہاں سے چلے
اور مغرب اور عشا کی نماز ایک وقت میں ملا کر مزدلفہ میں پڑھے اور رات کو عبادت
الٰہی میں مشغول رہے مزدلفہ ایک مقام ہے منا اور عرفات کے بیچ میں تمام
رات حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا بسبب شفاعت حق اعدا و ظالموں کے
اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی ہے جب صبح صادق ہو تو اندھیرے میں جلدی نماز
پڑھکر پھر مشعر الحرام کی فضیلت جسکو جبل قزح بھی کہتے ہیں جاوے اور وہاں کھڑا ہوکر
تلبیہ اور تسبیح اور درود شریف میں مشغول ہو اور ہاتھ پھیلا کر قریب طلوع آفتاب
تک دعا مانگتا رہے کیونکہ یہ مقام بھی محل اجابت دعا کا ہے اللہ تعالی ارشاد
فرماتا ہے فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام
یعنے پھر جب تم عرفات سے پس اذکروا اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے اور جگہ یہ دعا
پڑھنا ہے اللہم بحق المشعر الحرام والبیت الحرام والشہر الحرام
والرکن والمقام بلغ روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم منا
التحیۃ والسلام وادخلنا دار السلام یا ذا الجلال والاکرام
پھر اسجگہ سے کنکریاں چھوٹی چھوٹی وہاں چن لے اور انکو دھوکر پاک صاف کرکے
اپنے پاس رکھے اور منا کو آوے جب منا میں پہونچے تو پہلا وقت یہاں کنکریاں
لیکر جمرۃ العقبہ کے قریب جاوے جسکو شیطان بڑا بھی کہتے ہیں اور جو مکہ سے
جاتی ہوئی منا کی کونہ پر ہے اور فاصلہ پانچ گز یا ادھر کے نشیب میں اسطرح کھڑا ہو
کہ منا داہنی طرف اور مکہ پیچھے بائیں طرف پڑے اور ایک ایک کنکری انگوٹھی کی

پشت پر رکھکر شہادت کی اونگلی کے زور سے اور الست اسو کی طرف گرجاسکا
سو جنگلی میں لیکر ساتھ الله اکبر کے اسقدر ہاتھ وہاں کر سکے کہ سفیدی بغل کی نظر
آوے اور ہر کنکر کے ساتھ یہ دعا پڑھے بسم الله الله اکبر رغما للشیطان
ورضا للرحمن اگر وہ کنکری اوس کے لگے یا اوسکے قریب کچھ کم تین ہاتھ دور تک
سے جا پڑے تو بہتر نہ اوسکی عوض اور لگا دے او پہلی کنکری پھینکی ہوئی
لیکر کھانا موقوف کرے او کنکریوں کو جمرات پر سے اوٹھا کر نہ مارے کیونکہ جو
کنکریاں پڑی رہجاتی ہیں وہ نامقبول ہیں اور جو مقبول کی کنکریاں وہ سب اوٹھا
لیجاتے ہیں او وہاں سے تھوڑی دور ہٹ کر قبلہ رخ کھڑا ہو اور جو دعا چاہے
سو مانگے پھر اپنے ڈیرہ پر آکر قربانی کرے لیکن ایام حج میں قربانی کے واسطے
جگہ معین ہو جاتی ہیں وہاں کرے تو بہتر ہے مگر نصف بال سے ایک بال تک
او دسواں ایک بال سے دو بال تک او اسی برابر کو بھی آیا ہے ذبح کرنے سے پہلے
یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا
وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
تَقَبَّلْ مِنِّیْ هٰذَا النُّسُکَ وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِکَ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ عَلَیْهَا
اگر بعد قربانی کا شوق میں بدرے دسویں تاریخ سے پہلے او ساتھ بعد ایام
تشریق کے رکھوا سکے بعد سر منڈاوے یا بال کتراوے جیسا عمرہ میں بیان
ہو چکا ہے کپڑے بدلے او اوسی دن مکہ معظمہ میں جاکر طواف الزیارت کرکے منا کو
لوٹ آوے تو بہتر ہے کیونکہ جناب حضرت رسولخدا صلی الله علیہ وسلم نے ایسا ہی
کیا تھا پھر یا سویں یا تیرہویں تک وہاں رہے گیارہویں تاریخ مسجد خیف میں

جاکر بعد نماز ظہر کے خطبہ سے اور وضو اگر ہے چلے جمرہ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان
پر جو مسجد خیف کی پاس ہے بدستور سابق سات کنکریاں مارے پھر تھوڑا آگے بڑھ کر
قبلہ کیطرف منھ کر کے بعد تکبیر او درود شریف کے دعا مانگے جتنی دیر میں سورہ بقر
قرآن شریف کی بیس آیتیں پڑھ سکے پھر جمرہ الوسطیٰ پر جسکو منجھلا شیطان کہتے
ہیں اسکے بعد جمرہ العقبیٰ پر آکر ویسا ہی کرے او دعا مانگتا ہوا اپنے مقام او ی
پھر بارہویں تاریخ بعد ظہر کے مثل گیارہویں کے تینوں جگہ کنکریاں مارکر [illegible]
مکہ معظمہ کو چلا آوے تو بھی مضائقہ نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ تیرہویں تاریخ کو بعد
کنکریاں مار کے آوے حق تعالیٰ فرماتا ہے فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ
یعنی جو شخص جلدی کرے دو دن میں پس نہیں گناہ ہے اوس پر ومن تاخر فلا
اثم علیہ او جو دیر کرے اوس پر بھی گناہ نہیں! منیٰ آتی ہوئی وادی محصب
میں تھوڑی دیر قیام کرے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام کیا ہے
اگر دسویں تاریخ طواف الزیارت ادا کیا ہو تو ضرور ہے کہ بارہویں تاریخ تک ادا کرے
جب طواف الزیارت او سعی صفا و مروہ سے فارغ ہوا تو حج پورا ہوگیا اگر حج سے
پہلے مدینہ شریف نہ گیا ہو تو وہاں جایا کرے ورنہ گھر لوٹنے کو تیار ہو

فصل دوسری زیارات مکہ معظمہ کے بیان میں

جاننا چاہئے کہ زیارت کرنا بیت اللہ شریف کی اندر سے مستحب ہے اسلئے واسطے
داخل ہونے کے دروازہ کعبہ شریف کا سال میں چند مرتبہ یعنی رجب کی اول
جمعہ او ۲۷ تاریخ کو ۱۵ شعبان کو ماہ رمضان کے اول جمعہ او ۲۷ تاریخ کو ۱۲ ربیع
الاول ۱۰ محرم اور ۱۵ ذیقعد کو کھولا جاتا ہے او اجازت عام داخل ہونیکی

ہوتی ہے اسکے سوا امام حج میں جب سو پچاس آدمی جمع ہوکر بات کرتا ہے
ہیں تو بیت اللہ کی کنجی بردار جی کسی ایک بال لیکر بات کرا دیتے ہیں غرض جب
حاجی قصد کرے اندر جانے کا تو جانتے ہے کہ کمال عاجزی اور انکساری سے توبہ اور
استغفار پڑھتا ہوا پہلے داہنا پیر رکھکر داخل ہو اور یہہ دعا پڑھے رب ادخلنی
مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا
نصیرا پھر جو کو پیر کئے سو سے سیدھا سامنے کو چلا جاوے اور کسی طرف ادھر
اودھر ناحق کسطرف نہ دیکھے اور نہ دیواروں کی جو تصویریں اور پتھروں کی صفائی اور
کتابوں کی قطع دیکھنے میں مشغول ہو کیونکہ وہ جگہہ نہایت تعظیم او تکریم کرنیکی ہے
جب تین ہاتھہ دیوار باقی رہے وہاں نفل پڑھے اسکے بعد دیوار پر اپنا دہنا
جانب رکھکر جہانتک ہوسکے رووے اور آمرزش اپنے گناہوں کی چاہے جسطرح
کہ کوئی جرم خطا کا [illegible] کا سو کسی بادشاہ کے آستانہ پر جا پڑے اور رو رو کر
اپنی خطا کو معاف کراوے اور سب کونوں او ستونوں کے پاس نفل پڑھے اور جو دعا
چاہے سو مانگے پھر اسیطرح باحتیاط تمام ادب کے ساتھہ پانوں پہلے نکالکر باہر
کو آوے ۔ دار خدیجۃ الکبری اس مکان میں جناب رسول مکرم صلعم [illegible]
[illegible] ہی ہوا اور حضرت فاطمہ الزہرا اسیجگہہ پیدا ہوئیں اونکی ولادت
[illegible] ایک [illegible] ایک سرنگ [illegible] اور اسکے پاس ایک
[illegible] ہے جسکو چکی حضرت فاطمہ زہرا کی کہتے ہیں اور اسکی فضیل اور مکان میں
حضرت کے وضو اور عبادت کا مقام ہے دو رکعت نفل پڑھکر یہہ دعا پڑھے
اللھم انی اسئلک بالبضعۃ الزہرا واولادھا الحسن والحسین
[illegible] واشرح صدورنا واختم بالصالحات اعمالنا اللھم انی

اور دعت فی ہذا المحل الشریف من یومنا ہذا الی یوم القیمۃ خالصا
مخلصا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ والفاتحہ
مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ مکان مکلف دو در کا سیڑھیاں الی قیس کے
سے اسکے ... عین مقام میلاد شریف پر ایک قبہ گلدار کا اور سر غلاف سبز
پڑا ہوا اور گرد اسکے فرش قالین کا ہے اور مکانوں میں ... ایران میں
دو رکعت نماز پڑھکر زیارت کرے اور یہ دعا پڑھے اللہم بجاہ سیدنا المصطفی
ورسولک المرتضی وامنک علی وحی السماء طہر قلوبنا من کل وصف
یباعدنا عن مشاہدتک ومحبتک وامتنا علی السنۃ والجماعۃ
والشوق الی لقائک یاذا الجلال والاکرام اللہم انی اودعت فی ہذا
المحل الشریف من یومنا ہذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ والفاتحہ اس
ابوبکر معروف ہے مکان ابوبکر یہ مکان مختصر کوچہ ... میں ہے اور سکے ایک کونے میں
پردہ کا مزار پڑا ہے اور کچھ لیسیج پڑے رہے ... اور ان میں مکان کے
باہر زمین دو پہر دونوں طرف کی دیوار میں منصوب ہیں ایک حجر سنگ جسنے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے سلام اور کلام کیا تھا دوسرا حجر منکا حسن انکی کسی
شریف کا نشان ہے اسکی زیارت کرے اور یہ دعا پڑھے اللہم اکتب
لی باللہ عندک براءۃ وعتقا من النار وامانا من العذاب
وجوازا علی الصراط ونصیبا الی الجنۃ وعافیۃ الی الجزیرہ توفنی مسلما
مومنا والحقنی بالصالحین اللہم انی اودعت فی ہذا المحل الشریف
من یومنا ہذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشہد ان لا الہ

الا اللّٰه واشهد ان محمداً عبده و رسوله و الفاتحه مولد علی کرم
اللّٰه وجهه یہ مکان بیت ہے ہاشم میں مسجد ہوئی ہے اس مکان کے دو میں
اندر کے حجرہ میں کہ باب اوس کا مسجد سے ملا ہوا بات مربع سا للہ بنا ہوا
ہوا ہوا اس جگہ ایک طاق کی سی بات کرتے ہیں اوسکی زیارت کرے اور یہ
دعا پڑھے اللّٰهم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتک بدنی وخلص
من الفتن سری واشغل بالاعتبار فکری وقنی شر وساوس الشیطان
واجرنی منه یا رحمن بالصالحات اعمالنا اللّٰهم انی اودعت فی
هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصاً مخلصاً
اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمداً عبده ورسوله والفاتحه
دار الخیزران مشهور ہے اور مختفی کہتے ہیں ایک مکان ہے صفا کے
متصل اوس میں حضرتؐ قبل ہجرت عبادت کیا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ
اس جگہ ایمان لائے تھے دو رکعت نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اللّٰهم انی
اسئلک ایماناً کاملاً دائماً یباشر قلبی ویقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی
الا ما کتبت لی ان ولیی فی الدنیا والآخرة اللّٰهم انی اودعت الی آخره
والفاتحه غار حرا بالائی جبل ہے مکہ سے شرق کی طرف تین کوس پر ہے
اس مقام پر حضرت جبرئیل نے سینہ مبارک حضرتؐ کا چاک کرکے ایمان
سے معمور کیا تھا اور آنحضرت صلعم اکثر اوقات واسطے عبادت کے اوسکے اندر
رہا کرتے تھے اوسکی زیارت کرے اور یہ دعا پڑھے اللّٰهم بجاه محمد
وآله وصحبه یسر امورنا واشرح صدورنا ونور قلوبنا واختم
ما فی نفسی واغفر لی ذنوبی وانه لا یغفر الذنوب الا انت

اللھم انی اودعت اجر تلک پڑھکر دعا مانگے غار جبل ثور یہ تھا مکہ سے جنوب اور
مشرق کی طرف تین کوس سے اندر ہے اسکی چوٹی پر ایک غار ہے تنگ داخل ہونیکا مقام
صرف ایک بالشت اونچا اور تنگ چوڑا ہے اوسجگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے
دن مع صدیق اکبر کے رونق افروز ہوئے تھے واسطے زیارت کے اوسکے اندر داخل ہوئے
ہیں غار مرسلات منا میں ہے قریب مسجد خیف کے ہو مرسلات یہاں
نازل ہوئی تھا مقام شق القمر ہے مقام جبل ابی قبیس پر اوپر کو متصل حرم شریف
معجزہ شق القمر اس جگہ واقع ہوا تھا اوسکی زیارت کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم صلی
سی هلل وکرو ح واعمر واسوللہ العمر وسدد الذیہ امر بالمعروف نہی
عن الفحشاء والمنکر اللھم انی اودعت ا تک پڑھکر دعا مانگے علاوہ ان مساجد
مذکورہ بالا کے چند مسجدیں ہیں جنمیں حاجی کو جانا نفل ہو نماز پڑھنا چاہیے ایک
مسجد ابی قبیس ہے جبل ابی قبیس پر جسجگہ حضرت جبرئیل نے وقت طوفان حضرت
نوحؑ کے حجر اسود محفوظ کیا تھا مسجد الجن جہاں جنات حضرت کا قرآن شریف سنکر ایمان
لائے ہے جنت المعلیٰ کو جاتے ہوئے سوق ا پر ملتی ہے مسجد بیعۃ العقبی
جہاں انصار نے حضرت سے بیعت کی تھی یہ مقام منی سے تین کوس ہے اور
ہے مسجد شجر النبی جہاں سورۂ انا اعطینا نازل ہوئی مسجد الکبش جو مقام قربانی حضرت
اسمعیلؑ کا ہے اور مسجد خیف جسمیں ستر نبیوں نے عبادت کی اور ہمیں وفات
پائی یہ تینوں مسجدیں منا میں ہیں اور مسجد النمرہ عرفات اور مسجد المزدلفہ مسجد جعادہ
مسجد ذی طوی اور مسجد جعرانہ اطراف مکہ میں واقع ہیں ✣

فصل تیسری جنت المعلیٰ کے بیان میں

تو سند پڑھے کہ شہر بیسان شہر سے باہر کو شمال اُسرق میں و میان
وہاں دن کے واقع ہے جو لسکل را کے بس اسکی دآحاطہ میں ایکو احاطہ کے
د وا ربا میں طرف مزار الاعلی جا بی کا ہے اور ا میں سید احمد فاعی ا بو البرکات
البسقی صاحب کسرا حضرت خواجہ ابو عثمان ہار لی کا ہے اور سر بسامیں
صید با صحا او با بعین مقبول با گاہ رب العالمین سہل سیدنا عبد اللہ بن بسر
و سیدنا عبد الرحمن ابن ابو بکر صدیق و سیدنا قاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا عباس بن اسعد و سیدنا طاوس و سیدنا عبد اللہ بن عمر ابن الخطاب
و سیدنا ابو محذورہ سیدنا حسب بن عدی و سیدنا عبد اللہ بن کریز و سیدنا سہل
بن حنیف و سیدنا عثمان والد حضرت ابو بکر صدیق سیدنا عبد القاسم بن سلام
و سیدنا عطاء بن باج و سیدنا اسعان بن عسہ سیدنا السمار بنت ابی بکر
و سیدہ حضرت خدیجۃ الکبری زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت آمنہ والدہ
شریف حضرت صلعم سیدہ سمیہ و سیدنا امام احمد بن حجر السہمی و سیدنا عبد اللہ بن
اسعد الیافعی سیدنا شیخ لدحی سیدنا امام عبد اللہ الاسی و سیدنا امام قسیری و سیدنا شیخ عمر العراقی و غیر
اور ان کے علاوہ سہ با اولیاء و عارفین و غیرہ ہیں اگرچہ ان سب حضرات کی قبر دیکھے
نشان بالتحقیق معلوم نہیں لیکن اہل مکہ نے کمال تحقیق سے بعض حضرات کی
قبر و کے نشان بتا دیئے ہیں لیکن جب کوئی شخص ارادہ کرے زیارت کا تو چاہئے
کہ جمعہ کے روز وہاں جاوے اور احاطہ قبرو لی سے پڑھتا ہوا اندر داخل ہو اور
ابتدا دعا یہ ہے السلام علیکم یا اہل القبور لا الٰہ الا اللہ اہل
دار قوم مومنین انتم السابقون ونحن ان شاء اللہ تعالی بکم
لاحقون انتم وبان الساعۃ اتیہ لاریب فیہا وان تبعث

مرے الفوریا اودعت عند کمُ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان
محمد اعبدہ ورسولہ والفاتحہ اور اسکے بعد جو کچھ ہوسکے وان شریف
یا سورہ اخلاص او آیۃ الکرسی پڑھکر اون سب کی ارواح کو بخشے اسکے بعد یا ت
کرے جناب ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری کی حکایتہ جنت المعلی کی جو مرثیے
او سہ دعا پڑھے السّلام علیک یا سیدتنا یا خدیجۃ الکبرٰی السلام
علیک یا زوجۃ المصطفٰی السلام علیک یا زوجۃ المرتضی رضی اللہ
تعالی عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک
وماواک اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً
عبدہ ورسولہ والفاتحہ پھر زیارت کرے حضرت آمنہ کی اور یہ کہے السّلامُ
علیک یا سیدتنا آمنہ یا ام المصطفٰی السلام علیک یا ام المرتضی
رضی اللہ تعالی عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک
مسکنک وماواک اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمداً عبدہٗ ورسولہ والفاتحہ پھر زیارت کرے حضرت قاسم ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ کہے السلام علیک یا سیدنا
قاسم ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن حبیب اللہ السلامُ
علیک یا ابن نبی اللہ السلام علیک یا ابن المصطفٰی رضی اللہ تعالی عنک
وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک وماواک اودعت
عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ والفاتحہ
پھر زیارت کرے حضرت عبدالرحمن ابن ابوبکر صدیق کی اور یہ کہے السلام علیک
یا سیدنا عبدالرحمن ابن ابی بکر الصدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ

السلام علیک یا ابن صدیق رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنک
وائر صالک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک وماوا لک اودعت
عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
سوا جدا قبہ سے میں غرض ہر ایک کی زیارت اسطرح کرے

فصل چوتھی مکہ معظمہ سے رخصت ہونیکی بیان میں

جب حاجی ان سب باتوں سے فارغ ہوا اور قصد لوٹنے کا کرے تو چاہیے کہ حرم شریف
میں جاکر آب زمزم خوب سیر ہو کر پیئے اور باقی بطور تبرک اپنے سر پر ڈالے اور تمام بدن پر اُس
الرسر کا غسل کرے تو بہی مضائقہ نہیں پہر بعد طواف الوداع کی کر کے طواف
بیت اللہ کا ہادا تمام کرے اور کلمات رخصت کے زبان پر لاوے اسکے بعد
ملتزم شریف پر آکر اپنا سینہ اور دہنا رخسار کو دیوار کعبہ پر رکھے اور دہنے ہاتھ کو
دار کی چوکہٹ کیطرف بڑہاوے اور پردہ کعبہ کا اسطرح ہاتھ میں لیکر جیسے کوئی غلام
اپنے آقا کا دامن پکڑ کر قصور معاف کراتا ہے اور والیسے کہتا ہے جاوے اور اپنے دعا
و کلمہ توحید اور درود پڑہے پہر دروازہ کی چوکہٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے اور الٹے
اور اپنے ماں باپ دوست آشناؤں کے واسطے مانگے پہر حجر اسود کو بوسہ دیوے گریہ کرتا
ہوا کعبہ شریف کو دیکہتا ہوا اپنی جدائی پر افسوس کرتا ہوا اولٹے پاؤں پہرتا ہوا
باب الوداع سے باہر آوے طواف حائضہ اور جنب اور عذر آفاقی پر واجب نہیں ہے اسکی
جہانتک ہوسکے مسکینوں کو خیرات کرے اور یہ سمجھے پہر ایسا وقت کہاں نصیب
ہوگا کہ ایک پیسہ کے بدلے ایک لاکہہ پیسہ کا ثواب ملا اور ایسے معظم اور مرضی اللہ کو
اللہ اپنی رحمت سے دیوے کا وہاں تو تو کا دہاموجب ثواب عظیم ہی کیونکہ یہ بولتا

جانا ان جدا او جا دہاں جا جدا کی ہیں اگر کوئی شخص ایسی بلا ہو کسی غیر کی نام کی صرف
کرتا جاوے تو می صراحی ایک مال مری کو حوالہ کرے وہ صراحوں پر نام شخص و الکا
اسی ستائی سی لکھ دینگے جو دو رہوا وسال ہر ایک اسکے طرف سی بالی بلا کر دینگے
جب ایکا ہو وا تو جو اسباب حاصل او صرف ساتھ ہمراہ او دیکھو مجنا جو کو دیدے او دکھ
سرکار سل اب حرم شریف غلاف شریف کعبہ کا او جد قسم کی تسبیح مثل تسبیح عقیق البحر
تسبیح ید تسبیح کو کا تسبیح موں تسبیح جرمہ تسبیح لولو اپنی ہمراہ لاوے اگر آدمی فارغ البال
ہی جاوے مکہ سی وغیرہ سوں وغیرہ ملبوسات جو تعلق مصری تاجران ہی مصطفے
عطر اصول کا جاتا ساتھ لے جاتے ہیں جا سکی کی شہری تاجران انکی علاوہ جد قسم کالمرا
قرا نسبی جد سی سیسے کی برتن طلائی کام کی او عدل سی شتر مرغ کی انڈے
او شہر کے پھول خریدے بہت سے جرین ہیں بہت عجب ہوتی ہیں او سبی یا
جد وسائل او کسی شہر میں دستیاب میں ہوتیں ایکے سوا اسے دوست
آشنا او عزیز واقارب کے واسطے جو تحائف مناسب ہو خرید کر ہمراہ لاوے باب پانچواں

فصل پہلی فضائل زیارت شریف اور مسجد نبوی کی بیان میں

تو سندہ رہے کہ جو شخص حج کو واسطے مکہ معظمہ میں جاوے او میسر ہو جاوے کہ زیارت
کرے روضہ اقدس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اس نعمت کی مقابل
کوئی نعمت اعلی او سعادت عظمی ایسی نہیں ہے او اسکے فضائل احادیث معتبر میں آئے
ہیں جو اس جگہ بطور اختصار بیان کئے جاتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
من زار قبری وجبت له شفاعتی یعنی جس شخص نے زیارت کی میری
قبر کی واجب ہو گئی اوسکو واسطے شفاعت میری او فرمایا من حج و زار قبری

بعد موت کے کافی ہیں اور لی جانی جسنے کیا و ارسکو مرید
عبدو فات سے اس سکو لی ہیں اور فرمایا کہ ہمارے میں محمد
کان بی حواری یوم القیامۃ ہی جو شکر سے میری اسکو مقصود مجھی
جانیو وہ ان کوات مرسے ہمسایہ میں ہوگا او فرمایا من زار قبری کیسے
لہ شفیعا و شہیدا جسنے بات کی میری قبر کی تو ہونگا میں اسطے او سکے
شفاعت کرنیوالا گواہ الا و فرمایا من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی
کتب لہ حجتان مبرورتان جسنے حج کیا طرف مکہ کی اور پھر قصد کیا میرے مسجد میری ز
تو لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے دو حج مقبول او فرمایا من صلی فی مسجدی اربعین
صلوۃ لا تفوتہ صلوۃ کتب لہ براءۃ من النار و براءۃ من العذاب
والنفاق یعنے جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے کہ ناغہ ہوا و ہمیں سے
کوئی نماز لکھا جاتا ہے اسکے لیے چھٹکارا دوزخ سے او عذاب او نفاق اور فرمایا
من جاءنی زائرا لا یعملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ
شفیعا یعنے جو کوئی او نکا میری زیارت کو واسطے کہ اوسکو سوا ہے او سکے او کوئی
حاجت ہو تو سزاوار ہوں کا مجھ پر کہ میں اوسکی شفاعت کروں پس اے مومنو غور کرو کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت عاصی کے حال پر کیسا کیا شفقت او عنایت
مبذول فرمائی ہیں کہ پہلے ضرور برکت زیارت روضۃ المطہر مطہر کی ہر شخص زیارت
کرنیوالے کو اپنی شفاعت خاص کا امیدوار کیا او زیارت کرنیوالے کی حق میں ملنا
ثواب حج مبرور کا ارشاد فرمایا کہ جو اوسکی جست ہی ہو پہرہ حذر دہ جاہل اسکو مومنس اثر
کے دلکو جو سی اور رنج کو با گی کیوں ہو وے اور جو لوگ حج کرکے بغیر زیارت
شریف کی چلے آتے ہیں او نکی واسطے کیا سخت گناہ ہے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہے لس حتی سر کی ات ا ما حج جسے حماقی فقط سے رہے ولکن حج مں لی
اوس نے ظلم کیا محض اس مقام عوض کر سکتا ہے کہ جس جا رہ حج ملہ اللہ سے بعد حج کی
ات اکر بی والے کے حق میں الساصاف سا و لہ اس نے جس نے ظلم نالو وہ
تا اللہ سول رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرنا سا او ب مں ای سات لگایا ہے
ا فرمایا وما من احد من امتی له سعة ثم لم يحج الا ... فلیس له ید
یعنے جس شخص نے میری امت میں سے مقدور ہوتے میری بات کی ... نہیں
واسطے اوسکے کوئی عذر نہیں سو جا جائیگا کہ جب ساع رہ حسر نے فرمایا کہ اوسکا
کوئی عذر قبول نہیں تو امر میں کیا اوں کی کیا صورت اور سخت ما ہکی کیا اسد ہی
الغرض جو شخص اس شرف سی محروم رہا اسکا کہیں ٹھکانا نہیں رہا علاوہ اسکے
فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے حج کیا اور اوسنے قصد کیا
ات کا اوس سرف ہوا اسی سوی میں تو لکھے جاتے ہیں واسطے اوسکے حج
سرو او حراج مبرور کی ہے کہ جب اوسکے لیے واجب ہو جاتی ہے تو مقام عوض
او ملکر سکتا ہی جو شخص جس کبرا کی زیارت سے بعد حج کی مشرف ہوا وعلا
گیا عظیم او بعضی ایدی کے اوس شخص نے دوچ مبرور کی ثواب او اجر کو ... میں کھویا

فصل دوسری مسجد ہو کی ابتدائے عمارت ١٩٩ کے بیان میں

تو سید رہے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا حکم الہی کے مکہ معظمہ
سے ہجرت فرمائی او مدینہ منورہ میں رہنا اختیار کیا اپنے اوسجگہ پر ایک ... کے
ایک مسجد کی بنا ڈالی او اپ بعض بعض معہ اپنی صحابہ کے اوسکے کام میں شریک ہوئے
ان مسجد کی دیواریں اپنے کچی اینٹ سے ہوائیں او چھت ... کی شاخوں سے او ستون

یہی حجرہ کی لکڑی کے لگائے او اوسمیں کسطرح است او نقاشی کا کام کیا حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ تک ایسا ہی ورسہ رہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
خلیفہ ہوئے اپنے مسجد شریف کو ہر جانب سے بڑھایا او مشرق کیطرف کہ حجرہ
ازواج مطہرات کی تھی کسیطرح کچھ نہ بڑھایا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے
اپنی عہد خلافت میں اوسکو بڑھایا پھر عمر بن عبدالعزیز نے جو ولید کی طرف سے مدینہ منورہ
کا حاکم تھا حجرہ ازواج مطہرات کی اوسمیں شامل کرکے عجائب غرائب بنوائی اور
اور چھت او دیواریں اوستون سب نقشدار اوسنہری کیں او چاروں کونوں پر چار
منارہ بنوائے اسکے بعد ایک بادشاہ نے خلفائے عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا
شمال کیطرف اضافہ کیا بعض روایت میں یوں ہے کہ خلیفہ مامون رشید نے
بھی کچھ زیادہ کیا آخر کو سلطان عبدالمجید خان بادشاہ روم کے زمانہ میں عمارت
عالیشان بصرف کثیر طیار ہوئی او ایک دروازہ کو جو شمال او مشرق میں زیادہ
کیا گیا تھا باب المجیدی کہلاتا ہے جس مکان میں کہ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دفن کرنا
چاہی اصحاب پاک سے وہاں دفن کریں وہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہ کا تھا بعد وفات شریف کے اسکو اوسی جگہ دفن کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اپنے عہد میں اوسکو کچی اینٹ سے تعمیر فرمایا پھر ولید نے اسپر پتھر
سے تعمیر کیا او اوسکے گرد ایک احاطہ شکل سا بنایا پھر جمال الدین اصفہانی نے
ایک دیوار صندل کی لکڑی کا جسکے مدار گرد حجرہ شریف کے بنایا اوسمیں تو کہیں
ابن ابو الہیجا شریف نے ایک چادر سفید کہ اوسپر سرخ ریشم سے سورہ یسین لکھی
ہوئی تھی اوسپر ڈال ملکہ تھی جب سے ہر ایک بادشاہ کی رسم ہوگئی کہ اپنی دفعہ میں
غلاف شریف بھیجا اسکے بعد غلاف صالحی کے عہد میں حجرہ اقدس پر چڑھا سبز

مسجد نبوی کی چھت سے اونچا بنا ہوا ہے سلطان سلیمان خان ترکی بادشاہ نے
بنایا اندر اس حجرہ شریف کے سنگ مرمر کا فرش بنا ہوا ایک موجود
اور جالی اسی گرد حجرہ شریف کے لگائی ہے بالفعل جو عمارت مسجد میں موجود ہے اسکی
کیفیت لکھی جاتی ہے کہ بسا جان بانی مسجد نبوی اور معتقدان کا سا مرقوم کو
جب اس طرح حاصل ہوا اس مسجد کا طول شمالا اور جنوبا میں سو گز شرعی ہے اور عرض
شرقا غربا فاصلہ کیطرف دو سو گز اور اسکے مقابل کیطرف ایکسو اسی گز ہے جہاں
طرف اسکے بیرہ سلسلہ قبہ مالدار کے بنے ہیں دو جانب میں تین تین قبے ہیں اور
ایک سمت میں دو اور سامنے کے رخ میں گیارہ دو جانب سامنے ایک دال
بہر کے ستون بنے ہیں جو بعض سنگ مرمر کے ہیں اور بعض سنگ سرخ کے
اور اکثر ستون پر بیچ اور ستونکا کام ہے قبوں میں اندر کی طرف آیات قرآن مجید
کی خط طغرا اور خط نستعلیق لکھی ہوئی ہیں اور اکثر قبوں میں صرف گلکاری ہے
قبلہ کیطرف دیکھی چھت میں باب السلام سے تا ملائکہ مقربین تک بالکل نقا
کاری کا کام ہے اور ان میں سے بیچھا دو گز کی بلندی ایک گز سے زیادہ جو ائی میں سونا
تحریر ہے یعنی ایک سطر میں نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی ہیں باقی سطروں پر
کہ دیوار کی سطر کے حروف ایک انچ سے زیادہ موٹے ہیں آیات قرآنی خط نستعلیق
لکھے ہیں حجرہ مطہر معہ منبر وبی دیکھے جسکے گرد جالی فولاد کی لگی ہے مشرق کیطرف
ان حجروں کے درمیان میں شمالا جنوبا چھ جو کی لمبائی اور شرقا غربا میں دو جو کی
چوڑائی میں واقع ہے اسکے گرد ورد ہائمیں ساجر رسر کے جسکا کام رنگا ہے
اوپر ان رکھے ہیں اس دو حصہ کے اندر چار دو طرف بچھا گز دو ناہی میں گز کی وسعت سے
جسمیں صدام واسطے صفائی اور روشنی کے جاتی ہیں اسکے بعد حجرہ مطہرہ مہر کا

بنا ہوا سر پلیٹ سے سر کا جو سوس نقش کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے ہیں [illegible] بہت اسوج حد کی بناوٹ سے کھلتا ہیں کر سکتے ہیں
اندر جاکے ایک گوشہ میں دیکھو جسد ہو الذین [illegible] اور خلاصۃ الوفا
میں تحریر ہے کہ جب میں حجرہ کو سے حجر شریف [illegible] لی ہاتھ
سے [illegible] ساکن [illegible] طول [illegible] سرو [illegible] کر ۱۶ انگل
ہاتھ او سائیکل [illegible] کیا [illegible] دس انگل اور عرض [illegible] ۱۵ انگل۔
اس [illegible] شریف کے اندر ایک اور [illegible] اوسمیں [illegible] مطہر [illegible] سرور عالم
محمد [illegible] امام [illegible] محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور [illegible] طرف ایک [illegible]
سے کو جب کر شریف جناب امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی [illegible] آنحضرت کا [illegible] ساکن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہے اسی طرح اوسکے بائیں طرف [illegible] حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا ہے [illegible] مشرق کی طرف حجرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ہی ہیں [illegible] ہے [illegible] مکان [illegible] شریف [illegible] حالوں [illegible] واسطے
مخالف [illegible] ہے حجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں [illegible] ہے لیکن درمیان
میں ایک دیوار جالی کی لگی ہے اسکے باہر شمال کی طرف دیوار سے ملا ہوا ایک چبوترہ
[illegible] ہے اسکے [illegible] ہوری [illegible] ایک اور چبوترہ خدام کے بیٹھنے کا ایک
مکان سا ہے جس میں اسباب او سامان [illegible] وغیرہ کا رہتا ہے [illegible] مسجد
کے کو سے [illegible] دیوار [illegible] جو [illegible] لگا ہے اور [illegible] حد مسجد نبوی کی
ہی اوسکے [illegible] کی [illegible] کی جگہ حضرت عثمان غنی [illegible] میں شامل ہوا
ہے جس جگہ پر دو محراب اس [illegible] کی جو [illegible] ہیں اور [illegible] بلند [illegible] صورت

ملمع کئے ہوئے لٹکے ہیں [illegible] تک [illegible] عالی [illegible] اسکے [illegible] حجرہ

الشریف جو مدفن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے حجرات الہی [illegible] مغرب کی

طرف [illegible] ہے جالیدار [illegible] ہی [illegible] اسکے کام [illegible]

اسکے [illegible] ایک مکان [illegible]

جسجگہ حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی [illegible]

وجہ [illegible] سامنے [illegible] کی [illegible]

لیکن کا [illegible] اور [illegible] اسواسطے ہوتی [illegible] اور [illegible]

تک کے اوپر ان میں صحن [illegible] میں کوئی مکان نہیں ہے صرف ایک [illegible] خاص [illegible]

[illegible] کھجور کے ایک [illegible] کا ایک [illegible] کا اور ایک چھوٹا کنواں احاطہ [illegible]

ہے جسکو [illegible] کہتے ہیں اس مسجد کے [illegible] دروازہ میں دو [illegible]

اور باب النساء اور [illegible] طرف [illegible] کے ایک باب السلام دوسرا باب الرحمۃ [illegible]

[illegible] باب المجیدی کہلاتا ہے اور پانچ منارہ ہیں [illegible]

ہیں اور ایک متصل باب الرحمن کے [illegible] بہت بلند اور [illegible]

مگر مجھکو [illegible] ملمع کیا ہوا لگا ہوا ہے [illegible] نظر آتے ہیں اس [illegible]

او [illegible] گی حاصل ہو [illegible] میں ایک استوانہ مخلقہ جو محراب النبی کے برابر [illegible] کھڑے

ہو سکیں جگہ [illegible] طرف ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اوس جگہ خطبہ [illegible] کرتے ہیں اور اسی [illegible] اسطوانہ [illegible]

صدیقہ اوس مقام پر حضرت عائشہ [illegible] حضرت عائشہ [illegible]

کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اس ستون کے آگے [illegible] ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو [illegible]

معلوم ہووے تو [illegible] ڈالے [illegible] اسلئے اسکا نام اسطوانہ [illegible]

ہی ہے تیسرا ستون استوانہ ابو لبابہ ہے جسکو استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں برابر استوانہ
حضرت عائشہؓ کے حجرہ اقدس کیطرف چوتھا ستون استوانہ سریر او پانچواں ستون
استوانہ مربعۃ القبر وجہ اقدس کی جالی کے اندر ہیں چھٹا ستون استوانہ تہجد ہے
کہ اسکو استوانہ علیؓ بھی کہتے ہیں کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر اوسکے پاس نماز پڑھا کرتے
تھے ساتواں ستون استوانہ الوفود ہے ستون تہجد کے پیچھے شمال کیطرف ہے
اس جگہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تشریف فرما ہوا کرتے تھے

فصل تیسری مدینہ شریف کی راہ اور طریقہ سفر کرنیکے بیان میں

مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ شمال کیطرف تخمینا دوسو پچاس کوس سے زیادہ ہے اس میں بالکل
بیابان ہیں کوئی شہر نہیں ملتا اور سوائے چند منزلوں کے کوئی درخت سایہ دار
البتہ ریت او صحرا اور بعض منزل وصفات کے آبادی ہے اور بعض بعض قسم کی زراعت
ہوتی ہے اور کھجور کی باغات بھی ہیں انکے سوا کہیں کہیں کوئی قطعہ مزروعہ زمین کا نظر
آتا ہے ورنہ بحر کوہستان اور کف دست میدان کچھ نہیں دکھائی دیتا راہ میں کثرت
سے پتھر اور سنگ ریزہ بہت ہی کہیں پہاڑ کے اوپر جانا پڑتا ہے کہیں دو پہاڑ کی
گھاٹی میں نکلنا ہوتا ہے کہیں ریگستان ملتا ہے اور کہیں دو دو تک کف دست میدان
سفر کرنیکا یہ دستور ہے کہ کئی ہزار آدمی اکٹھے ہوکر کرایہ کے اونٹوں پر جایا کرتے ہیں
اور تمام آدمیوں کے سب رات کو زیادہ تر چلتے ہیں او مقام پر اکثر روز طلوع آفتاب
سے پہلے او کثر روز بعد کو پہنچکر دوپہر تک آرام کرتے ہیں او کھانا وغیرہ سے فارغ
ہوکر بعد دوپہر کے پھر روانہ ہو جاتے ہیں راہ میں پانی کی قلت ہے بلکہ بعض جگہہ دوسری منزل تک پانی نہیں
ملتا اسلئے جس جگہہ کوئی کنواں یا نہر پانی کا چشمہ ہوتا ہے وہیں مقام کرتے ہیں

جاننا چاہیے کہ سیرل کا نام ہی کوئنس کے نام سے مشہور ہو گیا ہے اندرونی یورپ جو جانچا شمار ہوتا ہیں
تو دو ماس کسی میں و فائدہ ہے کی سکر لکڑی و پانی گوشت انڈے وغیرہ زردا اور اتمام
اور سرکاری تر بور لکڑی عمدہ سمجھے کو اکثر جانات پر جاتی میں حاجی قصد کرے
جانے کا خواہ جیسے پہلے مابعد کو جانے کرانہ مطلوب مال کسی واقف کا کی
معرفت ایسے شخص کا انتظام کرے جو سیکھ بھی ہو اس میں آنہ دیے کرایہ اوس کا
تحسین او میں ریال سکے و ستان ہوتا ہے اگر کوئی شخص تنہا ہو اور کم مقدور کھانا ہو
تو سواری کی اسطے ستری جہری دار خرید سے انعام جاتے ہیں تو شعدف میں کسکی
شرکت کرنے لیکن شعدف کے ساتھ دوسرا اوٹ اسباب کے لئے علیحدہ کرا
کرنا ہوگا اور اگر وسعت ہے تو تخت رواں پر جاوے بہت آرام ملیگا لیکن اسکے
لئے میں اوٹ کرنا ضرور ہوگی متوسط درجہ کے لوگ شعدف پر جانا کرتے ہیں
غرض شعدف ہو یا ستری اوسکی جہری پر کمل خواہ وہی خواہ دوسوتی ضرور
تانا نے تاکہ گرمی اور سردی سے بچاوے ہے ستری ایک ریال اور شعدف چار یا پانچ
ریال کو آوے گا سرد مسکر کنٹولی کے بیچے اور چار صراحیاں مسلسل میں رکھکر
چار کو تو میں پانی کے واسطے او دو ہشلیاٹ کے شعدف کے اندر بند ہو لگا کرانا
مسکرہ دس بارہ قرص کو او صراحی ایک قرص کو آتی ہے صراحیوں کے واسطے
ذات لکڑی کی ضرور ہو اسے ورنہ جنس سے پانی بالکل ضائع ہو جاتا ہے اگر ہمراہ
ہے تو ایک مختصر جولداری اور راجانہ میں چار ریال کو کرایہ کرکے ساتھ لیجانا بڑا
آرام ملیگا اور اگر مقدور کرایہ کر سکتا ہو تو شعدف میں گذارہ کرنے لیکن ایک
باچا لگوٹا تھا جو چار پانچ قرص کو آتا ہی اور اوٹ پر جر سوار ہونے کے لئے ایک چھوٹی
سیڑھی رو سے سوار دسے کو خرید کرکے ضرور رکھو ہو اور سامان ضروری صرف

بعد صاحب کے ہمراہ لے جاں اسباب فاضل کو کسی معتبر شخص کے پاس مکہ میں چھوڑ جاوے
جیسے کہ رہا مرزا امیر بیگ صاحب محلہ ساسہ میں امانت دار مشہور ہیں اسی قسم کی
قسم سے جو کچھ ہمراہ ہو اوسکو بہت چھپاوے ہرگز ایسا نہ کرے کہ یہ ظاہر ہو کہ اسکے پاس
کچھ ہیں باعث ہیں کسطرح کا زر نقد ہے یا میں ایسی حال ڈر اسیر واله کہ کچھ مال لکھا جاوے
کہ تکلف دینا ملکہ و جانیکا کہیں شکرا نہ ہو دیاں سفر خرچ کا صرف سے علحدہ جمع کر
اسکے واسطے کہدے اور اوسکو ہر طرح سے اچھی طرح سیکھے پہرا وہ لوگ
بالعوض تکلف کے آرام ہو جاتی ہیں جو کہ راہ بہت سو اگر ادا اور ہر خطرے علاوہ اسکی
ان کا حال سر کچھ بہر لوٹنے کا خوف اور قوم بدو کا ساتھ جو موقع پا کر اسباب کو موجود
اسباب لازم ہے کہ بہت ہوشیار رہے تو نہ سوا نقصان مال کے اندیشہ جان کا ہے
غرض ہر قسم اسقدر احتیاط کرنا ضرور ہے کہ قافلہ سے جدا ہو کر ہرگز دور نہ جاوے
کہ بیمار کی ضرورت سے اور سبب لوٹنے اور جانمار لشکر ہو رہی ور آگے دور جاتے
اور صبح کرنے کے اسباب اور بیٹ قریب آجاوے تو ویسی اسطرح آگے رہ جاوے
اور یہی بیمار بستر سے اسطرح پھر آگے کو چلا جاوے اور بیمار کو ختم کرتے اکثر لوگ
عرب کی تمامعرب کے ساتھ ملا لیتے ہیں غرض اسطرح جسپر با یہ خوف اور احتیاط
طرح کے سفر کرتے اور اب ایسی کاروبار ضروری ہے فراغت پاوے درود شریف رسالہ
سے اگر راہ میں کسیطرح کی تکلیف پاوے تو ہو بیچ تو اوسپر صابر اور شاکر رہے اب
جاننا چاہیے کہ مکہ سے مدینہ جا سکتے ہیں دو راہ میں ایک طریق سلطانی دوسری طریق فرع
طریق سلطانی کسقدر وسیع اور صاف ہے لیکن طریق فرع دور ہے اور پر خطر ہے
دونوں اطرف سے اعلی اتا جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آلی تک قافلہ ہر دوں کا
ایک دونوں کا ساتھ جاتا ہے اور وہاں سے دونوں علحدہ ہو کر ایک طریق سلطانی

دسرا طریق وح کورا اسہ ہو جاتے ہیں اور کبھی دو دو بوہمرا بور ایک ہی را
رجاتے ہیں عرض یہ ماحسما او ہٹ والو سکے ہیں حب قافلہ مدینہ سرلف جانکو
سا ہوتا ہے تو حارث سرلف صاحت کے ایک تاریخ معین ر پہلے ترکوں کا
قافلہ سہرسے ہار ر ب محمود سکے ماس معلوم ہوتا ہے وسرے و ماعدہ سد بوتکاروا
ہوتا واسہ کا ا ف قابل لکھے سکے ہیں مکہ سے حلکر سلی ہمرل فاطمہ اور
ہے یہ ہمرل سب سرلوں سے رماد ملائم ظاہر کیونکہ سب ہی حلکر دس سکے
راستے سوح جاتے ہیں شہر رسدہ جالوں رمقام ہوتا ہی اس سرں کہ رستے
او اسا ہو دلی سہم بہ یحیی ہیں سر النعلیع عرف حار سراس مقام ر جاکوس
ہیں مالی کا آ ام ہے لیکن جو قافلہ اسی آگے حلیص ر ٹھہرتا ہوا سکو ماسکے کلعہ
سوح ہے کیونکہ اوس مقام رصرف ایک کنواں حام او ممت ماسکی کرں ہے
سر و ہمہ اس حگہ کنواں بحہ کہاری ماسکا ہی اسکے علا کئی کنوئیں حام ہیں
اونکا ا ی ممت سے ملتا ہی اور یہاں بوصورت سمدر کے محلیاں سی قند ر سے
ملجاتی ہیں آتی ہے اس مقام راتا دمی سل وصدہ سکے او ایک نا ! محصر ہے سرطرحکی
اسیاء ضرور ہی ملتی ہں اد مالی گراں ہی سر شورہ اس مقام رکوئی سی ہیں
ملتی ماں ہہ اگ دسمہ سی ہمرا ملاتے ہیں کیونکہ یہاں کنواں کہاری ماسکا ہی +
یہاں ایک راہ صحرا او ہی سوکر گئی ہے جو لوک سمدا ہدر کے ما س کرسکو
اس رستے جاتے ہیں اونکو سمجھہ رمقام کرنا ہوتا ہی اور ماسکی تکلیف ہی ہی دوسرے
روز صحرا او ہی ہو کہتے ہیں اس ہمرل ہیں کسیطرحکی تکلیف سیں ہوتی سرں
لیئے حسمہ جاتا ساڑو عیں جاتی ہیں راہ میں رماب سمدا ہد کی ملتی ہیں
خاص مقام رآتا ہی سب اور ما ا رستے روعن ملساں عمدہ ملتا ہی یہاں سے حلکر

بئر عباس پر قیام کرتے ہیں اور جو لوگ اس راہ میں جاتے ہیں تو بئر مسیمو سے چلکر بئر الحسن
پر ٹھیرتے ہیں اس مقام پر پانی کی قلت ہے بئر عباس پاس ایک قلعہ سنگین اور
ایک پختہ کنواں بہت بڑا سا ہے لیکن پانی قیمت سے ملتا ہے اور بعض قسم کی چیزیں
بھی ملجاتی ہیں اس مقام کے قریب سوار ہیں اونٹ والوں کے مکانات ہیں اسلئے اکثر اور
یہاں قیام ہوتا ہے اور بیں ناسمجھ اسمقام پر کوئی شے نہیں ملتی پانی منزل گذشتہ سے
بھر کر ہمراہ لاتے ہیں یہ جگہ مقام کی نہیں ہے بلکہ اسی آگے تھوڑی فاصلہ پر بئر شریف
اصل منزل ہے یہاں سے چلکر مدینہ شریف پہونچتے ہیں اور اسطرح یہ سفر نو دس
روز میں طے ہوتا ہے لیکن منازل مذکورہ بالا بہت سخت ہیں دوپہر سے چلکر برابر
تمام رات چلتے ہیں اور بعض روز چار گھڑی دن چڑھے مقام پر پہونچتے ہیں

فصل چوتھی آداب داخل ہونے مدینہ طیبہ اور قیام کرنیکے بیان میں

جب حاجی ساتھ خیر عافیت کے قریب مدینہ طیبہ کے پہونچ جاتے جب درخت مدینہ
طیبہ کے نظر آویں تو سواری پر سے اوتر کر پیادہ چلیں اور بکمال عاجزی اور بڑی انکسار کا
کے ساتھ غایت شوق سے جناب رسول الثقلین سردار کونین پر درود شریف
پڑھتا ہوا شہر میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ ما شاء اللہ ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق اللھم افتح لی
ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک صلی اللہ علیہ وسلم
ما رزقت اولیائک واہل طاعتک واخلصنی من النار واغفر لی وارحمنی
یا خیر مسئول اللھم اجعل لنا فیھا قرارا وارزقنا فیھا حلالا لا احساو
جو دعا چاہے سو مانگے اور خیال کرے کہ یہ وہ شہر مطہر ہے جسکو حبیب العالمین محبوب

ب العالمین سے ان لوگوں اور وں کو واسطے بہت سے ہمارے معاونوں پر فضیلت حسنی اسکو
اسعد کیسی سید و ماکر جب کبھی اس سفر سے تشریف لاتے اور قریب مدینہ طیبہ کو ہوتے
تو غلبہ محبت سے سواری کو تیز کرتے اور جو غبار حضور کو اثنائے راہ میں پہنچتا اوسکو دور نہ فرماتے الروئی
صحیح ہے کر دو دعا تمہا تو وسیع فرماتے اس اسا فرماتے کہ خاک مدینہ شفا ہے اور مدینہ
شہر میں سے جسکی نسبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المدینۃ خیر لہم من
الملکہ یعنی مدینہ طیبہ بہتر ہے مکہ معظمہ سے اور یہ وہ مقام ہو جہاں سرکار انبیا حضرت کرنا
سواے عزیزان او شعوں او جان نثاروں کے روپ اقربا او خلو کریں اور یہ
جگہ ہے جسکے اطراف وجوانب میں حیات سرور عالم جلے یہ جمع یا یہ جمال کر کے
جہاں تک ہو سکے شکر خدا مد کریم کا بجا لاوے کہ اوسنے اپنی فضل عمیم سے مجھکو
کو ایسے مقام متبرک اور مقدس میں پہونچایا جسکی قدر منزلت وہی لوگ خوب جانتے ہیں
جو خاصان خدا او عاشقان رسول خدا کے ہیں اور خوش نصیب ہو کہ آج مجھکو سعادت
عظمیٰ اور دولت دین و دنیا کی حاصل ہوئی ہر شخص کو مناسب ہے کہ بہو تا ہمسا
تمام محافظ کے سپرد کر دے وقت مراجعت کو ایک یا دو روز میں مانو گئے یہ اسباب
اسباب لشکر میں آتے او اسے معلم کی معرفت کوئی مکان بشرط امکان مسجد
نبوی کے متصل کرایہ لیکر قیام کرے کرایہ موافق دستور مکہ معظمہ کے ہوگا اگر چند شخص
ملکر ایک مکان لیں تو تخفیف رہیگی یعنی کرایہ موافق حسب مکان ادا بعد ازاں کر
وارد ہوکے ایک ماہ یا سی کم وبیش جی کس دن رہیگا او جب تک او نہا
او مدینہ میں حاضر رہے روزمرہ مسجد نبوی میں نماز پنجوقتہ باجماعت ادا کرے اور ہمہ
اوقات وہیں حاضر رہکر درود شریف اور تلاوت قران مجید میں مشغول رہے
اور اس مقام میں جو حصہ کی قبر شریف اور منبر اطہر کے درمیان ہے جسکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ
یعنے درمیان میری قبر اور منبر کے باغیچہ ہے باغوں جنت سے اور اس مقام
کو خالی کر کے شکر خدا بجا لاوے کہ مجھ گنہگار کو جیتے جی جنت کی سیر نصیب کیا اور
اوس میں عبادت کرنا نصیب کیا اور جو زیارات مدینہ خاص اور گرد نواح میں ہیں
اون سب کی زیارت کرے ❊

باب چھٹا

فصل پہلی طریقہ زیارت شریف کے بیان میں

جب حاجی بفضل عمیم خداوند کریم سے بارگاہ جناب رب العالمین اور دربار سید المرسلین
میں پہنچ جاوے تو چاہیے کہ اول غسل کرے کپڑے بدلے اور خوشبو لگا کر جناب
سید حضرت سرور عالم مخدومی ادم احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال آ
ے میں ے ساتھ صدق دل اخلاص باطن کے باب جبرئیل
یا باب السلام سے ون اسا سرا کر مسجد شریف میں داخل ہوا عا
پڑھے اللّٰہم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا
ربنا بالسلام وادخلنا دارک دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت
یا ذا الجلال والاکرام رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج
صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا وقل جاء الحق وزهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمۃ
للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا اسکے بعد درمیان قبر شریف
اور منبر کے کھڑا ہو کر اس طرح کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے مقابل ہو سامنے
جانب قبلہ کے کہ و مقام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا ہے دو رکعت نماز

ہے لمسجد نبوی اخلاص اور فکر کے ساتھ پڑھ کر یہ دعا کرے اللّٰہمّ انّ ھذہ روضۃ
شریفۃ من جنۃ شرفتہا و کرمتہا و عظمتہا و نورتہا بنور
نبیک حبیبک محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللّٰہمّ کما بلغتنا
فی الدنیا زیارتہ و زیارۃ قبرہ فلا تحرمنا یا اللہ فی الآخرۃ من
شفاعۃ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحشرنا فی زمرتہ
وتحت لوائہ وامتنا علی محبتہ وسنتہ واسقنا من حوضہ المورود
شربۃ ہنیئۃ مریئۃ لا نظماء بعدہا ابدا انک علی
کل شیءٍ قدیر پھر جاوے۔ پھر اصلی مدعا یعنی سلام کیلئے سرہانے کی طرف جاوے
اور یہ خیال کرے کہ آپ اس مکان عالیشان میں آرام فرما ہیں اور سب حاضر
ہونے والوں کو دیکھ رہے ہیں اور کمال عاجزی انکساری سے ادب کے
ساتھ آنکھیں نیچی کئے ہوئے سینہ تنا اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑے
ہوتے ہیں اور یہ کہے السلام علیک ایہا النبی السید الکریم والرسول
العظیم الرءوف الرحیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ والسلام
علیک یا سیدنا ونبینا وحبیبنا وقرۃ اعیننا یا رسول اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا جمال ملک اللہ الصلوٰۃ والسلام
علیک یا نور عرش اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حجۃ اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا شفیع المذنبین الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ تعالیٰ رحمۃ
للعالمین وقد قال اللہ تعالیٰ فی حقک العظیم ولو انہم اذ ظلموا
انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ

نو يا رحمتا الصلوة والسلام عليك يا محمد بن عبد الله بن عبد
المطلب بن هاشم يا طه يا يس يا بشير يا سراج يا منير يا خاتم
الانبياء والمرسلين وها انا يا سيدي يا رسول الله قد جئتك هاربا
من ذنبي ومن عملي ومستشفعا ومستجيرا بك الى ربي فاشفع
لي يا شفيع الامة يا كاشف الغمة يا سراج الظلمة اجرني من النار
يا نبي الرحمة يا رسول الله انا سائل زائر وقصدت بابك زائرا على
وعلى بابك العالي واقفين ونحمل عارفين فلا تردنا خائبين ولا
عن بابك شفاعتك محرومين يا سيدي يا رسول الله اسألك
الشفاعة واسأل الله تعالى لك الوسيلة والفضيلة والدرجة
الرفيعة والمقام المحمود والحوض المورود والشفاعة العظمى في يوم
المشهود شعر يا خير من دفنت في الترب اعظمه * فطاب
من طيبهن القاع والاكم * نفسي الفداء لقبر انت ساكنه * فيه
العفاف وفيه الجود والكرم * انت الحبيب يا حبيب الله انت الشفيع
يا شفيع الله انت المشفع انت الذي ترجى شفاعته عند الصراط
اذا ما زلت القدم اشهد انك يا رسول الله قد بلغت الرسالة
وأديت الامانة ونصحت الامة وكشفت الغمة وجليت الظلمة
وجاهدت في سبيل الله حق جهاده وعبدت ربك حتى اتاك
اليقين جزاك الله تعالى عنا وعن والدينا وعن الاسلام خير الجزاء
ونسألك الشفاعة ان تشفع لنا عند الله يوم العرض يوم الفزع
الاكبر يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم

اشفع لنا ولوالدینا ولخراساننا ولمساجدنا ولاسنا ... لمن اوصانا وقلدنا
عندک بدعاء الخیر والزیارة الصلوة والسلام علیک یا سلطان
الانبیاء والمرسلین ورحمة الله وبرکاته اسکے بعد [illegible] سی طرف سرکنا کے
وسے سرک حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه کی اوس طرح کھڑا ہوا کہے
السلام علیک یا سید یا ابابکر الصدیق السلام علیک یا خلیفة رسول
الله علی التحقیق السلام علیک یا صاحب رسول الله ثانی اثنین اذ
هما فی الغار السلام علیک یا من انفق ماله کله فی حب الله وحب
رسوله حتی تخلل بالعباء رضی الله تعالی عنه ارضاک احسن
الرضی وجعل الجنة منزلک ومسکنک ومحلک ومأویک السلام
علیک یا اول الخلفاء وتاج العلماء وصهر النبی المصطفی ورحمة الله
وبرکاته پھر ایک ہاتھ او سرکنا اور [illegible] حضرت عمر فاروق رضی الله تعالی عنه
کے کھڑا ہو کے کہے السلام علیک یا سیدنا عمر بن الخطاب السلام
علیک یا ناطقا بالحق والصواب السلام علیک یا شمع المحراب السلام
علیک یا مظهر دین الاسلام السلام علیک یا مکسر الاصنام
السلام علیک یا ابا الفقراء والضعفاء والارامل والایتام انت
الذی قال فی حقک سید البشر لو کان نبی من بعدی لکان
عمر رضی الله تعالی عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنة
منزلک ومسکنک ومحلک ومأویک السلام علیک یا امام الحکماء
وتاج العلماء وصهر النبی المصطفی ورحمة الله وبرکاته اسکے بعد
[illegible] ہوی دو اور سر منکر دو لوگے درمیان کھڑا ہو اور یہ کہے السلام علیکما یا وزیری [illegible]

رسول اللہ السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ السلام علیکما ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ اسکے بعد پھر دو آگے بڑھکر اور سر رسول معروف کے سلام کہے
السلام علیک یا سیدنا یا جبرئیل السلام علیک یا سیدنا یا میکائیل
السلام علیک یا سیدنا یا اسرافیل السلام علیک یا سیدنا یا عزرائیل
السلام علیکم یا ملئکۃ المقربین من اہل السموات والارضین
کافۃ عامۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسکے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ تعالی عنہا کی حجرہ مطہرہ کیطرف متوجہ ہوکر یہ کہے السلام علیک یا سیدتنا یا فاطمۃ
الزہراء یا بنت رسول اللہ السلام علیک یا بنت نبی اللہ السلام علیک
یا بنت حبیب اللہ السلام علیک یا بنت المصطفی السلام علیک یا خامسۃ
اہل الکساء السلام علیک یا زوجۃ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضی
کرم اللہ وجہہ فی الجنۃ السلام علیک یا ام الحسن والحسین السیدین
الشہیدین الکوکبین القمرین النیرین الساطعین سیدا اہل الجنۃ فی الجنۃ
ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالی عنہما وعلیک وارضاک
احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک فیہا اولک السلام علیک
وعلی ابیک المصطفی وبعلک علی المرتضی وابنیک الحسن والحسین رحمۃ اللہ وبرکاتہ
اسکے بعد باب جبرئیل کیطرف ہوکر جنت البقیع کیطرف متوجہ ہو کر کہے السلام علیکم
یا اہل البقیع یا اہل الجنان الرفیع انتم السابقون ونحن ان شاء اللہ تعالی بکم
لاحقون انتم وان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی
القبور اسئلکم اللہ تعالی ولکم اللہ تعالی قولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر حجرہ کیطرف ہو کر کھڑا ہو کر

پس ان پر سلام یوں کہے السلام علیک یا سیدنا یا حمزۃ بن عبد المطلب السلام
علیک یا عم رسول اللہ السلام علیک یا عم نبی اللہ السلام علیک
یا عم حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفی السلام علیک یا سید الشہداء
و یا اسد اللہ و یا اسد رسولہ السلام علیکم یا شہداء احد السلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام علیکم یا شہداء احد کافۃ عامۃ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر سر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ذکر عرض کرے
لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین
رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت
وہو رب العرش العظیم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا
الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل وسلم وبارک علیہ
اللہم انی اسألک بحرمۃ ہذا النبی الکریم ان ترزقنی ایمانا
کاملا ایمانا تباشر بہ قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی
الا ما کتبت لی وعلما نافعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاکرا وولدا صالحا
ورزقا واسعا وحلالا طیبا وتوبۃ نصوحا وصبرا جمیلا واجرا عظیما
وعملا صالحا متقبلا وتجارۃ لن تبور یا نور النور یا عالما بما فی الصدور
اخرجنی وجمیع المسلمین من الظلمات الی النور فی الدنیا والآخرۃ وتوفنی
مسلما والحقنی بالصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین
اس کے بعد سلام کرکے دعا کرے اللہم لا تدع لنا فی مقامنا ہذا
الشریف بین یدی سیدنا یا رسول اللہ ذنبا الا غفرتہ ولا ہما
یا اللہ الا فرجتہ ولا عیبا یا اللہ الا سترتہ ولا مریضا یا اللہ

الا شفیتہ وعافیتہ برحمتک یا اللہ الا ... تہ ولا ... یا اللہ
الا ودّیتہ ولا ... یا اللہ الا خذلتہ ودمّرتہ ولا فقیرا یا اللہ
الا اغنیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والآخرۃ لک فیہا رضا ولنا فیہا صلاح
الا قضیتہا ویسّرتہا اللّٰہم اقض حوائجنا ویسّر امورنا واشرح
صدورنا وتقبّل زیارتنا وآمن خوفنا واستر عیوبنا واغفر
ذنوبنا واشکر سعینا واختم بالصالحات اعمالنا وردّنا
الی اہلنا واولادنا سالمین غانمین مسرورین والحقنا بعبادک
الصالحین من الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین

فصل دوسری زیارت مدینہ طیبہ کے بیان میں

جنۃ البقیع نام قبرستان کا ہے اور یہ مسجد نبوی سے مشرق طرف آبادی شہر سے
باہر ہے اوسکے گرد احاطہ سنگین کھنچا ہوا ہے اور اسمیں بڑے اصحاب آنحضرت صلعم
کے دفن ہیں لیکن اون سب حضرات کی قبروں کے نشان ٹھیک معلوم نہیں صرف چند
جو اونمیں مشہور اور معروف ہیں وہ فہرست لکھی جاتی ہے چاہیے
کہ ہر روز اونکی زیارت کیا کرے اگر یہ نہوسکے تو کم سے کم جمعہ کے روز ضرور کرے
اور دروازہ پر کھڑا ہوکے پہلے علیحدہ ہوکے پر سب کی ارواح کو یوں سلام کرے السلام
علیکم یا اہل البقیع یا اہل الجنان الرفیع انتم السابقون ونحن ان شاء
اللہ تعالیٰ بکم لاحقون اشہد ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور سکّنکم اللہ تعالیٰ شرّفکم اللہ تعالیٰ بقول اشہد ان لا
الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

سے کہ [illegible] ابن عفان کی حکا
[illegible] کی [illegible]
یا ابن عفان السلام علیک یا امیر المؤمنین [illegible] الرحمٰن السلام
علیک یا جامع القرآن [illegible] تعالی
فی جنتہ السلام علیک یا ثالث الخلفاء الراشدین رضی اللہ تعالی
عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک و
محلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر زیارت کرے
سیدہ حلیمہ السعدیہ کی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا
السلام علیک ایتہا یا حلیمۃ السعدیۃ [illegible] رسول اللہ
السلام علیک یا مرضعۃ نبی اللہ السلام علیک یا مرضعۃ المصطفیٰ
رضی اللہ تعالی عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک
ومسکنک ومحلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر زیارت کرے سیدنا ابو سعید الخدری [illegible] کی [illegible]
السلام علیک ایہا یا ابا سعید الخدری السلام علیک یا راوی
احادیث النبوی السلام علیک یا صاحب رسول اللہ السلام علیک یا صاحب
نبی اللہ السلام علیک یا صاحب حبیب اللہ السلام علیک یا صاحب المصطفیٰ
رضی اللہ تعالی عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک
ومسکنک ومحلک ومأواک اسأل اللہ تعالی ان ینفعنی ببرکاتک
برکات علومک فی الدنیا والآخرۃ السلام علیک ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ پھر زیارت کرے سیدہ فاطمہ بنت اسد کی والدہ ماجدہ حضرت علی کی

۲۹۷۲۳۸

اللہ ہے کی جو احاطہ بقیع میں ہیں اور کہے السلام علیک یا بنت رسول اللہ یا فاطمہ

بنت اسد السلام علیک یا زوجۃ عم رسول اللہ السلام علیک یا

زوجۃ عم حبیب اللہ السلام علیک یا زوجۃ عم المصطفی السلام

علیک یا ام علی المرتضی السلام علیک یا من اکرمہا النبی بقمیصہ ولحدہا

بلحدہ رضی اللہ تعالی عنک ارضاک اللہ احسن الرضی وجعل الجنۃ

منزلک ومسکنک ومحلک ومأویک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پھر زیارت کرے شہداء بقیع کی اور کہے السلام علیکم یا شہداء یا سعداء

یا نجباء یا نقباء یا اہل الصدق والوفاء السلام علیکم یا مجاہدین فی

سبیل اللہ حق جہادہ السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار

السلام علیکم یا شہداء یا اہل البقیع کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پھر زیارت کرے حضرت ابراہیم بن محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیگر صحابیوں

کی جو وہاں بھی مدفون ہیں یعنی عثمان بن مظعون و عبد الرحمن بن عوف و سعد

بن ابی وقاص و عبد اللہ بن مسعود و سعد بن زرارہ اور یہ کہے السلام علیک

یا سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ السلام علیک یا ابن نبی اللہ السلام

علیک یا ابن حبیب اللہ السلام علیک یا ابن المصطفی السلام علیک

وعلی من حولک من اصحاب رسول اللہ السلام علیکم یا اصحاب

رسول اللہ رضی اللہ تعالی عنکم وارضاکم احسن الرضی وجعل الجنۃ

منزلکم ومسکنکم ومحلکم ومأویکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زیارت کرے سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور یہ کہے

السلام علیک یا سید الشہداء السلام علیک یا عم رسول اللہ

عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک و
محلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر زیارت کرے
امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور کہے السلام علیک
یا سیدنا یا امام مالک الاصبحی السلام علیک یا امام دار الہجرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک
ومسکنک ومحلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر زیارت کرے سیدنا عقیل ابن ابی طالب کی اور کہے السلام علیک
یا سیدنا یا عقیل بن ابی طالب السلام علیک یا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابن عم نبی اللہ السلام علیک یا ابن عم حبیب اللہ السلام علیک
یا ابن عم المصطفیٰ السلام علیک یا اخا علی المرتضیٰ السلام علیک
وعلی من حولک من اصحاب رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکم
احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلکم ومسکنکم ومحلکم ومأواکم
السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسی قبہ میں دفن ہیں ابو سفیان ابن
حارث ابن عبد المطلب پھر زیارت کرے ازواج مطہرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جو کہ سب ایک قبہ کے اندر دفن ہیں سوائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے جو مکہ میں دفن ہیں
اور حضرت میمونہ کی جن کا مزار سرف میں ہے اور یہ کہے السلام علیکن یا ازواج رسول
اللہ السلام علیکن یا ازواج نبی اللہ السلام علیکن یا ازواج حبیب اللہ
السلام علیکن یا ازواج المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن
الرضی وجعل الجنۃ منزلکن ومسکنکن ومحلکن ومأواکن السلام
علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر زیارت کرے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

میں صاحبزادیوں کی سب کے نام کلمہ جو ایک ہی ہو میں دوں بتا پھر
السلام علیکن یا بنات رسول اللہ السلام علیکن یا بنات نبی
السلام علیکن یا اماء حبیب اللہ السلام علیکن یا بنات المصطفیٰ رضی
اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن الرضیٰ وجعل الجنۃ منزلکن ومسکنکن
ومحلکن وماویکن السلام علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر زیارت
کرے ملت کی یعنی حضرت عباس اور حضرت امام حسن وحضرت امام زین العابدین
وحضرت امام محمد باقر وحضرت امام جعفر صادق و بروایتے حضرت خاتون
جنت فاطمۃ الزہرا بھی مدفون ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو ایک ہی قبہ کے اندر ہیں اور
کہے السلام علیک یا سیدنا یا عباس عم رسول اللہ السلام علیک یا عم
نبی اللہ السلام علیک یا عم حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفیٰ
السلام علیک یا سیدنا یا امام حسن بن علی السلام علیک یا سیدنا یا
امام زین العابدین السلام علیک یا سیدنا یا امام محمد باقر
السلام علیک یا سیدنا یا امام جعفر الصادق السلام علیکم یا اہل
بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکم احسن
الرضیٰ وجعل الجنۃ منزلکم ومسکنکم ومحلکم وماویکم السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ پھر زیارت کرے عمات سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دا ہ کو
باب بقیع کی طرف باہر ایک قبہ کے اندر دفن ہیں اور یہ دعا کہے
السلام علیکن یا عمات رسول اللہ السلام علیکن یا عمات
نبی اللہ السلام علیکن یا عمات حبیب اللہ السلام علیکن
یا عمات المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن الرضیٰ

وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک ومأواک السلام علیک
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یاد کرے سیدنا اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق
کی جو بقیع سے مغرب کی طرف نوا شہر کے اندر ہے اور یہ کہے السلام علیک
یا سیدنا یا اسمٰعیل بن امام جعفر الصادق السلام علیک یا اہل بیت
النبوۃ ومعدن الرسالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی
وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک ومأواک السلام علیک
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر یاد کرے سیدنا مالک الصنانی
بن سنان بدری جو والد ماجد حضرت ابوسعید خدری کی جگہ شہر سے
جانب مغرب کی طرف متصل ہے وہاں جائے اور کہے السلام علیک یا سیدنا یا
مالک الانصاری البدری السلام علیک یا صاحب رسول اللہ
السلام علیک یا صاحب نبی اللہ السلام علیک یا صاحب حبیب اللہ
السلام علیک یا صاحب المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک
احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک و
محلک ومأواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر یاد کرے حضرت عبداللہ والد ماجد حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی جن کا مزار شہر کے اندر ہے اور یہ کہے
السلام علیک یا ابا رسول اللہ السلام علیک یا ابا نبی اللہ
السلام علیک یا ابا حبیب اللہ السلام علیک یا ابا المصطفیٰ
السلام علیک یا ابا سید المرسلین وخاتم النبیین السلام علینا وعلیٰ
عباد اللہ الصالحین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یاد کرے سیدنا محی الدین کی

حکا ؟ مدینہ سے باہر جبل سلع سے مسجد کی طرف ہو اور کہو السلام علیکما ؟
سیدنا کی الدین سلام علیک یا اهل بیت النبوۃ ومعدن ال
رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک و
مسکنک ومحلک وماویک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؟ زیارت
کرو حضرت علی زین العابدین امام جعفر صادق کی اور یہ کہو السلام علیک ابن
علی زین العابدین امام جعفر الصادق السلام علیک یا اهل بیت النبوۃ
ومعدن الرسالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی وجعل
الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک وماویک السلام علیک ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ ؟ زیارت کرو سید احمد کی جو مکہ سے مغرب کی طرف ... اس
طرح کہ حضرات کو ... سوا ... سوا ہی سر کرا ... اگر ... تو
اول مغرب ... حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاکر ... کہ
... اگر ... السلام علیک ایہا العم
السلام علیک یا عم رسول اللہ السلام علیک یا عم نبی اللہ السلام علیک یا عم حبیب اللہ
السلام علیک یا عم المصطفیٰ السلام علیک یا سید الشہداء ویا اسد اللہ واسد
رسولہ السلام علیک یا سید ... اللہ ... السلام علیک یا مصعب بن
عمیر السلام علیکم یا شہداء احد کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن جحش
... زیارت ... کہے
السلام علیکم یا شہداء یا سعداء یا نجباء یا نقباء یا اهل الصدق والوفاء السلام
علیکم یا مجاهدین فی سبیل اللہ حق جهادہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی
الدار السلام علیکم یا شہداء احد کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بات کرتے اصحاب کی وہاں بیان ... صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد
اور ... ہیں جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ... ہوا اور مہر
من سیان سر مبارک کا عمامہ تھا اور ... لگاو کو بھی
لیے کہ ... عام ہی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ہے

فصل تیسری مدینہ طیبہ کی مسجدوں اور کنوؤں کے بیان میں

واضح رہے کہ مدینہ خاص اور اسکے اطراف میں چند مسجدیں ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے اسلیے زائر کو لازم ہے کہ جہانتک ہوسکے ان میں نماز پڑھے انکا بیان یہ ہے مسجد قبا ہے جسکو مسجد قوۃ الاسلام بھی کہتے ہیں اسی مسجد کی شان میں آیہ کریمہ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم الی آخرہ نازل ہوئی اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا ثواب برابر ایک عمرہ کی ہے پس جانے والے کو ... چاہیے کہ اور تحیۃ المسجد نماز پڑھے ... نماز کے بعد دعا پڑھے
اللھم ان ھذا المسجد مسجد قباء ومصلی نبینا حبیبنا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم ... وقولک الحق ... المنزل علی نبیک المرسل لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین اللھم طہر قلوبنا من اسقام واعمالنا من الریاء وفروجنا من الزنا والسنتنا من الکذب ... من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین آمین ...

اکسف او عام بردل اہابت فرائی ولسسکا باوہ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد
دو نعت نماز پڑھے ا دعا مانگی مسجد الفصیح جسکو مسجد الشمس بھی کہتے مسجد قبا سے شرق
کیطرف ہے مسجد بنی قریظہ مسجد شمس سے مشرق کیطرف ہو ی ور بر بی مسجد مشر
ام ابراہیم جانب شمال مسجد بنی قریظہ سے ہو اس جگہ حضرت ما قبطیہ کا باغ تھا حضرت
ابراہیم ابن رسول اللہ اس جگہ پیدا ہوئے تھی مسجد الجمعہ کہ پہلا جمعہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مدینہ شریف میں آکر اس جگہ ادا کیا تھا قبا کو جاتے ہوئے دہنی طرف پڑتی ہے
مسجد القبلتین جسمیں ایک محراب بیت المقدس کی طرف دوسری کعبہ کی جانب ہے
مدینہ سے تین کوس پر واقع ہے سنبہ کو جاکر او شمس و کعت نماز نفل ادا کرے
او یہ دعا پڑھے اللهم ان هذا المسجد مسجد ... ومصلى نبينا وحبيبنا وسيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم اللهم انك قلت وقولك الحق ... كيا ... لك
المسرال على صدر سيد المرسل ... وجملت في السماء قبلتو
لست قبلة ترضيها فول وجهك شطر المسجد الحرام اللهم كما ... ساني
الدنيا ... وما ... الشريفة فلا تحرمنا يا الله في الآخرة من فضل
شفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم والحشر في زمرته وتحت
لوائه وآمنا على محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بيده
الشريفة شربة هنيئة مريئة لا نظمأ بعدها ابدا انك على
كل شيء قدیر اسکے متصل مسجد سلمان فارسی مسجد ابوبکر صدیق مسجد علی کرم اللہ
وجہ او مسجد الفتح جبل سلع سے مغرب کیطرف ہیں او مسجد بنی حرام جبل سلع کی گھاٹی
میں مدینہ شریف سے جاتے ہوئے دہنی طرف پڑتی ہے اوسکے متصل ایک غار
ہے اوسکا غار ... الحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مشہور ہے مسجد طریق السافلہ حضرت

حمزہ صاحب کی بات کو جانے ہوئی مشرق کیطرف اور مسجد الی ذو بی طرف
رخ سے مسجد الفتح جبل احد کے قریب مزار انوار حضرت حمزہ صاحب سے مشرق کی
طرف ہے سور مالابھا اللہ بہ اسواد اہل لکھو لیعنی فی المجالس آخر تک
اس جگہ نازل ہوئی مسجد عینین حضرت حمزہ صاحب کی بائیں سے قبلہ کی جانب
متصل جبل عینین کے ہیں غزوہ احد کے اس جگہ لشکر اسلام کی تیر انداز کھڑے
تھے اس مقام پر حضرت حمزہ صاحب کے خیمہ ابا تھا مسجد لودی جو اور کسی
شامی جبل عینین کے واقع ہے کہتی ہیں کہ حضرت حمزہ صاحب اسجگہ شہید ہوئے
تھے مسجد الاجابہ اور مسجد بنی کعب بقیع میں ہیں مسجد فاطمہ بقیع میں وسط
اہل بیت سے جنوب کیطرف بہت بیت سے اس مقام پر حضرت خاتون جنت
فاطمہ الزہرا بعد وفات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جا کر رونا کرتی
تھیں اسوجہہ سے اسکو بیت الحزن بھی کہتے ہیں مسجد بنی ظفر جسکو بغلہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں بقیع سے مشرق کیطرف ہے اسمیں چند مہر پتھر کی سلہ
کی ہیں عوام لوگ کہتا عبر ناحربہ لیجاتے ہیں اور اسمیں رکھہ کر کہتا تی ہیں
معلم لوگ بہاں بابت ایک غار کی بھی کرا تی ہیں جسکو غار باوہ کہتے ہیں
مسجد مصلیٰ عید مسجد ابوبکر صدیق مسجد علی مسجد عمر فاروق وغیرہ کچھ مغرب کیطرف
قریب قریب ہیں جس کنوئیں کا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے اور جسمیں آپکی
غسالہ وضو اور لعاب دہن مبارک ڈالا ہے وہ بیر اریس جسکو بیر خاتم بھی کہتی
ہیں مسجد قبا سے مغرب کیطرف بہت قریب ہی اسکے متصل ایک باغ میں کجھور کا
درخت کھدار دو ہو کر بیچ میں پھیلا ہوا ہے معلم اسکی بابت کرا تی ہیں کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کجھہ کجھور طلب فرمائی تھیں لوجہ جھک

کر آپ کے پیر ہو گیا تھا جب سے تو جب اس مقام پر نکلتا ہوں وہی شکل کا ہوتا
ہے اللہ اعلم بالصواب اسکے قریب ایک کنواں اور ہے جسے شمس بیان کرتے ہیں
کہ ایک چشمہ شیریں اور ایک سمت کو چشمہ شور پایا جاتا ن سے شہر غربی مسجد قبا سے
شہر کی طرف قریب نصف میل کے ہے شہر پناہ سے باہر دروازہ کے باہر باب
جمعہ صاحب کو جاتے ہوئے دہنی طرف ایک باغ میں ہے شہر پناہ کو جاتی سڑک بائیں
طرف ایک باغ میں ہے یہ شہر جانے کو مسجد نبوی کے سامنے لوا شہر بیرحا ہے شہر غربی مسجد
قبا سے شہر کی طرف مسجد شمس سے آگے شہر کی دور ایک باغ کے اندر ہے شہر ومدینہ
سے طیبہ سے تین کوس پر شمال کی طرف وادی عقیق میں مسجد القبلتین سے آگے ہے
اس کنوئیں کا پانی نہایت لطیف اور شیریں ہوتا ہے کہتے ہیں کہ یہ کنواں ایک یہودی کا
تھا اہل مدینہ پانی اوسکا خرید کیا کرتے تھے جب لوگوں کو پانی کی تکلیف ہونے لگی تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بئر رومہ کو خرید کرکے ڈول مسلمانوں کی مثل
جاری کرادے اوسکے لئے جنت ہے حضرت عثمان غنی نے پہلے بار ہزار درہم کو نصف
خریدا جب اوس یہودی کا پانی بکنا موقوف ہو گیا تو دوسرا حصہ بھی فروخت کر ڈالا اور
حضرت عثمان غنی نے سارا کنواں خرید کرکے وقف کر دیا ۔

فصل چوتھی مدینہ طیبہ سے رخصت ہونیکے بیان میں

جب حاجی ان سب باتوں سے فارغ ہو اور قصد لوٹنے کا کرے تو چاہئے کہ پہلی
دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی میں جاکر محراب النبی کے برابر پڑھے اور خوب دعا مانگے
اپنے ماں باپ اور دوستوں اور رشتہ داروں کی واسطے مانگے پھر روضہ اقدس پر حاضر
ہوکر حسب قاعدہ کو بالاجمال زیارت شریف کی بکمال آداب اور احتیاط سے

بجالا سکے ا حد صلو او سلام کے ذکر کلمات حسب اسطرح بیان کر لاوے
لہ اعرابا سول لہ الفران ماسی الله الاسان ماسیت الله لانفعله
لله لہ ادی احر العمہ لا مسلک ولا مس ربا ربک ولا من الوقوف ملی
لہ ماثامن حصرو ساقہ صحبہ وسلامہ ان عسب ان ساء الله
تعالے حصل وان ت فاودع عند ل سهادلی واماسی و
عهدی ومساقی من یوم ساهد الی یوم القیمه وهی سهادة ان لا
اله الا الله وحده لاسریک له واسهد ان محمد عبده ورسوله سبحان
ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب
العالمین جہاں تک سکے کرے ای کرے ا حسرت سے وصہ المطہر
کو تکتا ہوا اور روتا ہوا الٹے پاؤں باب السلام سے راہ ا حوا سوت مسر ہو دینا
خیرات کرے کہ یہ باعث نجات ہو مرات ہو او اسے معلوم ہو موافق اپنی مقدور زاد
ت کے لوے و حلیو وت مدینہ طیبہ سے کچھ سرکات مثل کھجور کچھ
زمی بلمہ وغیرہ او خاک شفا او پانی سات کنووں کا اور جمع ہو علاف شریف
وصہ ندس کا عمرا لاوے اور جسطرح جیسے گیا تھا ساتھ ہی ہما ہورا دہس
او شٹو ر مکہ معظمہ کو واپس آوے +

باب ساتواں

فصل پہلی بیت المقدس کے بیان میں

اوپر جا بیان حرمین الشریفین او زائران روضہ رسول الثقلین کی واضح ہو کہ
بیت المقدس یعنی مسجد اقصی ہیں ماثر شاہد مسجد الحرام او مسجد نبوی کے
افضل اعبادت ہے اور اس مقام فضیلت ہیں بہت سی حدیثیں جاب ہو ایکہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ا ما و فرمایا میں ا ہے جیسا کہ للہی حالی ر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی احرام
حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک باندھ جاوے میں اوسکو کیا الگلے پچھلے
اور فرمایا میں نے حجۃ الاسلام ... عمرہ وصلی ...
المقدس ... لله ... یعنی ... کیا اور ... کی بڑی
سرکی اور عراکی کھا کے سامنے تمام بیت المقدس میں ... والی کریگا
اوسی فرائض میں حضرت ابو ... رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے ... مسجدوں میں نماز پڑھی یعنی مسجد الحرام مسجد نبوی
مسجد القبا اور مسجد اقصیٰ میں بخشے گئے ... سکے ... گناہ علاوہ اسکی سب
سے ... اس مقام پر پیدا ہوئے ... دین ہوئے اور ... انبیاء
... بیت المقدس کا ہی ... اور ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فرمائی
کے بعد تک ... کو نماز ... ہے جب مسجد قبلہ واقع ... میں
... نماز ... اور ... کہ وحی ... ہوئی قول وجہک شطر المسجد
الحرام آپ نے ... طرف کعبہ شریف کی پھر کر نماز کو تمام کیا اور سوقت سے
قبلہ جانب کعبہ شریف کی مقرر ہوا حشر کے ... اعمال جمیع اولین و آخرین
کا اس جگہ ہوگا اور صخرہ شریف جسکو تخت رب العالمین کہتے ... اسی جگہ ہے
حبیب اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب پاک کو رتبہ خاص معراج کا عطا فرمایا اور پہلے
آپ مکہ سے بیت المقدس تشریف لیگئے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی وہاں سے طرف
آسمان کی قصد کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ... شروع ...
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

الذی برکنا حولہ نہ پائی ہوا پس شخص کو کہ اللہ تعالی توفیق دی ہو کہ وہ اپ کو مسجد حرام
صرف مسجد اقصی کی جو برکت دی ہی سمجھے کر اوسکے لیے بسکہ اللہ تعالی نے مسجد اقصی
کے گرد لوں کو برکت دی ہے تو بس مقام خاص کے نہ کو اسی پر قیاس کر لینا
چاہیے یہ مقام مبارک ملک شام میں بیت المقدس شریف سے شمال کی طرف تخمینا چالیس
کوس ہے راہ بری آبادی میں امن ہے تھکے ہیں اور خرچ زیادہ کھائی
سے کے کسی خاص روپیہ سے کم پڑتا ہی لیکن بعض لوگ عدم وقف کی
بحال عبرت کمراہ طول راہ کے سبب لوگ بس سے محروم رہتے ہیں اور بعض لوگ
خوف سرمایہ اور طرح طرح کی لیس وپیش سے اوس سفر کا قصد کرتے اسلئے محمد
کشف عمر اور بابت کنواسطے اوار باطریں با تمکین سے بہت حالی ہی چنانچہ
کہ اثنا راہ حسکی کی بیت المقدس کو مدینہ شریف سے بہت لمبی ہی حسر چاہتا
او مصری حج کرنیکو آتا جاتا رہا ہی لیکن اس راہ میں [illegible] میں اور جگہ [illegible]
مرتکا سا ہی کوئی شخص بہادر ولاہی جاتا کے بیں جا سکتا او مرد سمجھ
قاعدہ شمار ملتا ہی اسلئے اوسکا حال لکھنا نے فائدہ ہے دوسری راہ کی بابت
آسان اور صاف بلا خوف وخطر کے ہند ہوکر ہو لیتے ہیں بس سے لیسوامی لیکن
سنطاکی ملتے وسیلہ دیکر جاوے ریل سے تو شہر ہو جیا ہو شخص بمبئی سے آنا جا
توحدہ جانیکی ضرورت ہی نہیں ڈاک کے اگنبوٹ پر سوار ہوکر سیدھا شہر
کو جاوے کرایہ کم وبیش بس سو روپیہ ہوگا او اگر کوئی جہاز تجارت کا
ولایت کا جانیوالا ملگیا تو تخفیف بہت کی ہو سکتی ہے شہر کتب شہر اسی سے
بل گادی پر انکو ورص یعنی آستانہ روپیہ جا اکرائی کسی دیگر و مصر میں بھی ہو بس
شہر میں نہ ہی عمارت سرکاری اور جامع مسجد اور بد محمد علی پادشاہ تاج

سیر مع ملاحظہ کرتے ہوئے باب سرمبارک باب امام حسین علیہ السلام جو ہر ایک
مختلف یہاں دفن ہے زیارت حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت سکینہ
اور مکہ باب ملت اور باب امام شافعی صاحب اور امام عبدالمطلب اور امام
جلال الدین سیوطی اور مسند احمد بن حنبل سے مشرف ہو [illegible] کشتی پر سکندریہ
کو جاوے [illegible] کرایہ دو سواری کا اور دو گھنٹہ میں [illegible] اس مقام پر
زیارت حضرت دانیال پیغمبر اور سکندر ذوالقرنین اور حضرت بوصیری صاحب
اور [illegible] لکھی ہیں اور لیے منقش ہو [illegible] سوا [illegible] حال دیکر
ایک دن رات میں [illegible] ہو گئے اور [illegible] حضرت ایوب و فضل بن
عباس و ام الفضل و عبدالرحمن ابن ابوبکر سلطانی [illegible] محبوب سبحانی
کی زیارت کرتے ہوئے [illegible] سفر [illegible] بیت المقدس کو [illegible] جہاں لیتے
[illegible] ناصرہ کو [illegible] سے ایک [illegible] دو سواری [illegible] یہاں
ہو کر قیام کے لیے مکان کرایہ لیوے اور [illegible] مسجد اقصیٰ میں
جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے [illegible] تعمیر کرائی ہیں اب اس کے اندر
ایک اور چھوٹی مسجد بنی ہے اور زیارت کرے صخرہ شریف یعنی تخت
رب العالمین کے [illegible] بنی ہوئی ہے کہ ہوا میں معلق
ہے لیکن مصلحتاً بالفعل اس کے گرد ایک احاطہ کھینچ دیا گیا ہے کہ معلق دکھائی
نہ [illegible] نظر میں آتا اور زیارات حضرت سلیمان و حضرت عزیر و حضرت
مریم و حضرت موسیٰ [illegible] مقام [illegible] شریف حضرت عیسیٰ اور حضرت یونس
[illegible] خلیل میں اور زیارات حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت اسحاق
حضرت [illegible] حضرت یعقوب مع ازواج و اولاد حضرت یوسف و حضرت

دیکر مسیلی عدیب نوحؑ وحصرت لوطؑ مقام حلیل الرحمن بیسطر ما اب
حصرت کر حصرت سمعول مقام کو ہیں انکی علاوہ بہت سد ں ما ہیں
ایک عا کے اندر ہیں حسکو عا ا ما کہتے ہیں ر دولواح سمر ر الکہ
ما اب ہیں حسسے حکم عماں ا والنوں مصری کی عرص اں سب ما اب سے
ماع ہوکر الرسیو میں مراجعت کرسے کرفا فاسام ا مصر کا حج کو ما عولو مکہ معہ
را حسکی سہ سرلف ہوما ہوا مکہ معطمہ کو آ سے یہ حسطرح گیا سا ا سی راستے
والس اوسے ا حب حافا سہد وبکامہ نرح ما بعد میں مدینہ سرلف حامکو
سار ہوا سکے ہمرا ہ مدینہ سرلف کو جاوسے ۔

فصل دوسری طائف کے بیان میں

اصح ہو کہ سے کوسہ حنوب ا مسرق میں بفاصلہ قریب سابھہ کوس کے ایک
حھوٹا سہر سام طائف کے مسہور ہے اسکی اب وہوا بہت سرد ا رمیں حر
ہے رطرح کی سرکا ری ا علہ سدا ہوتا ہیرا ماعات بہو کے بکثرت او ا میں بہرس جری
ہا سکی جا ری ہیں روایت سے کہ حب حصرت ابراہیم حلیل اللہ علیہ الصلوٰة والسلام نے
مکہ والو کے سے ائے دعا مانگی حباب ی نے حصرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک
قطعہ سراب او حر میں کا سام کے ملک سے او ٹھا کر وہاں لیجاؤ حیاحہ حصرت جبریل
نے موافق حکم الہی کے طائف کی زمین کو اوٹھا کر ساب طواف کعبہ سرلف
کا کرایا او قریب مکہ معطمہ کے کہہ اسکو جہ سے سر الی ادس عس کی ہاسد سرالی
سام کے رہیں کے ہے اس حطہ میں سو کے ماعات بہت ہیں لیکن بانچ قطعہ
ماعات سے سب سے یاد مسہور ہیں ایک سلاسہ دوسرا اسسہ تیسرا احعل

چوتہا لیسہ پانچوان باغ شریف معروف بنام شبران سب باغون مین انگور انار کشمش انجیر سفرجل آلو سیب الو بخارا ناشپاتی نہایت عمدہ اور نفیس ذائقہ دار اور کلان کثرت سے پیدا ہوتی ہین انگور مثنہ کا مشہور ہے اور اوسکی چار قسمین ہین ایک سوادی سیاہ رنگ کا دوسرا ارکی بلا تخم کا تیسرا نخلی چوتہا بیاضی نخلی انگور لمبا اور سب سے زیادہ شیرین اور بیاضی گول مثل بیضہ کبوتر کے ہوتا ہے لیکن شیرینی مین اوس سے کم ہے انار لیسہ کا سب سے بڑا اور شیرین اور وزن مین پانچ تلی یعنی دو سیر پختہ تک ہوتا ہے اور باقی اور جو میوہ پیدا ہوتی ہین وہ سب ولایت کے میوہ جات سے لطافت اور ذائقہ مین بہتر ہوتے ہین اہل مکہ بعد حج کرنیکے موسم گرمی مین وہان جاکر رہتے ہین اور اکثر لوگ زیارت کرنیکو وہان جاتے ہین راہ صاف اور سہل ہے اونٹ تین رات اور حمار ایک دن رات مین پہونچتا ہے مکہ سے چلکر مقام سیل قیام کرتے ہین وہانسے بحرہ اور بحرہ سے طایف پہونچتے ہین کرایہ اونٹ کا تین ریال سے چار ریال تک اور گدہے کا تین ریال تک ہوتا ہے مکہ والون نے اکثر مکانات اپنی سکونت کے لئے بنوالئے ہین اور مسافر کو مکان مختصر دو تین درجہ کا دس بارہ ریال کو کرایہ ملجاتا ہے طایف کی آبادی خام مثل قصبات کے ہے اور وہان ایک بازار بھی ہے جسمین ہر طرحکی اشیاء ضروری دستیاب ہوتے ہین جو لوگ واسطے سیر باغات اور لطف میوجات کے وہان جاتے ہین وہ اکثر باغون مین مکان کرایہ لیکر قیام کرتے ہین لیکن جو لوگ شہر مین ٹہیرتے ہین اونکو ہر طرحکا آرام خریدہ فروخت کا رہتا ہے شہر مین حضرت عبداللہ بن عباسؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی کی زیارت جامع مسجد کے اندر ہے اور حضرت طاہر اور طیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبزادونکی بھی زیارت

ہیں اس شہر سے باہر بابت ندیں بابت کی ابتدا سے ہوتی دور آتے
بابت تسمیہ عکرمہ کی واضح ہے ✝

فصل سفر سے وطن کو لوٹنے اور گھر پہونچنے کی بابت

جب حاجی ان سب مقامات متبرک کی زیارت سے فارغ ہو چکے تب طرف کو لوٹنے
کی تدبیر کرے مکہ معظمہ سے طواف وداع کرکے جدہ کو اور جدہ سے جہاز کے بعد انکی
انگوٹ سکے ایسا جہاز سوار ہو جائے میں سمندر کے تلاطم اور طوفان سے کے ساتھ
گزارا کرے اور سطرح سے گزارا ان ہوٹا کو بجلی ایک و میں کہیں الیوت
ہندوستان کو آموالے سارے ٹیلے ہیں جدہ سے جہاز جو بر دلی [illegible] کو
خرید کر گھر لوٹے اور سطرح گھا ساتھ ہی جملہ امور باجو باتیں بحریہ سوا وام
اور تکلیف کی معلوم ہوں انکے بموجب عمل کرکے سفر بری اور بحری کا طے کر کر
جب قریب اپنے وطن کے پہونچے یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک خیر
ھا وخیر اھلھا وخیر ما فیھا واعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما
فیھا اللھم اجعل لنا فیھا قرارا ولا رزقا حسنا اموں تا سوں لرہا
ساتھ دوں اور چاہیے کہ ہوشے سے پہلے اپنی گھر والوں کو خبر کر دے
تاکہ [illegible] استعمال کریں جب شہر میں داخل ہو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ و
حدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر
لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب
وحدہ واعز جندہ فلا شئ بعدہ اور جو سجدے پہلے نال دو کعت
تا لقل برہی اور شکر خدا وند کریم کا بجالاوے کہ اوسنے سلامتی سے

گھر کو سونچا یا پھر گھر میں داخل ہوئے کہا ہوا ہو گا تو گیا کہ بہادگا لاتعادی
علیہ السلام پھر گھر میں جا کر دیکھا یہ المعرل کار سے اور سب سے ملے اور
جو شخص ملاقات کو آوے اس کو ساتھ مسلمانی رسمی اور تواضع سے پیش آوے
اور عاکر سے اور سرکار میں سے سب مسلمانوں کو چلیا دے اور بعد العمر
بیمار و او لعوی اور طہارت اور ماسدی شرع شریف میں مسعول ہے
کہ یہ علامت قبول ہونے حج اور زیارت کی ہے خدا ہر اولطفیل اسے
صب ماک جناب محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گنہگا
عاجز کے حج اور زیارت کو قبول کیجو اور یہ دولت عظمی دین اور دنیا کے
سب مسلمان بھائیوں کو نصیب فرما آمین یا رب العالمین فقط

فصل چوتھی عربی گفتگو کے بیان میں

السلام علیکم وعلیکم السلام کیف مزاجکم الحمد للہ
تمہارا مزاج کیسا ہے اللہ کا شکر ہے

انا طیب ما اسمکم اسمی سلیمان این مکانکم
مزاج خوب ہے تمہارا کیا نام ہے میرا نام سلیمان ہے تمہارا مکان کہاں ہے

عند بیر عباس ما حرفتکم نبیع الجمل
میرا مکان بیر عباس کے ہے تمہارا کیا پیشہ ہے ہم اونٹ بیچنے کا پیشہ

لم جملا لکم عشرۃ سباحۃ جمل واحد من الملک
تمہارے پاس کتنے اونٹ ہیں دس کرایہ کے ایک اونٹ کا ایک ہے بادشاہ

إلى المدينة خمسة وعشرون يوماً ثم مراحل

مکہ سے مدینہ ... بارہ منزل ... راستہ

بين مكة والمدينة اثنا عشر مرحلة الطريق

صاف ہے ہر حال میں بالکل ہاں ہیں قافلہ کب ہوگا

سهلٌ تماماً في الطريق كل حال القافلة متى تسير

کل کے ظہر سے پہلے سلیمان اس منزل کا کیا نام ہے

غداً قبل صلوة الظهر ما اسم هذا المقام يا سليمان

بئر الحسن اسکے آگے کون منزل ہے اسکے آگے اور ہے

بئر الحسن أي المنازل بعد هذا بئر العباس

کس وقت ہم ہو پہنچیں گے بعد نماز عصر کے

في أي وقت نصل إلى المنزل بعد صلوة العصر

کیا پانی بہتر ہی اس مقام پر ہے ہاں پانی ہوے لیکن بہت کم ہے

أفي هذا المقام ماء طيب نعم ماء فيه لكن ليس بكثير

سلیمان کیا یہی مقام ہے ہاں اب اتر جاؤ سواریاں

أهذا مقام يا سليمان نعم انزلوا الآن وحطوها

جو ہیں ہاں کس وقت تک ٹھہریں گے ظہر کے وقت تک

حرامي كثير متى نعوق في هذا المقام إلى وقت الظهر

ہم اس وقت کیا کھائیں گے ... ہم کچھ ہی کھا سکیں گے

ما نأكل في هذا الوقت أحرام فيه أنا آكل شيئاً

مَعَ شَمسٍ كَثِيرٍ خُذ هٰذَا اَمرِي وَهٰذَا اسمُهُ جَحشُوا

سب گھی کے نا ... کھڑی ہے ... ان ... بہو انا

لِلنَّملِ كُلُوا بِسُرعَةٍ حَتّىٰ حَتّىٰ ابرُك ، وَاعِيدُوا مُعَلِّم

لاؤ ... جلدی کہا ... ا ہوا ہو ہوا ہو ... سا اسباب ماد ہو

مِيزَانُ الصُّندُوقِ لَيسَ سَوَاءً لَعَلَّهُ يَسقُطُ لَا يَقِفُ هُوَ

صندوق برابر نہیں ہے شاید گر پڑیگا ... درست

سَوَاءٌ سَوَاءٌ وَهُوَ لَا يَسقُطُ سُف هٰذَا مَالَ إِلَى طَرَفٍ

برابر ہے گریگا نہیں ... دیکھو ایکطرف کو جھک گیا ہے

اِلَى مَن أُعطِيهِ سُدَّ بِهٖ اُعطِهٖ اِصبِر وَاِلَى اُعطِيهِ

مجھکو سامان کاٹھ سے ا سکو سنبھال ... صبر کرو دن ... سامان کو ... اسکو

عِندَ الغُرُوبِ يَا سُلَيمَانُ كُفَّ الحِملَ اِلَى اَن يُرِيدَ النُّزُولَ

سنبھال رکھنا ... سلیمان اس کو رکھ ... میں بیچے ... نا

مَا نَفعَلُ اَنَا اُرِيدُ لِقَضَاءِ الحَاجَةِ اَنَا لَا اَكُفُّ الحِملَ

کیا کرو گے ... میں اسواسطے ... حاجت کے لیے ... میں نہیں رکھ سکتا

فَاصبِرُوا قَلِيلًا اِبرُكُوا عِندَ العَصرِ لَا وَقتَ العَصرِ بَعدُ

ابھی صبر کرو ... صبر کرو ... نہیں عصر کا وقت ہے

لَا لَا اَجلِسُ فِي مَقَامِكَ اَنَا لَا اَستَطِيعُ الجُلُوسَ

نہیں ... میں اپنی جگہ ... سالی رہنے میں ...

يَا اَخِي اُسكُت اَنتَ خَادِمٌ يَا سُلَيمَانُ اَمِيرٌ لِي

اے بھائی چپ ہو ... تو نوکر ہے اے سلیمان ... حکم دیا ہے

الوقف كبيرا لا يا ظالم ان جعرا لي السروال

محصول بہت بڑے ... لگے ... سے ... لاؤ

نعم ارسال اشعر لكن حتى ءسر يعا ... سحراك الله

اچھا ... لیکن جلدا ... سا ... بدلا ... سے

اذهبت اسـ الى اخي الآن نعم تعال يا شيخ كف الحمل

ہم جاویں ابھی اماموں ... اچھا ... شیخ ... کندو

اترك كيف اتركت احلوط است اسوت لا

سوا ... میں کیسے ... دسیر ... کھر ... وکرم ... سے ... ابھی

فاتت موسر يا نعا نعم وادهوا تاشا ... بعال هنا

جلدی ہو ... اچھا ... سمان ... سال

ما تقول انت آكل سنا بعد هذا اصحر وعلته

کیا کہتے ہو ... ہم کھد کھاؤ ... سے ... ل ... لو ... ا ... سنر ... اسر ... گہی ... سکری

... والسكر ... منها من الحلاوة ... راك الله

لوسوتی مثال ... جدا ... بدلا ... سے

الحلاوة دالقة لطيفة نعم لطيف الحلو مى

شہابی ... واله ... وا ... سے ... تال ... سعد ... سے ... لنا نکلے ... ویں

سنا حين الغداء الله سلكم بالسلام يا سلمان

ہم جہت سے ... مانگ ... لگرو ... جدا تکوس ... سے ... سلمان

المدينة كم مرحلة من هنا مراتين متى تصل

... سا ... سے ... کے ... منزل ... سے ... منزل ... کب ... ہو ... گے

بَعدَ الغَدِ بعد صلوٰة الجمعة اِن شاء اللهُ تعالیٰ اِذا وصلت
پرسوں بعد نماز جمعہ کے اگر خدا چاہے تو جب پہنچے

مَعَ الجیشِ اُعطِیکَ شیئاً واللهُ حافِظُکُم یاصِرکم
ساتھ لشکر کے دونگا تمکو کچھ اور اللہ تمہارا نگہبان ہے

یاسلمانُ جاءَ المدینةَ التّرجمةُ نَعَم هٰذِهِ المدینة
اے سلمان آیا شہر میں ترجمہ ہاں یہ شہر ہے

الحمدُ لِلّٰه اِرکَبُوا وانظُرُوا وکُل اسبابکم خُذ یاسلمانُ
الحمد للہ سوار ہو اور دیکھو اور سب اسباب تمہارا لے اے سلمان

اَنا اُعطِیکُم خمس روبیة وواحدٌ خمسة بالانعام
میں دیتا ہوں تمکو پانچ روپیہ اور ایک پانچ بالانعام

جزاکُمُ اللهُ ورَحِمَکُمُ اللهُ اِنّ راضٍ عنّی بعمَرٍ اِلیٰ
خدا تمکو بدلا دے اور تم پر رحم کرے میں راضی ہوں تم سے

راضٍ عنکم لِانّ اَرخص منکم الحافظ هُوَ اللهُ تعالیٰ
راضی ہوں تم سے کیونکہ سستا ہے حافظ اللہ تعالیٰ ہے

السّلامُ علیکُم وعلیکُمُ السّلام اَلیس هٰذا
السلام علیکم اور تم پر سلام کیا یہ نہیں

هٰذا شیءٌ هٰذا شیءٌ مِن ایّ شیءٍ عِقدُ الحجرِ
یہ کیا چیز ہے یہ چیز کس چیز کی ہے عقد الحجر کی ہے

هٰذا بِکُم خمسة قروشٍ قیمتُهُ لیس کثیر
یہ کتنے کی ہے پانچ قرش کی قیمت اس کی بہت نہیں

ثمن معارف وانقص شيئا من القيمة ابا لا انقص وكلا

اربد حصة احدة حد اربعة عروض لا انقص

سا احدا مر لا حسؤاله كم ناخذون خمسة

ما قيمة كل خمسة وعشرين فروض كم فرضا نعطي

رمال واحد ثمانية وعشرين فرضا وكم فرضا

بواحد روسة ثلثة عشر ات ناخذ روسه ام

رمال في الثمن اشعار حد رسن واحجعي

واحد فرض خد خمسة تسائح وواحد فرض

الا ان لكم فرصة نعم وان طوبى نعم ادهوا

طوبى بعد كل صلوة نعم ات نجد لى على المصلى

اب مجھکو ہر نماز کے بعد طواف کرا ناکریں ہم ... ہم مجھکو بعد نا کے ... مصلی پر

لحسبی بعد لهم ع من الصلوة فی ای مکان ... صلیا

لاتے ... ہم کسی جگہ نماز پڑھتے ہو

یا اصحی بلد مقام ابراہیم الطیبی من ھناک نعم

میں مقام ... رسم کے ... رسالہ میں محکوہاں سے ملا کرو اما

الیوم ... کل مکان نعم اذھب الی الحسنة المعلیٰ

... محکوست ... اجما لعد ما عصر کے حسب المعلی

بعد العصر ھذا ای دیار ھذا ... ستدینا

کو چھا ... کے مکان ہے ... مزار حضرت خدیجہ الکبریٰ ہے

خدیجۃ الکبریٰ زوجۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

... اللہ علیہ وسلم کی ہے

سبحان اللہ و بحمدہ ھذا امام طیب ھل کل الدیارات

سبحان اللہ ... یہ مکان ... ہے کیا سب ... میں

فی ھذا المقام لا بعض فی البلد وبعض فی حوالی البلد

... بعض ... میں شہر کے اندر بعض شہر کے گرد

اول من ... البلد ... مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

... مقام ... حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ سلم

دار خدیجۃ الکبریٰ مولد علی دار ابوبکر

مکان خدیجہ الکبریٰ مکان ... حضرت علی مکان ابوبکر

... جبل ... جبال المعلی غار حراء

... کے باہر ... غار حرا

حمل نور عاام نور کم بعد ھذالحل من لد نلت

حمل ر عا سل بہہ سہ سے کی سے مں

واسع اد ھب اللہ حلی العرصہ ای مہ ابہ الی

سے صب سکے ب ہاں حلو لہ

لسعلم ملک واسع ھل من ربانا یرف اب لمعام

مہم س مں کو ر سے ا عام رکو لی نا ب سے

لا ار ا رہ ھال ل مسجد صغیر معہ یمسجد عاسہ

ہاں لوئی ربات بس ایک حوی مسجد سے حسکا - عالسہ کھے ہیں

تاریخ تصنیف کتاب از مولوی محمد وہاب الدین صاحب

مدرس مدرسہ شہر کہنہ بریلی تخلص بہ مہر

وسم کردحاجی محمد حسن	کتابے سد ب و ب و ں
حوالوات حادست ہر بات او	ہمہ قصہاش حوگل بارہ رو
عاات اوور روالی حوآب	مصاس او عہ ب آواب
ہر لفظ او صد حمں لور نا	لطائف و حساب حو ماہ سما
سکدر سی ساحب ان حوں سان	کہ کروائد سے حا ساں
رسید سماں باساف مں	کوائف بوسب ان حفکدر رہ
سر مور کعب بحر و ر	نگداسب ان سی حوس سو
طرب طواب و سائل سام	حہ احرا ہم طوب ب الحرا

دعاے طواف وا عاہا دگر | معقود لو دہد ں مسر
سال رباراب سمہوعا م | مدنگر رباب عالی معام
کہ حجاج زار و سوده حسر | بعد کتاب کسده نگر
کعبت رل و ہم حج ان | هم کرواں مسی بکه دال
ہدی رماں لوم مدومام | ودوے ہدا مداسے سکام
ارس روسدی سعر کسد | سکرا گہا اوسر کسد
ہراں گعگوکو لوو ماگہر | لوسه سامی رماں مادگر
حعاں سماساں دس بروان | بہ مالف کرده کباسے حیاں
مہرحرس سال مایج او | طہوری گردسہ لطرر سکو
دل لعر وسرع و دگر حعط را | ل لطف کن جمع اسے سعدا
رامدا وسال ہجری ہمام | سطرر سے کر معقول حاص سب وعام

دیگر

طرفلی وا واں کتاب سرلف | و حرکر دست حاحی مالف
عص عام سب سرسماعاں | کس رد اسوراں نگعت حیاں
راه معصور رادلیل اس حب | سب معقود اسیل اس سب
صبح حاطر سلاں را | سگعاسه اس لسم ہدا
اسمت ارگمری حرف | سال اتمام جواں لطور شگرف

دیگر

اس لسحه حامع سرالف | آمسه صعب رعبت صاحب ست
دعا ہمام راہراں را | سرہدر سب حالس اعتراف ہست

تاریخ ہمایں سر و سہی	فر ہو وجہ مسطر طواف ست

دیگر

بو ہم ہای روس سال	گرہست او نامراراں الفاحت
ربر کتاب حج و عمد	گہر باسے معانی راہ و سعت
را نالف بحسم سال امام	عدم مسطر سے ئے تاریخ او گعت

دیگر ۱۲ ۹۹

ہس کتاب معدل و سے نظر	حاجی روس د وں گروہ ہماں
سال تاریخ بحدس آٹ ماہ	گعت نالف ر حراع حاجیاں ۱۲ ۹۹

قطعہ تاریخ کاسب کتاب مستطاب

ہر اسکو ہے جوب یہ کتاب حسی	حدا سے پاک مصنف کو اسکی دو ہی جزا
سر س عت سے آ آو سوئی تاریخ	ہو سا نصیب کہ با حاجیاں قبلہ کا ۹ ۱۲

قطعہ تاریخ طبعزاد قاسم علی المتخلص بجواناں بریلوی

یہ عمدہ حساب سحہ سے نظر	مسلماں کی جو ہیں بکہو نکر ہو طبع
کہا دل شاد جواناں سے صاف	پھاچاب حجاج سے سال طبع ۹ ۱۲

ولہ

کہا رت کعبہ ہے سہر کتاب	قبلۂ اسلام کے کہیے حرم
میں نے جب تاریخ کی جواناں طلب	مجہسے نالف نے کہا رکن عظیم ۹ ۱۲

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون سنہ ... رجسٹری ہوئی ہے
اجازت موئی کوئی صاحب ... بغیر اجازت مصنف ... کے قصد
چھاپنے کا نہ فرماویں فقط

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب سراج المرسلین تصنیف حاجی
محمد شمس صاحب ساکن شہر بٹ ... بتاریخ یکم صفر سنہ ۱۲۹۱ھ
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وبارک وسلم باہتمام وانتظام فصاحت نظام
مولوی محمد بشیر صاحب طبع ہوئی ؎

برائے سند ابھی کہ اس کتاب مطبوعہ مطبع صدیقی بطور عنوانِ لوحِ
مصنف بادہ تاریخ لوح ... ہے

